نماز تراویح

اور

مذاہب اہل حدیث

تحقیق و تالیف

[illegible]

منیجر حق چار یار اکیڈمی گجرات

ناشر

حق چار یار اکیڈمی، مدرسہ حیات النبی، گجرات

☎ 521644

یا اللہ مدد

حق چار یارؓ — خلافت راشدہ

نماز .... تراویح

اور

مذاہب اہل حدیث

تحقیق و تالیف

مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی

چیئرمین : حق چار یارؓ اکیڈمی گجرات

ناشر: حق چار یارؓ اکیڈمی

مدرسہ حیات النبیؐ محلہ حیات النبیؐ گجرات

فون نمبر ۵۳۱۶۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق "حق چار یار اکیڈمی گجرات" محفوظ ہیں۔

نام کتاب ..... نماز تراویح اور مذاہب اہل حدیث۔
تحقیق و تالیف ..... مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی۔
طبع اول ..... اکتوبر ۲۰۰۲ء
طبع دوم ..... جون ۲۰۰۵ء
کمپوزنگ ..... فاروق کمپوزنگ سنٹر محلہ حیات النبی گجرات۔
مطبع .....
تعداد طبع دوم ۱۱۰۰
صفحات ..... ۱۸۴ قیمت ..... 70 روپے

ملنے کے پتے

☆ ناشر ..... حق چار یار اکیڈمی مدرسہ حیات النبی محلہ حیات النبی گجرات۔
☆ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☆ مکتبہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
☆ ادارۃ السعادات حسن پلازہ اردو بازار لاہور ☆ دارالعلوم مدنیہ ...
بہاولپور ☆ مجلس خدام الاسلام ... ☆ ادارہ ...
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ☆ جامعہ ... ملتان
☆ مدنی جامع مسجد چکوال ☆ جامعہ ... رحیم یار خان
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ جامع مسجد ... سرگودھا
☆ کتب خانہ ... جہلم ☆ مدرسہ تعلیم القرآن حق چار یار ... گوجرانوالہ
☆ مکتبہ ... اردو بازار گوجرانوالہ ☆ دارالکتاب ... اردو بازار گوجرانوالہ

فہرست عنوانات

☆ دیباچہ طبع دوم ..... ۸ ☆ دیباچہ طبع اول ۹
﴿باب اول﴾ عہد نبوی کی جماعت تراویح اور مختلف نقطہ ہائے نظر
☆ عہد نبوی کی جماعت تراویح ..... ۱۱ ☆ عہد نبوی میں عمل صحابہ ۱۳
☆ مختلف نقطہ ہائے نظر ۱۵
☆ پہلا نقطہ نظر ..... ۱۵ ☆ دوسرا نقطہ نظر ..... ۱۵ ☆ تیسرا نقطہ نظر ۱۶
☆ غیر مقلد فکری دعوت ..... ۱۶ ☆ کیا تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہیں؟ ۱۷
☆ پہلی دلیل: تہجد قرآنی مسئلہ ..... ۱۸ ☆ دوسری دلیل: تہجد کی فرضیت منسوخ ۱۸
☆ ایک مغالطہ کا ازالہ ..... ۱۹ ☆ تیسری دلیل: نماز تہجد ... فرض تھی ۲۰
☆ شیخ اشارہ ..... ۲۲ ☆ چوتھی دلیل: تہجد کا وقت بعد از نوم ہے ۲۲
☆ پانچویں دلیل ... کے جواب ..... ۲۳ ☆ چھٹی دلیل ۲۴
☆ ساتویں دلیل: سیرت رسول ..... ۲۵ ☆ تحفہ تہجد ۲۶
☆ آٹھویں دلیل: عہد نبوی کا واقعہ ..... ۲۷ ☆ نویں دلیل: صحابی کا عمل ۲۸
☆ دسویں دلیل: دوسرے صحابی کا عمل ..... ۲۹ ☆ ایک مغالطہ اور اس کا جواب ۲۹
☆ گیارہویں دلیل: امام بخاری کا عمل ..... ۳۱ ☆ بارہویں دلیل: رکعات تہجد ۳۱
☆ تیرہویں دلیل: کیفیت تہجد مختلف تھی ..... ۳۲ ☆ چودہویں دلیل: اسلاف کے اقوال ۳۲
☆ پندرہویں دلیل: غیر مقلد علماء کے اقوال ..... ۳۳ ☆ ایک مغالطہ کا ازالہ ۳۳
☆ ... . ۳۴ ☆ کیا وتر اور تہجد ایک ہی نماز کے دو نام ہیں؟ ..... ۳۵ ☆ دلیل اول ۳۵
☆ دلیل دوم سوم چہارم ..... ۳۶ ☆ دلیل پنجم ..... ۳۷ ☆ دلیل ششم ہفتم ۳۸
﴿باب دوم﴾ ..... عہد نبوی کی رکعات تراویح
☆ پہلی روایت حدیث عائشہ صدیقہ ..... ۳۹ ☆ جواب اول سیاق کلام ۴۰
☆ جواب دوم چار چار رکعت ☆ جواب سوم بلا جماعت ☆ جواب چہارم گھر میں ۴۱
☆ جواب پنجم کتاب التہجد میں ..... ۴۲ ☆ ایک مغالطہ کا ازالہ ۴۲
☆ جواب ششم رمضان میں کثرت صلوٰۃ ☆ جواب ہفتم حدیث عائشہ کی ۴۳

☆ پہلا پہلو: اختلافِ رکعات ۔۔۔ ۴۴ ☆ رکعاتِ تہجد اور اقوالِ سلف ۔۔۔ ۴۴
☆ رکعاتِ تہجد اور اقوال پر متعلقہ ۔۔۔ ۴۵ ☆ غیر مقلدین سے سوال ۔۔۔ ۴۶
☆ دوسرا پہلو: اختلافِ کیفیت ۔۔۔ ۴۶ ☆ تہجد و رکعات کی مختلف کیفیات ۔۔۔ ۴۶
☆ تراویح اور وتر رکعات کی مختلف کیفیات ۔۔۔ ۴۷ ☆ جواب ختم … اقوالِ ائمہ ۔۔۔ ۴۸
☆ دوسری روایت: حدیث جابر بن عبداللہؓ ۔۔۔ ۴۹ ☆ مکمل حدیث جابرؓ ۔۔۔ ۴۹
☆ حاصل بحث ۔۔۔ ۵۰ ☆ دوسری حدیث جابرؓ ۔۔۔ ۵۰ ☆ تیسری حدیث جابرؓ ۔۔۔ ۵۳
☆ تیسری روایت: حدیث ابن عباسؓ ۔۔۔ ۵۴ ☆ تشریح حدیث تراویح ۔۔۔ ۵۵
☆ حدیث ابن عباسؓ سے … کا استدلال ۔۔۔ ۵۶ ☆ حدیث جابرؓ سے استدلال ۔۔۔ ۵۷
☆ غلط فہمی کا ازالہ ۔۔۔ ۶۰ ☆ غیر مقلدین کا وہم … ۔۔۔ ۶۰ ☆ مولانا مبارکپوری کا فیصلہ ۔۔۔ ۶۲
☆ غلط فہمی کا ازالہ ۔۔۔ ۶۳ ☆ حاصل بحث ۔۔۔ ۶۳

﴿باب سوم﴾ ۔۔۔ سنتِ خلفائے راشدینؓ

☆ عہدِ صدیقیؓ میں تراویح ۔۔۔ ۶۵ ☆ عہدِ فاروقیؓ کی جماعتِ تراویح ۔۔۔ ۶۶
☆ دوسرا … حکم ۔۔۔ ۶۹ ☆ … رمضان … جماعت … ۔۔۔ ۷۰
☆ عہدِ فاروقیؓ کی رکعاتِ تراویح: پہلی روایت ۔۔۔ ۷۱ ☆ غیر مقلدین کا معیار ۔۔۔ ۷۲
☆ دوسری روایت ۔۔۔ ۷۴ ☆ تیسری روایت ۔۔۔ ۷۵ ☆ پہلا اور دوسرا اعتراض ۔۔۔ ۷۵
☆ تیسرا اعتراض ۔۔۔ ۷۶ ☆ چوتھی، پانچویں روایت ۔۔۔ ۷۶ ☆ … کا عجیب اعتراض ۔۔۔ ۷۷
☆ چھٹی روایت ۔۔۔ ۷۷ ☆ ساتویں، آٹھویں روایت ۔۔۔ ۷۸ ☆ نویں روایت ۔۔۔ ۷۹
☆ دسویں، گیارہویں روایت ۔۔۔ ۸۰ ☆ بارہویں، تیرہویں روایت ۔۔۔ ۸۱
☆ لطیفہ: غیر مقلدین کی بے بسی ۔۔۔ ۸۲ ☆ … ۔۔۔ ۸۳
☆ … روایت ۔۔۔ ۸۳ ☆ مولانا مبارکپوری کا فیصلہ ۔۔۔ ۸۵ ☆ قرینہ نمبر ۲ ۔۔۔ ۸۵
☆ قرینہ نمبر ۳ ۔۔۔ ۸۸ ☆ اسلافِ امت کا استدلال ۔۔۔ ۸۸ ☆ غیر مقلدین سے سوال ۔۔۔ ۸۹
☆ روایات میں تطبیق ۔۔۔ ۹۰ ☆ حاصل بحث ۔۔۔ ۹۲ ☆ عہدِ عثمانیؓ … ۔۔۔ ۹۳
☆ تعصب کی انتہا ۔۔۔ ۹۵ ☆ حضرت علیؓ کی … ۔۔۔ ۹۸
☆ سنتِ خلفائے راشدین کی شرعی حیثیت ۔۔۔ ۹۹ ☆ حاصل بحث ۔۔۔ ۱۰۰

﴿باب چہارم﴾ ۔۔۔ تعاملِ خیر القرون

☆ صحابہ کرامؓ اور رکعاتِ تراویح ۔۔۔ ۱۰۱ ☆ تعاملِ صحابہ کی شرعی حیثیت ۔۔۔ ۱۰۴
☆ تراویح مدینہ منورہ میں، رکعاتِ تراویح میں تغیر کب اور کیسے آیا؟ ۔۔۔ ۱۰۵
☆ رکعات میں اضافہ کیوں ہوا؟ ۔۔۔ ۱۰۶ ☆ مسئلہ پر ضروری وضاحت ۔۔۔ ۱۰۷
☆ اضافی رکعات کی مسنون حیثیت ۔۔۔ ۱۰۸ ☆ مدینہ منورہ میں تراویح کی تاریخ ۔۔۔ ۱۰۹
☆ تراویح مکہ مکرمہ میں ۔۔۔ ۱۱۱ ☆ تعاملِ تابعین و تبع تابعین ۔۔۔ ۱۱۳

﴿باب پنجم﴾ ۔۔۔ رکعاتِ تراویح اور اجماعِ امت

☆ بیس رکعاتِ تراویح پر اجماعِ امت ۔۔۔ ۱۱۷ ☆ فقہ حنفی اور رکعاتِ تراویح ۔۔۔ ۱۱۸
☆ فقہ مالکی اور رکعاتِ تراویح ۔۔۔ ۱۲۱ ☆ ایک غلط فہمی کا ازالہ ۔۔۔ ۱۲۳
☆ فقہ شافعی اور رکعاتِ تراویح ۔۔۔ ۱۲۵ ☆ ایک غلط فہمی کا ازالہ ۔۔۔ ۱۲۶
☆ فقہ حنبلی اور رکعاتِ تراویح ۔۔۔ ۱۲۷ ☆ فقہ ظاہری اور رکعاتِ تراویح ۔۔۔ ۱۲۹
☆ اجماعِ امت کی شرعی حیثیت ۔۔۔ ۱۲۹ ☆ اجماع سے کن لوگوں کا اجماع مراد ہے؟ ۔۔۔ ۱۲۹
☆ اجماع حجتِ قطعیہ ہے ۔۔۔ ۱۳۱ ☆ حاصل بحث ۔۔۔ ۱۳۳
☆ اتمامِ حجت ۔۔۔ ۱۳۵ ☆ سوادِ اعظم ۔۔۔ ۱۳۵

﴿باب ششم﴾ ۔۔۔ اصطلاحِ تراویح اور تعدادِ تراویح

☆ مقدمہ اصطلاح ۔۔۔ ۱۳۷ ☆ لغوی مفہوم ۔۔۔ ۱۳۸ ☆ اصطلاحی مفہوم ۔۔۔ ۱۳۹
☆ شرعی مفہوم ۔۔۔ ۱۴۰ ☆ اصطلاح کی وضاحت ۔۔۔ ۱۴۱ ☆ اصطلاح کب شروع ہوئی؟ ۔۔۔ ۱۴۲
☆ … ۔۔۔ ۱۴۲ ☆ استراحت کی شرعی حیثیت اور دورانِ استراحت عمل ۔۔۔ ۱۴۳
☆ تعدادِ تراویح ۔۔۔ ۱۴۳ ☆ پانچویں ترویحہ کے بعد استراحت کا حکم ۔۔۔ ۱۴۵

﴿باب ہفتم﴾ ۔۔۔ سنن التراویح

(پہلی فصل) ☆ تراویح سنتِ مؤکدہ ہے ۔۔۔ ۱۴۷ ☆ بیس رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں ۔۔۔ ۱۴۹
☆ مساجد میں ادا کرنا سنت ہے ۔۔۔ ۱۵۰ ☆ باجماعت سنت ہے ۔۔۔ ۱۵۱
☆ ختمِ قرآن سنت ہے ۔۔۔ ۱۵۲ ☆ غیر مقلدین سے ایک سوال ۔۔۔ ۱۵۳

(فصل دوم)

☆ تراویح پڑھانا امام مسجد کی ذمہ داری ہے ۔۔۔۔۔ ۱۵۲ ☆ نابالغ بچے کی اقتداء کرنا جائز ہے ۔۔۔۔۔ ۱۵۳

☆ داڑھی منڈانے اور کتروانے والے کی امامت ۔۔۔۔۔ ۱۵۵ ☆ فیشن پرست حافظ کی امامت ۔۔۔۔۔ ۱۵۵

☆ نابینا کی امامت کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۶ ☆ نابالغ سامع کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۶

☆ تراویح پڑھانے پر اجرت کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۶ ☆ کیا تراویح روزہ کے تابع ہے؟ ۔۔۔۔۔ ۱۵۶

☆ نیت ایک ہی بار کافی ہے ۔۔۔۔۔ ۱۵۷ ☆ فرض نہ پڑھنے والے کیلئے تراویح اور وتر کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۷

☆ تراویح کی دوسری نماز میں شرکت ۔۔۔۔۔ ۱۵۸ ☆ نماز عشاء فاسد تو تراویح بھی فاسد ۔۔۔۔۔ ۱۵۸

☆ چار رکعت کی صورت میں تراویح کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۸ ☆ تیسری رکعت میں کھڑا ہونے کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۹

☆ سورہ اخلاص تین دفعہ پڑھنا ۔۔۔۔۔ ۱۵۹ ☆ تراویح کے بعد اور ختم قرآن پر دعا کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۵۹

☆ ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنے اور حافظ و معتکف کو ہار پہنانے کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۶۰

☆ بیٹھ کر تراویح پڑھنے کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۶۰ ☆ رمضان میں مسجد ہونے کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۶۰

☆ شبینہ کرنے کا حکم ۔۔۔۔۔ ۱۶۱

(باب ششم ۔۔۔۔۔ مذاہب غیر مقلدین)

☆ پہلا مذہب: تراویح بدعت ضلالہ ہے ۔۔۔۔۔ ۱۶۳ ☆ دوسرا مذہب: تراویح بدعت حسنہ ہے ۔۔۔۔۔ ۱۶۳

☆ تیسرا مذہب: تراویح نفل عبادت ہے ۔۔۔۔۔ ۱۶۴ ☆ چوتھا مذہب: تہجد و تراویح ایک ہی نماز ۔۔۔۔۔ ۱۶۵

☆ پانچواں مذہب: تہجد و تراویح جدا جدا نمازیں ہیں ۔۔۔۔۔ ۱۶۵

☆ چھٹا مذہب: حضورؐ نے تراویح کے علاوہ تہجد کی نماز نہیں پڑھی ۔۔۔۔۔ ۱۶۶

☆ ساتواں مذہب: حضورؐ سے تراویح کے علاوہ تہجد ثابت ہے ۔۔۔۔۔ ۱۶۷

☆ آٹھواں مذہب: قیام رمضان، تہجد و تراویح الگ الگ نمازیں ہیں ۔۔۔۔۔ ۱۶۸

☆ نواں مذہب: تراویح با جماعت اور بلا جماعت دونوں صورتوں میں درست ۔۔۔۔۔ ۱۶۸

☆ دسواں مذہب: تراویح بغیر جماعت کے جائز نہیں ۔۔۔۔۔ ۱۶۸

☆ گیارہواں مذہب: باہیئت اجتماعیہ تراویح غیر مسنون ہے ۔۔۔۔۔ ۱۶۹

☆ بارہواں مذہب: تہجد و تراویح کی الگ الگ ۱۱ رکعتیں ہیں ۔۔۔۔۔ ۱۶۹

☆ لطیفہ ۔۔۔۔۔ ۱۷۰ ☆ تیرہواں مذہب: تراویح گھروں میں پڑھنا افضل ہے ۔۔۔۔۔ ۱۷۱

☆ چودہواں مذہب: تراویح کی رکعات متعین نہیں ۔۔۔۔۔ ۱۷۳

☆ پندرہواں مذہب: رکعات تراویح کا تعلق اجتہاد سے ہے ۔۔۔۔۔ ۱۷۴

☆ سولہواں مذہب: تراویح میں ۸ رکعات مسنون باقی بدعت ہیں ۔۔۔۔۔ ۱۷۴

☆ سترہواں مذہب: تراویح کی ۸ رکعات مسنون باقی مستحسن ہیں ۔۔۔۔۔ ۱۷۴

☆ مولانا امرتسری کا فتویٰ ۔۔۔۔۔ ۱۷۵ ☆ مفتی اعظم سعودیہ شیخ ابن باز کا فتویٰ ۔۔۔۔۔ ۱۷۶

☆ اٹھارہواں مذہب: ۲۰ تراویح سنت خلفائے راشدینؓ ہے ۔۔۔۔۔ ۱۷۸

☆ تاریخ ہجرت ۔۔۔۔۔ ۱۷۹ ☆ سوال نامہ ۔۔۔۔۔ ۱۸۰

انتساب

☆ مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ ۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام
حضرت مولانا منیر احمد مدظلہ (کبیر والا) ۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا
مفتی نجیب اللہ اثری مدظلہ ۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن دھرمکوٹی مدظلہ
۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل محمدی مدظلہ ۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام
حضرت مولانا مفتی شاہد مسعود مدظلہ ۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد شاہد معاویہ مدظلہ
۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا عبد الغنی طارق مدظلہ ۔۔۔۔۔ ☆ مناظر اسلام
حضرت مولانا محمود عالم صفدر مدظلہ ۔۔۔۔۔ اور

رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ

کے ان رفقاء و تلامذہ کے نام جو مختلف محاذوں پر ان کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مخلصانہ کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ آمین یا رب العالمین

حافظ عبد الحق خان بشیر نقشبندی
مدرسہ حیات النبیؐ محلہ حیات النبی گجرات

﴿دیباچہ طبع دوم﴾

معزز قارئین کرام! آج سے تقریباً تین سال قبل، اکتوبر ۲۰۰۲ء میں زیر نظر کتاب "نماز تراویح اور مذاہب اہل حدیث" کا پہلا ایڈیشن طبع ہو کر منظر عام پر آیا تو احقر کی دیگر تالیفات کی طرح علمی و عوامی حلقوں نے اسے بھی بحمد اللہ تعالیٰ خاصی پذیرائی بخشی۔ بالخصوص علماء کرام نے تو اسے از حد سراہا۔ بلکہ بعض اصحاب علم وتحقیق نے اسے اس موضوع کی ایک مدلل و منفرد کتاب تسلیم کرتے ہوئے ناچیز کو اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا۔ اور رسائل و جرائد نے اس پر شاندار تبصرے کیے۔............فالحمد للہ علی ذالک۔

کتاب کا دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس کے اندر تین نمایاں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ (۱) پہلے ایڈیشن کے اندر مسائل تراویح پر بحث نہ کی گئی تھی۔ موجودہ ایڈیشن میں بعض اصحاب علم کے حکم کی تعمیل میں تراویح سے متعلق چند ضروری و بنیادی مسائل بھی شامل کر دیے گئے، جو ساتویں باب کی دوسری فصل میں مذکور ہیں۔ (۲) پہلے ایڈیشن میں کمپوزنگ کا پوائنٹ خاصا چھوٹا اور باریک تھا جس کی وجہ سے بعض حضرات کو پڑھنے میں خاصی دشواری ہوتی تھی اور اکثر مقامات سے اس کی شکایت بھی موصول ہوئی۔ اب موجودہ ایڈیشن میں کمپوزنگ کا پوائنٹ قدرے نمایاں کر کے صفحات بڑھا دیے گئے ہیں جس سے کتاب کی ضخامت 152 سے 184 صفحات تک پہنچ گئی۔ (۳) پہلا ایڈیشن غیر مجلد تھا۔ اب موجودہ ایڈیشن خوبصورت جلد بندی سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کتاب کو جملہ اہل اسلام کی ہدایت اور احقر کی نجات اخروی کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

عبدالحق خان بشیر

۲۵، ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ ۔ ۳، جون ۲۰۰۵ء

﴿دیباچہ طبع اوّل﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد

برادران اہل سنت والجماعت! یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اہل سنت والجماعت کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک نماز تراویح ایک مستقل اور مسنون عبادت ہے جو اپنی معروف ہیئت و کیفیت اور اپنے مخصوص نتائج و ثمرات کے حوالے سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ کسی مستقل عبادت کی غیر مستقل، عارضی اور وقتی صورت ہرگز نہیں جیسا کہ عصر حاضر کے غیر مقلدین حضرات اسے تہجد کی متبادل وقتی صورت کے حوالے سے متعارف کرانے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔ فرمان نبوی کی روشنی میں نماز تراویح حصول اجر و ثواب اور امید نجات و مغفرت کا ایک اصول ذریعہ ہے۔ جس کے ادا کرنے والے کے لیے **غفر لہ ما تقدم من ذنبہ** کی نبوی سند موجود ہے۔

لیکن بدقسمتی سے برصغیر پاک و ہند کے برطانوی عہد میں فرنگی سامراج کی رسوائے زمانہ پالیسی "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے تحت غیر مقلدین کے خود ساختہ فرقے نے حصول برکات کے اس ذریعہ کو بھی عنوان کار زار بنا کر تفریق و انتشار کی بھینٹ چڑھا دیا اور رمضان المبارک کے بابرکت و پر عظمت مہینہ میں رکعات تراویح کے نام سے ایسا دنگل کھڑا کر دیا کہ ابلیس لعین کو اپنے پابند سلاسل ہونے کا افسوس جاتا رہا کیونکہ رمضان المبارک میں بھی اس کی تحریک انتشار و فساد کو قیادت اور کارندے میسر آ گئے۔ یہ ایک مسلمہ اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ برصغیر کے فرنگی اقتدار سے قبل رکعات تراویح کے عنوان پر بحث و مناظرے کے آثار کہیں بھی نظر نہیں آتے۔ تفریق و فساد کی اس بھٹی میں جھونکنے کے لیے سارا ایندھن فرنگی سامراج کا فراہم کردہ ہے یعنی جس مسئلہ پر پوری امت مسلمہ کے

اندر غیر متزلزل وحدت موجود تھی، اسے بھی متنازعہ بنا کر امت کی وحدت پارہ پارہ کر دی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

زیر نظر رسالہ "الکلام الفصیح فی رکعات التراویح" تقریباً دو سال قبل ترتیب دیا گیا تھا لیکن دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس پر نظر ثانی کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ مناظر اسلام، وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ اس کا بے ترتیب و منتشر مسودہ ملاحظہ فرما چکے تھے اور جلد اس کی اشاعت پر مصر تھے لیکن قانون قدرت کے تحت وہ اس کی اشاعت تک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور مطبوعہ حالت میں اسے ملاحظہ نہ فرما سکے۔ البتہ یہ چیز میرے لیے قابل مسرت و اطمینان ہے کہ اس رسالہ کا کثیر حصہ ان کی نظر سے گزر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی قبر پر اپنی ان گنت رحمتیں برسائے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

اس رسالہ میں اہل سنت والجماعت کے متواتر و متوارث نظریہ بیس رکعات تراویح کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اپنے ناقص علم و فہم کے مطابق ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ زیر بحث مسئلہ کا کوئی پہلو بھی تشنہ نہ رہے اور ہر پہلو پر مدلل و ضروری بحث کر لی جائے۔ اس مقصد میں ہم کہاں تک کامیاب ہو سکے ہیں؟ یہ فیصلہ کرنا قارئین کرام کا کام ہے۔ بہر حال بشری کمزوریوں کے تحت رونما ہونے والی اغلاط اور کوتاہیوں پر ہم قبل از وقت معذرت خواہ ہیں اور حضور الٰہی میں دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ اس رسالہ کو جملہ اہل اسلام کی ہدایت و نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

خاکپائے احناف و خادم اسلاف
عبد الحق خان بشیر
مدرسہ حیات النبی ﷺ محلہ حیات النبی، گجرات

﴿باب اول﴾

عہد نبوی کی جماعت تراویح

اور مختلف نقطہ ہائے نظر

اہل سنت والجماعت کے عقائد و افکار کی روشنی میں احکامات شرعیہ کے بنیادی ماخذ صرف قرآن و سنت ہیں اور یہی دستور اسلامی کا "سپریم لاء" ہیں۔ باقی تمام دلائل شرعیہ جزوی، ذیلی اور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس اظہار حقیقت کے بعد یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ہمارا زیر بحث موضوع (قیام رمضان) قرآنی احکامات سے براہ راست متعلق نہیں بلکہ اس کا تمام تر انحصار سنت نبوی اور اس کے ذیلی دلائل (یعنی سنت خلفاء راشدین، تعامل صحابہ کرام اور اجماع امت وغیرہ) پر ہے اس لیے پہلے ہم عہد نبوی کی اس جماعت تراویح کا جائزہ لیں گے جو اس مسئلہ کی اساس و بنیاد ہے۔

عہد نبوی کی جماعت تراویح

اس بارے میں کتب احادیث کے اندر چار روایات مذکور ہیں۔ پہلے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ پورا مہینہ آپ نے (فرض کے علاوہ) ہمیں کوئی نماز نہ پڑھائی، جب مہینہ ختم ہونے میں سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں ایک تہائی رات تک نماز پڑھائی۔ اگلی رات ہمیں نماز نہ پڑھائی۔ پانچ دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں نصف رات تک نماز پڑھائی۔ اگلی رات پھر نماز نہ پڑھائی۔ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں اختتام سحری کے قریب تک نماز پڑھائی۔ پھر اس کے بعد نماز نہ پڑھائی ______ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۵)

ترمذی ج ۱ ص ۹۹ .... نسائی ج ۱ ص ۱۸۲ .... ابن ماجہ ص ۹۵)

(۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں رمضان المبارک کی تیئسویں شب کو تہائی رات تک، پچیسویں شب کو نصف رات تک اور ستائیسویں شب کو اختتام سحری کے قریب تک نماز پڑھائی۔

(نسائی ج ۱ ص ۱۸۲ .... قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۲)

(۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ماہ رمضان میں مسجد کے اندر کپڑے کا ایک خیمہ بنوایا اور رمضان المبارک میں کئی رات تک اس میں نماز پڑھی حتی کہ لوگ بکثرت جمع ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے۔ ایک رات لوگ بکثرت جمع ہوئے مگر آپ اپنے خیمہ سے باہر تشریف نہ لائے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور خیمہ کے دروازہ پر کنکریاں پھینکیں تاکہ آپ باہر نکل کر نماز پڑھائیں۔ آپ غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا یہ عمل جاری رہا تو مجھے خطرہ ہے کہ یہ نماز تم پر کہیں فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اسے قائم نہ کر سکو۔ جاؤ اپنے گھروں میں جا کر یہ نماز پڑھو کیونکہ فرائض کے علاوہ تمہاری بہترین نماز وہی ہے جو گھروں میں ادا کی جائے۔ .... (بخاری ج ۱ ص ۱۰۱ .... مسلم ج ۱ ص ۲۶۶)

(۴) ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کی ایک شب مسجد کے اندر نماز پڑھی اور چند صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ دوسری رات لوگ زیادہ جمع ہوئے اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ تیسرے یا چوتھے روز لوگ بکثرت جمع ہوئے مگر آپ باہر تشریف نہ لائے۔ صبح کے وقت لوگوں سے فرمایا تمہارا حال مجھ سے پوشیدہ نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ نماز بھی تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اسے ادا کرنے سے قاصر رہو۔

.... (بخاری ج ۱ ص ۲۶۹ .... مسلم ج ۱ ص ۲۵۹ .... ابوداؤد ج ۱ ص ۹۵)

یہی وہ باجماعت نماز نبوی ہے جسے قیام رمضان کا نام دیا گیا ہے اور قیام رمضان کی مسنون حیثیت عملی اعتبار سے اسی جماعت کے محور پر گھومتی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ کی اقتداء میں یہ نماز پڑھی لیکن ان کے جوش عبادات میں شدت کی وجہ سے شفقت نبوت نے خوف فرضیت کی بناء پر ان کو اس باجماعت نماز سے منع فرما دیا کہ شاید بعد کی امت اسے قائم رکھنے سے قاصر رہے۔

عہد نبوی میں عمل صحابہؓ

روایات مجمل اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق خوف فرضیت کی بناء پر صحابہ کرامؓ نے اقتداء چھوڑ دی مگر قیام رمضان باجماعت ترک کر دیا لیکن انفرادی طور پر اور متفرق جماعتوں کی صورت میں اس نماز کا سلسلہ جاری رکھا چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ:

كان الناس يصلون في المسجد في رمضان اوزاعا یعنی صحابہ کرامؓ ٹولیوں کی صورت میں مسجد کے اندر نماز پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۵) .... امام طحاوی اور علامہ عینی اوزاع کا معنی متفرق جماعتیں کرتے ہیں۔ (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱۹ .... عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۶) .... اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ وحاصله ان بعضهم كان يصلي منفردا وبعضهم يصلي جماعة یعنی عہد نبوی میں بعض صحابہؓ قیام رمضان انفرادی طور پر ادا کرتے اور بعض جماعت کرا لیتے .... (فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۲)

حضرت ثعلبہ بن ابی مالک القرظی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "ماہ رمضان کی ایک شب آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ کچھ لوگ مسجد کے کونے میں باجماعت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ کچھ لوگوں کو زیادہ قرآن پاک یاد نہیں اس لیے وہ ابی بن کعب کی اقتداء میں قرآن پاک سن رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قد احسنوا۔ یا اچھا کر

سب ہو گئے ہیں۔ یا فرمایا قد صلوا ۔ یعنی نماز پڑھ چکے ہیں۔ ولم یکرہ ذالک لہم اور ان کے اس عمل کو آپ نے ناپسند نہ فرمایا۔"

.... (معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج ۲ ص ۳۹)

یعنی عہد نبوی میں اگرچہ حضور کی باجماعت نماز کا سلسلہ ختم ہونے کے باوجود قیام رمضان بھی جاری تھا اور صحابہ کرام کے عمل کی صورت میں متفرق جماعتوں کا سلسلہ بھی موجود تھا جو آنحضرت ﷺ کے علم میں تھا اور آپ نے اس سلسلے کو ناپسند نہیں فرمایا جو آپ کی تقریری سنت ہونے کی دلیل ہے البتہ اس کی مسنون صورت متعین نہ ہونے کی وجہ سے بعض صحابہ کرام یہ نماز انفرادی طور پر پڑھ لیتے اور بعض چھوٹی چھوٹی متفرق جماعتیں کرا لیتے۔

(نوٹ)..... یہاں یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی ضروری ہے کہ صحابہ کرام کی مذکورہ نماز میں رکعات کا ذکر کہیں بھی نہیں ملتا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی یہ نماز غیر متعین رکعات پر مبنی تھی ورنہ یہ بات ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم ہے کہ جماعت صحابہؓ کثیر تعداد ایک نماز کو مستقل طور پر ادا کرے اور اس نماز کی مسنون متعین رکعات ان کے حوالے سے منقول و مذکور نہ ہوں اور پھر بخاری و مسلم کے حوالے سے حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت میں گزر چکا ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت ﷺ کے حجرے سے باہر تشریف نہ لانے پر آوازیں بلند کیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سورہ حجرات کی ان آیات کے نزول سے قبل کا ہے جن میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے اپنی آواز بلند کرنے اور آپ کو حجرے کے باہر سے آوازیں دینے کو اعمال ضائع ہونے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور حبط اعمال کی یہ آیات قبیلہ بنو تمیم کے وفد کی آمد پر نازل ہوئیں جب انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حجرے کے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دینی شروع کیں اور یہ وفد محرم الحرام ۹ ہجری میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۴۲۔ سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۵۶۸) جبکہ ۸ ہجری کا رمضان حضور علیہ السلام کا فتح مکہ کی مہم میں صرف ہوا اور ۱۱ ہجری کے ربیع الاول میں آپ نے سفر آخرت اختیار کیا۔ اس اعتبار

سے اگر حضرت زید بن ثابتؓ کا واقعہ قیام رمضان ۷ ہجری میں بھی تسلیم کیا جائے تو بھی اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے عہد نبوی کے تین رمضان گزارے ہیں۔ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اگر قیام رمضان کی رکعات متعین ہیں تو ہر سال پورے شوق و اہتمام کے ساتھ ادا کرنے کے باوجود صحابہ کرامؓ سے ان کی متعین رکعات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا؟

مختلف نقطہ ہائے نظر

سب سے پہلے زیر بحث مسئلے سے متعلق ان نقطہ ہائے نظر کا جائزہ لینا ضروری ہے جو قیام رمضان کے بارے میں اب تک سامنے آچکے ہیں اور ہمارے ناقص مطالعہ کے مطابق وہ تین ہیں۔

پہلا نقطہ نظر:

اس بارے میں پہلا نقطہ نظر جمہور اہل سنت والجماعت کا ہے جو قیام رمضان کو ایک مسنون اور مستقل عبادت قرار دیتے ہیں۔ کسی مستقل عبادت کی ثانوی یا غیر مستقل حیثیت تسلیم نہیں کرتے۔ زیر نظر رسالہ میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی نقطہ نظر کی وضاحت و ترجمانی کی گئی ہے۔

دوسرا نقطہ نظر:

اس بارے میں دوسرا نقطہ نظر عصر حاضر کے بعض غیر مقلدین کا ہے جو قیام رمضان کی مسنون حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں (اگرچہ ان میں سے بعض اسے بدعت اختلافات بھی قرار دیتے ہیں۔ اس کی تفصیلات آخری باب میں ملاحظہ فرمائیے) لیکن اس کی مستقل حیثیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں یعنی نہ تو وہ روافض کی طرح اس کی مشروعیت سے انکاری ہیں اور نہ اہل سنت کی طرح اس کی مستقل حیثیت کے اقراری بلکہ ان دونوں کے درمیان اپنا ایک جداگانہ مسلک رکھتے ہیں کہ قیام رمضان اور تہجد ایک ہی نماز کے دو نام ہیں۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد عالم مولوی محمد اسماعیل سلفی فرماتے ہیں کہ

"بعض لوگ تراویح اور تہجد کو الگ الگ نمازیں سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ اس کی کوئی دلیل حدیث سے نہیں ملتی۔" .... (رسالہ تراویح ص ۹۸)

ایک اور غیر مقلد محقق حکیم محمد صادق سیالکوٹی فرماتے ہیں کہ

"حضور ﷺ جو تہجد اور وتر غیر رمضان میں نیند سے اٹھ کر پڑھتے تھے، رمضان میں وہی تہجد اور وتر تراویح کے نام سے نیند سے قبل بعد عشاء پڑھ لیتے تھے۔"

(صلوٰۃ الرسول ص ۳۶۰)

حالانکہ تراویح بعد کی اصطلاح ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تراویح کے نام سے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی۔ اور نہ کسی حدیث میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔

تیسرا نقطۂ نظر:

اس بارے میں تیسرا نقطۂ نظر روافض کا ہے جو باجماعت قیام رمضان کو بدعت وضلالت قرار دیتے ہیں چنانچہ روافض کی مستند کتب میں یہ صراحت موجود ہے کہ

"اے لوگو، رمضان کی راتوں میں نوافل کی جماعت اور اس کے لیے اجتماع بدعت ہے، گناہ ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۸۸)

عصر حاضر کے منکرین حدیث بھی اسی تیسرے نقطۂ نظر کے مؤید ہیں چنانچہ ان کے پیشوا مولوی عبداللہ چکڑالوی (جو پہلے غیر مقلد تھے، بعد میں ترقی کر کے منکر حدیث بن گئے) نے ایک رسالہ "البیان الصریح لاثبات تحریم التراویح" کے نام سے تحریر کیا جس میں قیام رمضان کو بدعت وضلالت ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی۔

قادیانی، رافضی، غیر مقلد فکری وحدت

اپنے اپنے مخصوص عقائد ونظریات کے اعتبار سے قادیانیت، رافضیت اور غیر مقلدیت تینوں الگ الگ مکاتب فکر ہیں جن میں اہل سنت والجماعت بالخصوص احناف کے خلاف متعدد مقامات پر ان تینوں کے درمیان بعض مسائل میں فکری وحدت و یک جہتی پائی جاتی ہے۔ انہی میں سے ایک فکر تہجد وتراویح کو ایک نماز قرار دینے کی ہے۔ روافض بھی

تہجد وتراویح کو غیر مقلدین کی طرح ایک ہی نماز قرار دے کر ان کی گیارہ رکعات مانتے ہیں چنانچہ ان کی مستند کتب میں لکھا ہے کہ:

"عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق سے قیام رمضان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سنت فجر اور وتر سمیت تیرہ رکعتیں ہیں۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۸۹)

اور روافض کے عصر حاضر کے امام آیت اللہ خمینی لکھتے ہیں کہ پہلے آٹھ رکعات نماز تہجد کی نیت سے دو دو رکعت کر کے نماز صبح کی طرح پڑھیں گے، پھر دو رکعت نماز شفع کی نیت سے پھر ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھیں گے۔۔۔۔ (آئین سعادت ص ۱۹۸)

بعینہٖ یہی نقطۂ نظر قادیانیوں کا ہے جو ان کی فقہ حنفی کے خلاف لکھی گئی فقہ احمدیہ ص ۳۶ میں مذکور ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں کہ

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۸۹۵ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اول شب میں پڑھ لیتے اور نماز تہجد آٹھ رکعات آخر شب میں ادا فرماتے۔۔۔۔"

(سیرت المہدی ج ۲ ص ۱۴)

گویا

تھیں بے مہری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو دونوں ہمدم جہاں پہ جا ملے

کیا تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہیں؟

مذکورہ تینوں مختلف ہائے نظر میں سے اب ہم اسی نقطۂ نظر پر بحث کریں گے جو دلائل و براہین کی روشنی میں صداقت پر مبنی ہے اور اس کی حقانیت روز روشن کی طرح واضح ہے اور وہ نقطۂ نظر جمہور اہل سنت والجماعت کا ہے جو تہجد اور تراویح کو دو الگ الگ اور مستقل نمازیں قرار دیتے ہیں۔ آیئے ان کے دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

﴿پہلی دلیل﴾ تہجد قرآنی مسئلہ ہے

[illegible] مسئلہ ہے سورہ مزمل کی ابتدائی آیات اور سورۃ [illegible]

[illegible]

﴿دوسری دلیل﴾ تہجد کی فرضیت منسوخ ہو چکی تھی

[illegible] قیام رمضان [illegible]

[illegible]

[illegible] چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ

> اللہ تعالیٰ نے سورہ [illegible] ابتدائی آیات میں قیام اللیل فرض فرمایا ایک سال
>
> [illegible]
>
> [illegible] ختم ہو گئی اور وہ نفل ہو گیا
>
> (مسلم ج ۱ ص [illegible])

> مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ [illegible] آپ اور صحابہ
>
> [illegible] دس سال بعد سورہ مزمل کا آخری حصہ نازل
>
> (تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ ۲۹ ص [illegible])

[illegible] پہلے سورہ علق کی پہلی پانچ آیات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

> [illegible] تھوڑی رات تک نماز فرض رہی گی۔ اس کے بعد [illegible] منسوخ کر دیا۔ (سیرت النبی ج ۳ ص [illegible])

[illegible]

[illegible] کا [illegible]

[illegible]

> [illegible] (مصنف ابن ابی شیبہ [illegible])
>
> [illegible] اللہ تعالیٰ سے رخصت مانگی (الترغیب والترہیب ج ۱ ص [illegible])

[illegible]

[illegible] سے پوری طرح آشنا تھے اس لیے ان کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
لیے آنحضرت ﷺ کو اس [illegible] ہے۔

﴿تیسری دلیل﴾ نماز تہجد [illegible] تھی

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] المستدرک [illegible] ص ۶۲ اور
[illegible] ص ۲۰۵ [illegible] میں اس کی صراحت موجود ہے۔ امام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ص ۳۳ [illegible] غیر مقلدین کے [illegible] اہل حدیث [illegible]
تحریر فرماتے ہیں کہ

(۱) [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں۔ [illegible]

[illegible] ہیں کہ

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]
کے وقت اس کی تعداد [illegible]
[illegible] ص ۸۲ [illegible] ص ۱۰۰

اب غیر مقلدین سے ہمارا سوال یہ ہے کہ

(۱) [illegible] آپ پر فرض تھی تو [illegible]
[illegible] اصل نام (یعنی تہجد) [illegible] نام (یعنی قیام رمضان)
[illegible]

(۲) [illegible] تہجد [illegible] سنت کی [illegible]
موکدہ کیوں نہیں؟ حالانکہ اہل سنت کے ہاں یہ مسلمہ قاعدہ موجود ہے کہ

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]
[illegible]
چاہیے کہ اگر وہ [illegible]
مستحب [illegible] اگر کریں [illegible]
جس کو [illegible] امت [illegible] موکد سنت ہے [illegible]
تو ملامت کے قابل ہے۔ (تفسیر مواہب الرحمن پارہ ۲۹ ص ۲۵۲)

اور علامہ ابن عابدین شامی الحنفی [illegible] ص ۴۲ [illegible]
میں اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ فرائض نبی ﷺ سے ہیں [illegible]
ہے اور آپ کی کل مواظبت اس کے سنت ہونے کا ثبوت [illegible]
ہے کہ جب کسی فعل [illegible] مواظبت ثابت ہو جائے تو وہ سنت
[illegible]
امت کے لیے سنت قرار دیتے ہیں اور جو لوگ اسے آپ کے لیے [illegible]
مانتے ہیں وہ اسے امت کے لیے مستحب قرار دیتے ہیں۔ (ردالمحتار [illegible] ص ۲۳)
[illegible] الحنفی [illegible]
[illegible] کی تہجد کی [illegible]
[illegible] ص ۴۶۸)

[illegible]

کرتے ہیں، تفصیلات آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ضروری اشارہ﴾

گذشتہ اوراق میں گزر چکا [illegible] جیسا کہ آئندہ اوراق میں آپ [illegible] کہ آپ نے [illegible] اور نوافل تہجد ادا کئے ہیں البتہ اس سے کم [illegible] تعداد رکعت کے متعین ہونے کی علامت ہے۔

﴿[illegible] وقت بعد نوم ہے﴾

[illegible] کے بعد کا اور یہی جمہور [illegible]

[illegible] اول شب میں [illegible] اور آخر شب تہجد پڑھتے۔ (بخاری ج۱ ص۱۵۲) حضرت [illegible]

[illegible] (ج۲ ص۳۰۱)

[illegible]

﴿[illegible]﴾ [illegible]

[illegible]

☆ [illegible] میں تہجد ——— اور ص ۲۹۹ میں قیام رمضان
☆ مسلم [illegible] ص ۲۵۳ میں صلوٰۃ اللیل ——— اور ص ۲۵۹ میں قیام رمضان
☆ [illegible] ص ۲۰۹ میں تہجد ——— اور ص ۲۴۳ میں قیام رمضان
☆ ترمذی ج۱ ص ۹۹ میں تہجد ——— اور ص ۹۹ میں قیام رمضان
☆ نسائی ج۱ ص ۱۸۱ میں تہجد ——— اور ص ۲۳۷ میں قیام رمضان
☆ ابن ماجہ ص ۹۳ میں تہجد ——— اور ص ۹۵ میں قیام رمضان
☆ موطا امام مالک ص ۱۰۵ میں تہجد ——— [illegible]
☆ مشکوٰۃ ج۱ ص ۱۰۵ میں تہجد ——— اور ص ۱۱۴ میں قیام رمضان
☆ موطا امام محمد ص ۱۴۷ میں تہجد ——— اور ص ۱۳۸ میں قیام رمضان
☆ قیام اللیل مروزی ص ۴۸ میں تہجد ——— اور ص ۱۵۱ میں قیام رمضان
☆ بلوغ المرام ص ۸۳ میں صلوٰۃ التطوع ——— [illegible]
☆ ریاض الصالحین ص ۵۱۲ میں تہجد ——— [illegible]

[illegible]

پڑھنی پڑتی تھی [illegible] جن میں نماز تراویح اور [illegible]
[illegible] مقصد [illegible] نماز تہجد [illegible] رمضان [illegible]
دونوں کے الگ الگ ابواب قائم کیے ہیں۔

﴿چھٹی دلیل﴾ فرامین پیغمبر

آنحضرت ﷺ کے فرامین و ارشادات کی روشنی میں بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ قیام رمضان کا مستقل نماز ہونا صاف معلوم ہوتا ہے چنانچہ

فرمان نبوی ہے کہ کتب الله علیکم صیامه وسننت لکم قیامه (ابن ماجہ ص ۹۵، نسائی ج ۱ ص ۳۱۹) اس حدیث کی شرح میں امام کرمانی فرماتے ہیں [illegible] رمضان [illegible] ہے اور اس سے [illegible] (اعلاء السنن ج ۷ ص ۵۷)
دوسرے مقام پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا من صام رمضان وقام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه یعنی جس نے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کا قیام کیا اور رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۶۹، مسلم ج ۱ ص ۲۵۹)

یہ دونوں احادیث [illegible] رمضان [illegible] روشنی ڈالتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے [illegible] اور قیام رمضان کی مخصوص عبادت ہیں۔ [illegible] تہجد اللہ کی جانب سے فرض اور دوسری کی جانب رسول کی سنت ہے چونکہ [illegible] تہجد تو [illegible] پہلے ہی ادا کر رہے تھے اس لیے اسے کسی مستقل عنوان سے مسنون کرنے کی ضرورت [illegible] ثواب [illegible] اور دیگر عبادات [illegible] رمضان [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] ضرورت تھی؟

﴿ساتویں دلیل﴾ سیرت رسول ﷺ

فرامین پیغمبر کے بعد سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں بھی ہمیں اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ واقعی آپ کی رمضان اور غیر رمضان کی نماز ایک نہ تھی بلکہ رمضان میں آپ کی [illegible] زیادہ ہوتی تھی چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔

جب ماہ رمضان آتا تو تغیر لونه آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا و کثرت صلوته آپ کی نماز میں اضافہ ہو جاتا (شعب الایمان بیہقی ج ۳ ص ۳۱۰) یجتهد فی العشر الاواخر ما لا یجتهد فی غیره یعنی رمضان کے آخری عشرہ میں آپ عبادت کے اندر زیادہ کوشش کرتے۔۔۔۔۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۷۲)

پس غیر رمضان کی نسبت رمضان المبارک میں [illegible] کثرت صلوۃ کا اضافہ ہوتی تھی قیام رمضان [illegible] ثابت ہے چنانچہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی [illegible] فرماتے ہیں کہ آپ رمضان میں دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھتے [illegible] رکعت [illegible] (فتاوی عزیزی ص ۳۵۰) اور نواب صدیق حسن خان [illegible] نقل فرماتے ہیں کہ ام [illegible] (رمضان کی اضافی) رکعات [illegible] البتہ حدیث ما لا یجتهد فی غیره سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کثیر [illegible] رکعات کی تعداد [illegible] تھی (الانتقاد الرجیح ص ۶۱)

نواب صاحب اس عبارت میں تین باتوں کا اعتراف فرما رہے ہیں

(۱) قیام رمضان مستقل نماز ہے [illegible] تہجد [illegible] الگ پڑھتے تھے [illegible] (۲) [illegible] سے قیام رمضان کی رکعات ثابت نہیں۔ (۳) [illegible] تعداد کثرت تھی

اب غیر مقلدین سے ہمارا سوال یہ ہے کہ [illegible] حدیث عائشہ صدیقہ [illegible] فی رمضان

[illegible]

... روایت ... مطلب و مفہوم بیان ہوگا ... [illegible]

[illegible]

نکتہ عجیبہ

[illegible]

ہوئے حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ نے تراویح کی بیس رکعات کا اہتمام کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

(حجۃ اللہ البالغہ مترجم مکمل ص ...)

... طلب کے ان قرآن سے دو چیزیں کسی طرح ... مستقل الگ ہے اور دوسری یہ کہ اس کی [illegible]

... کا واقعہ

[illegible] ... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ

[illegible] ... چاند دیکھنے کی شہادت ... [illegible]

(... ج ... ص ...)

... کی طرح قیام رمضان بھی بدل ... [illegible]

عنہ اس بارے میں حجت ناقابلِ قبول ہو گا [illegible] اس مسئلہ باتفاق محدثین ثقہ راوی ہے اور ثقہ راوی کی روایت باتفاق محدثین مقبول ہوتی ہے۔ جب کہ ان کی توثیق [illegible] روایت پر امت کے عمل بالقبول سے بھی ہو رہی ہے۔

﴿نویں دلیل﴾ صحابی کا عمل

مشہور صحابی رسول حضرت عقبہ بن عامر [illegible] حدیث رسول میں [illegible] ۵۸ ہجری میں وفات پائی) کے بارے میں امام محمد بن نصر مروزی فرماتے ہیں کہ:

لم يكن عقبة بن عامر اذا رأى الهلال رمضان يصوم تلك الليلة حتى يصوم يوما ويطعم بعد ذلك [illegible] رمضان [illegible] قیام رمضان [illegible] کے بعد رات کو قیام کرتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۱۵۶)

محشی نے روزہ صوم کی اہمیت اور قیام کی سنیت [illegible] صوم کو سنت پر مقدم کرتے ہوں جیسا کہ علامہ احمد بن علی المقریزی (متوفی ۸۴۵ھ) اس روایت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ

كانه رضي الله عنه لم يقم اول ليلة من رمضان لتأخير ما هو اهم واكد وهو الصوم لافتراضه وتقديم ما هو دونه وهو القيام [illegible] وهو [illegible] الآخر یعنی ان کے بیان سے [illegible] قیام پر مقدم کرتے کہ روزہ فرض ہونے کے [illegible] قیام [illegible] ہونے کے اعتبار سے مؤخر۔ (قیام اللیل ص ۸۷ مطبوعہ اہلِ حدیث اکادمی لاہور)

قطع نظر اس سے کہ قیام کو صوم سے مؤخر کرنے کی بات کیا تھی؟ یہ حقیقت واضح ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جیسے جلیل القدر صحابی قیام رمضان [illegible] رمضان کی [illegible] عبادت جانتے ہیں۔

﴿دسویں دلیل﴾ دوسرے صحابی کا عمل

تہجد اور تراویح دو الگ الگ نمازیں سمجھی جاتی تھیں [illegible] دونوں کو الگ [illegible] پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت قیس بن طلق تابعی فرماتے ہیں کہ

ہمارے والد طلق بن علی (صحابی) رمضان میں ایک دن ہمارے گھر تشریف لائے آپ نے [illegible] افطار کیا اور رات کو ہمیں تراویح پڑھائی۔ پھر اپنی مسجد میں تشریف لے گئے اور اپنے ساتھیوں کو [illegible] پڑھائی [illegible] آنحضرت ﷺ سے سنا [illegible] ایک رات میں دو وتر نہیں۔ (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۰۳)

اس روایت سے صاف [illegible] ہے کہ حضرت طلق بن علی [illegible] تراویح [illegible] تہجد [illegible] اس سے [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] تہجد اور تراویح کو الگ الگ نمازیں سمجھتے تھے اور الگ الگ ہی ادا کرتے تھے۔

ایک مغالطہ اور اس کا جواب

[illegible] یہ مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حدیث نبوی میں [illegible] آپ کا [illegible] ثابت نہیں لیکن اس [illegible]

(۱) [illegible] آنحضرت ﷺ کی [illegible] ثابت ہو چکی ہو کیا [illegible] صحیح [illegible] ہے؟

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

آپ ایک [illegible] شب [illegible]

[illegible]

﴿گیارہویں دلیل﴾ امام بخاری کا عمل

[illegible]

﴿بارہویں دلیل﴾ رکعات تہجد مقرر نہیں

[illegible]

[illegible] دونوں نمازوں [illegible] الگ
[illegible] واضح دلائل ہے۔

﴿تیرہویں دلیل﴾ کیفیت تہجد متعین نہیں

[illegible] تہجد [illegible] متعین [illegible] مستقل [illegible]

﴿چودہویں دلیل﴾ اسلاف کے قول و عمل

[illegible] پڑھتے تھے [illegible]

> امام مالک نے فرمایا جب آپ لوگوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے پھر امام وتر [illegible] میں نفل ادا کروں اور ان کے ساتھ وتر نہیں پڑھتا [illegible] امام مالک اس [illegible] شیخ ابو الحسن زیارت بھی ایسا ہی کرتے تھے۔
> ([illegible] ص ۲۹۹ بحوالہ حدیث اور اہل حدیث ص ۴۹۲)

[illegible] تہجد کے ساتھ؟ اگر دونوں الگ الگ نمازیں نہ مانے [illegible] چنانچہ

> [illegible] رمضان میں بھی [illegible] رکعات نماز تراویح باجماعت پڑھنے کے بعد وتر بھی باجماعت ادا کرے مسلمان

> [illegible] تہجد [illegible] پڑھتے [illegible] (ص ۱۰۱) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی فرماتے ہیں کہ تراویح کے بعد باجماعت نوافل [illegible] کیونکہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک تعقیب (یعنی جماعت کے بعد جماعت) مکروہ ہے حضرت انس بھی اسے مکروہ جانتے تھے [illegible] تہجد پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۳۰۳) حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ تراویح تہجد کے غیر ہے۔ تہجد کے پڑھنے سے تراویح ساقط نہیں ہوتی۔ ([illegible] رشیدیہ ص ۵۵) تہجد اور تراویح [illegible] صلوۃ علیحدہ [illegible] تراویح اور تہجد علیحدہ ہیں (فتاوی رشیدیہ ص ۳۵۳)

ان حوالہ جات سے بھی ظاہر ہے کہ فقہ حنابلہ بالخصوص حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی [illegible] کے نزدیک بھی تہجد و تراویح الگ الگ نمازیں ہیں جن کے اپنے اپنے اوقات اور اپنے اپنے صفات ہیں۔

﴿پندرہویں دلیل﴾ غیر مقلدین کے قول و عمل

غیر مقلدین کے اپنے اسلاف میں سے نواب صدیق حسن خان، نواب وحید الزمان خان، مولانا میاں نذیر حسین دہلوی، اور مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے علماء بھی تہجد و تراویح دو جدا جدا نمازیں تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی تفصیلات آخری باب میں ملاحظہ فرمائیے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اس سلسلہ میں [illegible] سے حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ تہجد و تراویح کو ایک ہی نماز قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اس لیے کہ وہ حدیث عائشہ سے قیام رمضان کا استدلال کرنے کے باوجود تراویح کی بیس رکعات مسنون قرار دیتے ہیں اور گیارہ رکعت کے قائلین کو بدعتی کہتے ہیں۔ (تفصیلات آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیے) چنانچہ شاہ صاحب کے [illegible] شرح بخاری حضرت

[illegible] صاحب کشمیری فرماتے ہیں:

مجھ سے سوال کیا گیا کہ اس حدیث (عائشہؓ) سے گیارہ رکعات تراویح ثابت ہوتی ہیں تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ [illegible] خلفاء راشدین کی سنت تو ثابت ہی ہے [illegible] نبی کے ارشاد کے مطابق خلفاء راشدین کے عمل کو بھی دیکھا جائے اور [illegible] تا کہ اختلاف رفع ہو جائے [illegible] جب روایات متعارض آ رہی ہیں تو [illegible] خلفاء راشدین کے تعامل پر عمل کیا جائے۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص ۳۶۴)

گویا علامہ کشمیری حدیث عائشہؓ کے علاوہ دوسری حدیث کے قیام رمضان ہی کی دیگر روایات کو بھی درست اور صحیح مانتے ہیں اسی لئے تو ان میں تعارض تسلیم کرتے ہیں۔ پھر وہ خلفاء راشدین کا عمل بیس تراویح تسلیم کرتے ہیں اور اسی کو حجت مانتے ہیں اور پھر اس سے تہجد اور تراویح کو ایک قرار دینے کے موقف کی تائید سلف دیوبند میں سے کسی نے بھی نہیں کی۔

﴿لطیفہ﴾

یہ مقلدین شاہ صاحب کا یہ حوالہ نقل کرتے ہیں [illegible] یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس حوالے سے مخالف کی گرفت کی جا سکتی ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ حنفی تو شاہ صاحب کے مقلد نہیں۔ اس لیے ان کی بات کی الحمد للہ کوئی فکر نہیں کیونکہ ان کے دامن میں شاہ صاحب کے سوا بھی بہت کچھ موجود ہے۔ البتہ غیر مقلدین کو اپنی ہی کمر کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ ان کے دامن تحقیق سے نواب صدیق حسن خان، نواب وحید الزمان، مولانا میاں نذیر حسین دہلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کو نکال دیا جائے تو پیچھے بچا ہی کیا ہے؟ اس لیے غیر مقلدین کو ہمارا یہ مشورہ ہے کہ وہ ہماری فکر [illegible] اپنی [illegible] کرتے ہوئے [illegible] کو جوڑنے کی کوئی سبیل کریں۔ کیونکہ شاہ صاحب کا بیس رکعت تراویح کے بارے میں مسلک بھی ان کی [illegible] کافی ہے۔ جیسا کہ آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے ان شاء اللہ العزیز۔

کیا وتر اور تہجد ایک ہی نماز کے دو نام ہیں؟

اب ہم اس مغالطے کا ازالہ کرنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ جس طرح تہجد اور تراویح دو الگ الگ نمازیں ہیں اسی طرح وتر اور تہجد بھی دو الگ الگ نمازیں ہیں۔ جمہور اہل سنت والجماعت کے نزدیک وتر ایک مستقل نماز ہے جو نماز عشاء سے بھی الگ ہے اور نماز تہجد سے بھی جدا ہے۔ وتر نماز عشاء کا حصہ ہے اور نہ نماز تہجد کا۔ اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] تہجد کے آخر میں ادا فرماتے تھے [illegible] امت کو بھی [illegible] ترغیب دیتے تھے کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا [illegible] (مسلم ج ۱ ص ۲۵۷) اس سے [illegible] تہجد وصلوٰۃ الوتر [illegible] حالانکہ نماز وتر نماز تہجد کا حصہ ہرگز نہیں۔ آیئے اس کے دلائل ملاحظہ فرمایئے۔

﴿دلیل (۱)﴾ آنحضرت ﷺ نے [illegible] نماز وتر [illegible] تہجد کے ساتھ ادا کی ہے لیکن بسا اوقات نماز تہجد کے علاوہ بھی ادا فرماتے تھے۔ چنانچہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اوتر رسول اللہ ﷺ من اول اللیل واوسطہ وآخرہ یعنی آنحضرت ﷺ نے نماز وتر کبھی اول شب ادا فرمائی کبھی وسط شب اور کبھی آخر شب میں۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۵۵۔ ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۳۔ ترمذی ج ۱ ص ۱۰۳) دوسرے مقام پر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ من کل اللیل قد اوتر رسول اللہ ﷺ یعنی آپ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۳۶۔ مسلم ج ۱ ص ۲۵۵) [illegible] آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا الوتر ما بین صلوۃ العشاء الی طلوع الفجر [illegible] وقت عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ (ابن ماجہ ص ۸۳)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نماز وتر کو مستقل اور علیحدہ نماز قرار دیتے تھے۔

﴿دلیل دوم﴾ آنحضرت ﷺ وتر کی الگ ترغیب دیتے تھے جو کہ تہجد کی نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آپ نے یوں فرمایا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا۔ وتر حق ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۱) ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا۔ ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اہل القرآن۔ اے قرآن والو اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے پس تم وتر پڑھا کرو۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۰۔ ترمذی ج ۱ ص ۱۰۳۔ ابن ماجہ ص ۸۳) ایک اور روایت میں فرمایا کہ من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکرہ او استیقظ۔ اگر کوئی سو جائے یا بھول جانے کی وجہ سے کوئی وتر نہ پڑھ سکا تو جب یاد آئے یا بیدار ہو تب ادا کر لے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۰۶۔ ابن ماجہ ص ۸۳) ایک حدیث ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ کان النبی ﷺ یصلی من اللیل وانا راقدۃ معترضۃ علی فراشہ۔ جب آنحضرت ﷺ نماز تہجد سے فارغ ہو کر وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگاتے اور فرماتے عائشہ اٹھو وتر پڑھو۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۳۶۔ مسلم ج ۱ ص ۲۵۵) اس روایت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ وتر تہجد سے الگ ایک مستقل نماز ہے۔

﴿دلیل سوم﴾ آنحضرت ﷺ نے امت کو وتر نماز تہجد کے ساتھ ادا کرنے کی ترغیب ضرور دی لیکن ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ من خاف ان لا یقوم آخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل۔ جسے اندیشہ ہو کہ سحری کے وقت نہ اٹھ سکے گا وہ اول شب وتر پڑھ کر سوئے اور جسے امید ہو کہ وہ سحری کے وقت بیدار ہو سکے گا تو وہ وتر آخر رات میں پڑھے۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۵۸۔ ترمذی ج ۱ ص ۱۰۳۔ ابن ماجہ ص ۸۳) یہ روایت بھی دلیل ہے اس بات کی کہ وتر ایک مستقل نماز ہے۔

﴿دلیل چہارم﴾ آنحضرت ﷺ نے بعض صحابہ کو بطور خاص وصیت فرمائی کہ وتر رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیا کریں۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اوصانی

خلیلی ﷺ بثلاث صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام۔ میرے خلیل آنحضرت ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی تین باتوں کی، ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کی اور سونے سے قبل وتر پڑھنے کی۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۵۰۔ نسائی ج ۱ ص ۱۸۹) بخاری ج ۱ ص ۱۳۵ میں ہے اوصانی رسول اللہ ﷺ بالوتر قبل النوم اور ترمذی ج ۱ ص ۱۰۳ کے الفاظ ہیں امرنی رسول اللہ ﷺ ان اوتر قبل ان انام۔ اسی طرح مذکورہ تین چیزوں کی وصیت کی روایت حضرت ابوالدرداء سے ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۳ میں بھی مذکور ہے۔ بلکہ ایک روایت میں تو آپ نے وتر پڑھے بغیر سونے سے منع فرمایا جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں کہ نہانی ان انام الا علی وتر۔ مجھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے وتر پڑھے بغیر سونے سے منع فرمایا۔ (قیام اللیل مروزی ص ۱۲۸) ان روایات سے بھی ظاہر ہے کہ وتر ایک مستقل نماز ہے۔

﴿دلیل پنجم﴾ آنحضرت ﷺ کی عام وصیت کی بنا پر صحابہ کرام اور دیگر سلف امت کا وتر پڑھنے کا معمول مختلف تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق سے پوچھا کہ آپ وتر کس وقت پڑھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا سونے سے پہلے۔ آپ نے فرمایا آپ احتیاط پر عمل کرتے ہیں۔ پھر حضرت فاروق سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ میں سونے کے بعد سحری کے وقت پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے قوی پر عمل اختیار کیا۔ (قیام اللیل ص ۱۲۹) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق تہجد پڑھتے تھے باوجود اس کے وتر رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۱۳۰) حضرت فاروق اعظم قوی پر عمل اختیار کرنے کے باوجود فرماتے تھے کہ ان الاکیاس الذین یوترون اول اللیل وان الاقویاء الذین یوترون آخر اللیل وھو افضل۔ یعنی دانا لوگ شروع رات میں اور قوی لوگ آخر رات میں پڑھتے ہیں۔ (ابوداؤد ج

ص ۲۰۲) حضرت فاروق اعظمؓ نے اشعث بن قیس سے فرمایا: احفظ عنی ثلاثا حفظتهن من رسول الله ﷺ۔ حضرت ﷺ سے تین باتیں محفوظ کی ہیں تو مجھ سے محفوظ کر لے۔ (ان میں سے ایک یہ ہے) لا تنامن الا على وتر۔ وتر پڑھے بغیر سونا نہیں۔ (قیام اللیل ص ۲۸) چنانچہ امام اسحاق بھی رات کو وتر پڑھ کے سوتے تھے۔ (ترمذی ج۱ ص ۶۳) اور امام ترمذی فرماتے ہیں: وقد اختار قوم من اهل العلم من اصحاب النبي ﷺ ومن بعدهم ان لا ينام الرجل حتى يوتر۔ کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد کے اہل علم کی ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ آدمی وتر پڑھے بغیر نہ سوئے (ترمذی ج۱ ص ۶۳)۔ اس روایت سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وتر ایک مستقل نماز ہے جو تہجد کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہے اور تہجد سے پہلے عشاء کی نماز کے بعد بھی۔

«دلیل ششم» نماز وتر کے بارے میں فقہاء اربعہ کا مستقل فتویٰ موجود ہے۔ چنانچہ علامہ عبد الرحمن الجزیری فرماتے ہیں کہ نماز وتر تین ائمہ (امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ (کتاب الفقه على المذاهب الاربعة ج۱ ص ۳۳۵)

«دلیل ہفتم» ائمہ محدثین نے اپنی اپنی کتب احادیث میں کتاب الوتر کے نام سے مستقل ابواب قائم کیے ہیں۔ چنانچہ امام محمد بن نصر مروزی نے جو مستقل کتاب قیام اللیل کے نام سے تالیف فرمائی ہے اس میں انہوں نے قیام اللیل، قیام رمضان اور کتاب الوتر کے نام سے الگ الگ ابواب باندھے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تینوں الگ الگ اور مستقل نمازیں ہیں۔

«باب دوم»

عہد نبوی ﷺ کی رکعات تراویح

اوراق گذشتہ میں ہم بدلائل قاہرہ ثابت کر چکے ہیں کہ تہجد و تراویح دو الگ الگ نمازیں ہیں اور وتر ان دونوں سے الگ ایک تیسری مستقل نماز ہے۔ اب ہم اس باب میں رکعات تراویح کے لیے فریقین کی طرف سے پیش کی جانے والی روایات کا جائزہ لیں گے جو اصولی طور پر تین ہیں۔ نیچے ملاحظہ فرمائیے۔

«پہلی روایت» حدیث عائشہ صدیقہؓ

تہجد اور تراویح کو ایک نماز ثابت کرنے والوں کی یہ روایت چونکہ غیر مقلدین کا سب سے بڑا مستدل حدیث عائشہ صدیقہؓ ہے لہذا ہم سب سے پہلے اسی کا جائزہ لیں گے کہ کیا یہ حدیث غیر مقلدین کی دلیل بن سکتی ہے؟ چنانچہ

حضرت ابو سلمہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں آنحضرت ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا رمضان اور غیر رمضان میں آپ گیارہ رکعات سے زائد نہ پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے۔ تو ان کے حسن اور لمبائی کا حال نہ پوچھ۔ پھر چار رکعت اسی طرح پڑھتے۔ ان کی حسن و طوالت کا بھی کیا پوچھنا۔ پھر تین پڑھتے۔ میں نے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ (بخاری ج۱ ص ۱۵۴)
مسلم ج۱ ص ۲۵۴ .... ابو داؤد ج۱ ص ۱۸۹ .... نسائی ج۱ ص ۱۹۱)

۱؎ موقف یہ ہے کہ اس حدیث سے تہجد و تراویح کا ایک ہونا ثابت ہوتا ہے اور [illegible]

بتائی جو بڑی صراحت سے ثابت ہوتی ہیں۔ آپ خود مقلدین کے دعویٰ سے جو بات ملاحظہ فرمائیے۔

﴿جواب اول﴾ سیاق کلام

مذکورہ حدیث عائشہ کے سیاق کلام پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہ روایت صرف تہجد کے متعلق ہے قیام رمضان سے اس کا واسطہ بھی نہیں۔

﴿پہلا قرینہ﴾ اس کا پہلا قرینہ سائل کا حضرت عائشہؓ سے سوال ہے اور ان سے اسی نماز کے بارے میں سوال کیا جا سکتا ہے جو ان کے گھر میں پڑھی گئی۔ مسجد کی نماز کے بارے میں ان سے سوال بے معنی ہے کیونکہ اس وقت باجماعت نماز میں شرکت کرنے والے بہت سے صحابہ کرام موجود تھے۔ تو سوال حضرت عائشہؓ سے تہجد کے اندر کی بات اسی نماز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں کہ وہ کیسی تھی؟ اور صحابہ کرام اسی نماز کے بارے میں حضرت عائشہؓ کو سب سے زیادہ باخبر سمجھتے تھے۔ چنانچہ

> سعد بن ہشام نے حضرت ابن عباس سے آنحضرت ﷺ کے وتر (یعنی) تہجد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی ہستی کی خبر نہ دوں جو روئے زمین پر آپ کے وتر کو سب سے زیادہ جاننے والی ہے؟ انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ فرمایا حضرت عائشہؓ۔ چنانچہ حضرت سعد حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس پہنچے اور ان سے آپ کے وتر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا آپ نو رکعات پڑھتے تھے جب آپ بوڑھے ہو گئے تو سات پڑھنے لگے ...... (مسلم ج ۱ ص ۲۵۶ ملخصا)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حضور علیہ السلام کی نماز تہجد کے بارے میں ہی سب سے زیادہ باخبر جانتے تھے اور اسی کے بارے میں ان سے سوال کرتے تھے، خواہ وہ رمضان کی ہوتی یا غیر رمضان کی؟

﴿دوسرا قرینہ﴾ اس کا دوسرا قرینہ حضرت عائشہؓ کے جواب میں موجود فی رمضان

ولا فی غیرہ کے الفاظ ہیں جو اس حقیقت کی واضح دلیل ہیں کہ اس نماز کا ذکر ہو رہا ہے جو رمضان و غیر رمضان میں یکساں طور پر پڑھی گئی۔ سائل کا مقصد سوال کی یہی ہے کہ رمضان میں اول شب کی نماز کے بعد آخر شب کی نماز حسب معمول رہتی تھی یا اس میں فرق آ جاتا تھا؟ اس کے جواب میں فرمایا کہ رمضان میں تہجد کی رکعات میں زیادتی نہیں ہوتی تھی۔

﴿تیسرا قرینہ﴾ ...... اس کا تیسرا قرینہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے جواب میں فلا تسأل عن حسنهن وطولهن کے الفاظ ہیں جو بعینہٖ تہجد پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ رکعات تو رمضان و غیر رمضان دونوں کی بیان فرما رہی ہیں لیکن کیفیت صرف غیر رمضان کی ذکر کر رہی ہیں کیونکہ رمضان کے بارے میں تو وہ خود فرماتی ہیں کہ

> جب ماہ رمضان آتا تو آپ عبادت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے اور پورا رمضان بستر پر تشریف نہ لاتے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۱۰)

جب رمضان مبارک میں آپ بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے تو اس پر حسنهن وطولهن کا سوال کیسا؟ معلوم ہوا کہ یہ صرف اس تہجد کا ذکر ہے جو رمضان و غیر رمضان دونوں میں پڑھی جاتی رہی البتہ کیفیت صرف غیر رمضان کی بیان کی ہے۔

﴿جواب دوم﴾ چار چار رکعت

مذکورہ حدیث عائشہؓ میں چار چار رکعات پڑھنے کا ذکر ہے جبکہ تراویح کی ادائیگی دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے جو اس کے مستقل نماز ہونے کی دلیل ہے۔

﴿جواب سوم﴾ بلا جماعت

اس میں بلا جماعت پڑھنے کا ذکر ہے جبکہ باجماعت نماز کی روایت میں تو حضرت عائشہؓ موجود ہی نہیں تھیں (روایت گزر چکی ہے) جنہوں نے الگ نماز پڑھنے کی خبر دی ہے۔

﴿جواب چہارم﴾ گھر میں

اس میں گھر کے اندر نماز پڑھنے کا ذکر ہے جبکہ مسجد کی نماز کے بارے میں تو یہ

کے اندر حضرت عائشہؓ کی رکعات کا ذکر نہیں کرتی۔

﴿جواب پنجم﴾ کتاب التہجد میں

یہ حدیث ائمہ محدثین نے [illegible] کتاب التہجد میں نقل کی ہے جبکہ حضرت [illegible] قیام رمضان کے باب میں [illegible] ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض [illegible] محمد بن حسن الشیبانی الحنفی [illegible] حدیث عائشہ [illegible] قیام رمضان کے باب میں نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] بھی اس حدیث کو قیام رمضان پر محمول [illegible] ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔

(۱) [illegible] امام محمد [illegible] امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد اور فقہ حنفی کے مجتہد [illegible] سے اختلاف کیا ہے جو فقہ حنفی [illegible] اختلاف کی [illegible] امام [illegible] سے متعلق تھا اور امام اعظم ابو حنیفہ [illegible] مستقل حیثیت سے مجتہد ہونے کے تھے۔

(۲) [illegible] موطا میں صلوٰۃ اللیل اور قیام رمضان کے الگ الگ باب قائم کیے ہیں جس [illegible] کہ وہ دونوں نمازوں کو الگ الگ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) [illegible] حضرت عائشہ [illegible] روایت [illegible] قیام رمضان [illegible] رمضان وغیر رمضان میں تہجد کے لیے ہی مانتے تھے۔

(رابع) [illegible] انہوں نے قیام رمضان کے باب میں حضرت عائشہؓ [illegible] قیام رمضان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف سے ترغیب قیام رمضان [illegible] کی روایات بھی نقل کی ہیں جس سے ظاہر ہے [illegible] حدیث عائشہؓ [illegible] رمضان میں تہجد [illegible] ہیں [illegible] تہجد [illegible] تہجد پر محمول [illegible] ہیں۔

﴿جواب ششم﴾ رمضان میں کثرت صلوٰۃ

قیام رمضان [illegible] حضرت عائشہ صدیقہؓ سے [illegible] کان یجتہد فی [illegible] روایات [illegible] حدیث عائشہؓ [illegible] تہجد پر دلالت کرتی ہے۔

﴿جواب ہفتم﴾ حدیث عائشہؓ کی اضطرابی حیثیت

[illegible] حدیث عائشہ [illegible] تہجد [illegible] محمول [illegible] اضطرابی کیفیت [illegible] حضرت عائشہؓ [illegible] اضطراب [illegible] محدثین [illegible] جائے جو خلاف روایت پر دلالت کرتا ہے)

﴿اضطرابی کیفیت کا پہلا پہلو﴾ اختلاف رکعات

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے [illegible] مختلف روایات [illegible] تیرہ [illegible] [illegible]

(تیرہ رکعات) [illegible] حضرت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۹، ابن ماجہ ص ۹۸) تیرہ رکعت تہجد کی روایت حضرت ابن عباسؓ سے بخاری ج ۱ ص ۱۳۵ میں، حضرت سیدہ میمونہؓ سے بخاری ج ۱ ص ۱۳۵ میں اور حضرت زید بن خالد الجہنیؓ سے ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۲ میں بھی منقول ہے۔ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۷ میں ...... مولانا عبداللہ غازی پوری غیر مقلد فتاوی علمائے حدیث ج ۲ ص ۳۳ میں اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رسول اکرم کی نماز ص ۸۰ میں تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے تیرہ کے علاوہ بھی تہجد کی رکعت پڑھنا ثابت ہے حتی کہ نواب صدیق حسن خان غیر مقلد تو تہجد بالالتزام بارہ رکعت پڑھتے تھے (مآثر صدیقی ج ۳ ص ۶۲)

☆ (گیارہ رکعات) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ آپ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے (مسلم ج ۱ ص ۲۵۳)

☆ (نو رکعات) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کان یصلی من اللیل تسع رکعات۔ آپ رات کو نو رکعات پڑھتے تھے (نسائی ج ۱ ص ۱۹۳، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۱)

☆ (سات رکعات) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ فلما اسن وثقل صلی سبعا۔ جب آپ عمر رسیدہ ہو کر بدن مبارک بھاری محسوس کرنے لگے تو آپ سات رکعات پڑھتے ...... (نسائی ج ۱ ص ۱۹۱)

مذکورہ روایات عائشہؓ کے مطابق آپ ﷺ کے قیام لیل یا بالفاظ غیر مقلدین قیام رمضان کی رکعات مختلف تھیں تو گیارہ رکعت تراویح کی حتمی تعیین کس طرح سے حدیث عائشہؓ سے دلیل بن سکتی ہے؟

رکعات تہجد اور اقوال سلف

مختلف روایات میں رکعات تہجد کے اسی اختلاف کی بنا پر قاضی ابوالفضل عیاض اندلسی المالکی فرماتے ہیں کہ رکعات تہجد کی ایسی کوئی حد مقرر نہیں جس میں کمی بیشی نہ کی جا سکے صلوٰۃ اللیل من الطاعات التی کلما زاد فیها زاد الاجر ۔ یہ نفلی عبادت ہے جتنی زیادہ

پڑھیں اتنا ہی زیادہ اجر ہے۔ (نووی حاشیہ مسلم ج ۱ ص ۲۵۴) علامہ عبدالرحمن بن الجوزی الحنبلی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے تہجد کی مختلف روایات ہیں اس میں کوئی تعارض نہیں۔ بعض اوقات آپ کی رکعات کم اور بعض اوقات زیادہ ہوتی اور بعض اوقات آپ قراءت مختصر کر کے رکعات بڑھا دیتے۔ (اوجز المسالک ج ۱ ص ۲۵۳) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی مختلف رکعات نقل کی گئی ہیں جو مختلف اوقات کے اعتبار سے ہیں۔ وقت میں گنجائش ہوتی تو زیادہ پڑھتے ورنہ کم پڑھتے۔ کوئی خاص تحدید تہجد کی رکعات میں نہیں جس سے کم و بیش جائز نہ ہو۔ (خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی ص ۲۴۹)

رکعات تہجد اور اقوال غیر مقلدین

غیر مقلدین کے لئے یہ لحظہ فکریہ ہے کہ ان کے اپنے اسلاف بھی رکعات تہجد کی تعیین نہیں کرتے چنانچہ نواب وحید الزمان خان فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابن القیم نے ہر حیثیت رکعات تہجد کی تشخیص نہیں کی ہے۔ وھی کتب ... ۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۱۲۲، تحفۃ الاحوذی ص ۳۰) مولانا محمد اسماعیل سلفی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے متعدد احادیث مروی ہیں جن میں رکعات (تہجد) کی تعداد چھ، سات، نو، گیارہ، تیرہ تک مروی ہے۔ وقت اور امت کے لحاظ سے جس قدر پڑھ سکے پڑھنا درست ہے۔ (رسول اکرم کی نماز ص ۹۹)

مذکورہ روایات، اقوال سلف اور اقوال غیر مقلدین کی روشنی میں تہجد کی تین صورتیں سامنے آتی ہیں۔

(۱) وقت پر موقوف: پہلی صورت یہ ہے کہ رکعات تہجد کا انحصار وقت پر تھا۔ اگر وقت زیادہ ہوتا تو آپ زیادہ رکعات پڑھتے اور اگر وقت کم ہوتا تو رکعات کم پڑھ لیتے۔

(۲) کیفیت پر موقوف: دوسری صورت یہ ہے کہ رکعات تہجد کا انحصار طبعی کیفیت پر تھا۔ اگر قراءت طویل کرنے کو جی چاہا تو رکعات کم کر دیں اور اگر رکعات زیادہ پڑھنے

کی جاتا تو قراءت مختصر کر دیتے۔

(۳) صحت پر موقوف: تیسری صورت یہ ہے کہ نماز تہجد کا مدار صحت پر تھا۔ صحت اچھی تھی تو آپ تہجد کی گیارہ رکعات ادا فرماتے۔ جسمانی کمزوری کی وجہ سے صحت خراب ہوئی تو نو یا سات رکعات پر اکتفا کیا۔

غیر مقلدین سے سوال

ان تینوں صورتوں کو سامنے رکھ کر غیر مقلدین سے ہمارا سوال یہ ہے کہ [illegible] [illegible] تخفیف کرے؟ اور [illegible] ضعف کی وجہ سے [illegible] سکتا ہے؟ [illegible] کوئی اشتہار شائع کرنے کا [illegible] رکعات چار [illegible] [illegible] حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ [illegible]

[illegible] ہے؟

طرب پر وہ ہے کہ جس سے لگے بیٹھے ہیں
حال چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

اضطرابی کیفیت کا دوسرا پہلو: اختلاف کیفیت

حدیث عائشہ کی اضطرابی کیفیت کا دوسرا پہلو اختلاف کیفیت کا ہے یعنی حضرت عائشہ سے مروی روایات میں رکعات کی طرح کیفیت تہجد بھی مختلف ہے، مثلاً

(تیرہ رکعات کی مختلف کیفیات) حضرت عائشہ سے تیرہ رکعات کی [illegible] کیفیتیں منقول ہیں [illegible] حضرت عائشہ سے [illegible] منقول ہیں [illegible]

[illegible] حضرت عائشہ سے منقول [illegible] (مسلم ج ۱ ص ۲۵۳)

(گیارہ رکعات کی مختلف کیفیات) حضرت عائشہ سے گیارہ رکعات کی [illegible] کیفیتیں منقول ہیں

(۱) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعت [illegible] (۲) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ [illegible] رکعات پڑھتے [illegible] (۳) حضرت عائشہ [illegible] (۴) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ [illegible] (۵) حضرت عائشہ [illegible] (بخاری ج ۱ ص ۱۵۳، مسلم ج ۱ ص ۲۵۴)

(نو رکعات کی مختلف کیفیات) حضرت عائشہ سے نو رکعات کی [illegible] منقول ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ فرماتی ہیں [illegible] (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۳) (۲) حضرت عائشہ [illegible]

[illegible] رکعت پڑھتے [illegible] ایک وتر [illegible] (نسائی ج ۱ ص ۱۸۵) ... (۴)

[illegible]

سنت قرار دیا جائے؟

﴿جواب ہشتم﴾ اقوال ائمہ امت

[illegible] چنانچہ

☆ [illegible] (۱۹۱)

☆ [illegible]

[illegible]

جہاں میں عام ہے میرے عالم کی داستاں لیکن
وہ مجھ سے ہی نہیں کھلتے میں ان سے کھل نہیں سکتا

﴿دوسری روایت﴾ حدیث جابر بن عبداللہ

[illegible] دیکھنا چاہیں گے۔

[illegible]

[illegible] مضعف [illegible]

[illegible]

[illegible]

راوی ضعیف ہے۔

(۱) [illegible] العرب

[illegible] تہذیب [illegible]

[illegible]

(۲) یعقوب [illegible]

[illegible]

﴿حاصل بحث﴾ [illegible]

[illegible]

[illegible] (ص ۱۰۸)

[illegible]

غرض وہ ثقہ ہے [illegible] (عیسیٰ بن جاریہ) [illegible] روایت میں

[illegible]

[illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی اس روایت کے بارے میں [illegible]

[illegible]

(۱) علامہ نیموی نے [illegible] کے مطابق میزان [illegible] ص ۳۱۱

[illegible]

[illegible] (التعلیق الحسن ص ۲۰۲)

[illegible]

یقینی معلوم ہوتی ہے۔

(۱) [illegible]

[illegible]

[illegible] رات [illegible]
[illegible] (۲) [illegible]
[illegible] رات
[illegible] مختلف [illegible]
[illegible]
راویوں کی [illegible] الفاظ [illegible]
تعالیٰ اعلم بالصواب) گویا تمام راویوں کی [illegible]
رات کی ہیں۔ دوسری راتوں میں [illegible] رکعات کی [illegible]
غیر مقلدین حضرات اس [illegible] [illegible]

(دوسری حدیث جابرؓ) [illegible] حضرت جابرؓ [illegible]
آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] آٹھ رکعات اور وتر پڑھ لئے [illegible] آپ نے [illegible]
[illegible] (مسند احمد ج۵ ص ۱۱۵ [illegible])
اس روایت میں بھی متعدد کمزوریاں موجود ہیں

(۱) [illegible] روایت [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوتی کہ یہ واقعہ رمضان کا ہے یا غیر رمضان کا [illegible]
[illegible]
[illegible] (۲) حضرت ابی بن کعب [illegible] عجیب [illegible]
ہیں [illegible] ﷺ کی

[illegible]
(۳) [illegible]
[illegible]
[illegible] (۴) لیکن [illegible] اس صورت میں ممکن
ہے [illegible] کے اعتبار سے [illegible] کے اعتبار سے اس کا
[illegible]
کے علاوہ محمد بن حمید رازی بھی ہے جس کے بارے میں حافظ [illegible]
[illegible] ۲۹۵ [illegible]
[illegible] امام بخاری فرماتے
ہیں [illegible] انتہائی کمزور ہے [illegible] کذاب ہے [illegible] اسحاق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (ص ۲۹۵) [illegible]
[illegible] امام [illegible] اس کی روایت [illegible]
[illegible] اہل حدیث کے
[illegible]

تو غور فرمائیے کہ اس روایت کے اندر گذشتہ روایت سے بھی زیادہ ضعف موجود ہے [illegible]
غیر مقلدین صرف [illegible] کی وجہ سے بھی اس سے استدلال کرتے ہیں۔

(تیسری حدیث جابرؓ) حضرت جابرؓ [illegible] رمضان [illegible]

(مسجد میں) آخر تک ... فصلى بالناس اربعة وعشرين ركعة و اوتر بثلاثة ... چوبیس رکعات (بیس تراویح) اور تین وتر پڑھائے (تاریخ جرجان لابی القاسم حمزة بن يوسف السهمي ص ٣١٧)

اس روایت میں بھی محمد بن حمید الرازی ہے ... جس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے چنانچہ شیخ ناصر الدین البانی ... فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے ... محمد بن حمید ... متهم بالكذب ... [illegible] ... (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة ج ... ص ...) ... [illegible] ... اس وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں ... [illegible] ... پچھلی روایت کیسے صحیح قرار دی جا سکتی ہے؟

تیسری روایت: حدیث عبداللہ بن عباسؓ

تراویح ... عبداللہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے

وہ فرماتے ہیں کہ ... آنحضرت ﷺ كان يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر ... رمضان المبارک میں بیس رکعات اور وتر پڑھتے تھے (السنن الكبرى للبيهقي ج ٢ ص ٤٩٦، مصنف ابن ابي شيبة ج ٢ ص ٣٩٤، المعجم الكبير ج ١١ ص ٣٩٣)

اس روایت کی سند میں ... ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ راوی ... محدثین کے نزدیک ضعیف ہے چنانچہ ... [illegible] ... امام احمد فرماتے ہیں ضعیف ہے ... امام بخاری ... [illegible] ... امام نسائی فرماتے ہیں متروک الحدیث ... [illegible] ... ابن عدی فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے (الحاوی للفتاوی ج ١ ص ٣٤٧) ابن عدی کہتے

... [illegible] ... نصب الرایہ ج ٢ ص ١٥٣ ... ضعیف ہے (فتح الباری ج ٤ ص ٢٥٣) ... اس روایت سے استدلال بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس مفصل اور طویل بحث سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے ... [illegible] ... دیگر روایات تو ان کا نقشہ ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	١	٨ رکعات اور وتر (ابن خزیمہ ج ٢ ص ١٣٨)
	٢	٨ رکعات اور وتر (قیام اللیل ص ٩٠)
	٣	٢٠ رکعات اور تین وتر (تاریخ جرجان ص ٣١٧)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	١	٢٠ رکعات اور وتر (ابن ابی شیبہ ج ٢ ص ٣٩٤)

... [illegible] ... ضعیف ہیں ... [illegible] ... کسی گہری نگاہ کی ضرورت نہیں ... [illegible] ... بشرطیکہ ... حقیقت ... [illegible]

(١) ... [illegible] ...

(٢) ... [illegible] ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

[illegible]

[illegible] قابل عمل ہے کہ کوئی صحابہ سے بھی اس کی تائید [illegible]

[illegible] ﷺ نے [illegible] قرار دیا [illegible] حضرت عمرؓ [illegible] طرف اس کی نسبت صرف [illegible]

[illegible]

(۳) امام جلال الدین سیوطی الشافعی [illegible] سیوطی کا [illegible] روایت سے استدلال [illegible] فرماتے ہیں [illegible] ثابت ہے کہ [illegible] يقومون على عهد عمر في شهر رمضان بعشرين [illegible] عہد فاروقی میں [illegible] رکعات [illegible] پڑھتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۴۸)

(۴) ملا علی قاری الحنفی [illegible] ملا علی قاری کا [illegible] پایا جاتا ہے [illegible] روایت سے استدلال [illegible] فرماتے ہیں [illegible] (مرقاۃ [illegible])

(۵) علامہ عبدالحی اللکھنوی الحنفی [illegible] علامہ عبدالحی لکھنوی کا [illegible] پایا جاتا ہے [illegible] عہد فاروقی کی روایت سے استدلال [illegible] فرماتے ہیں [illegible] عشرين في عهد عمر وعثمان وعلي [illegible] یعنی [illegible] عہد فاروقی [illegible] ان سے [illegible] تراویح ثابت ہیں۔ (عمدۃ الرعایۃ ج ۱ ص ۱۷۵)

(۶) حافظ کمال الدین ابن الہمام الحنفی [illegible] ابن ہمام کا [illegible] فتح القدیر ج ۱ ص ۳۳۳ میں [illegible] رکعت [illegible] سنت [illegible] اور [illegible] رکعت کو مستحب قرار دیتے ہیں [illegible] ص ۳۳۳ [illegible] عہد فاروقی کی بیس رکعات سے انکار نہیں [illegible] حیثیت سے اختلاف کرتے ہیں۔ تراویح ان کے [illegible] رکعت پر سنت نبوی سے ثابت ہونے کی وجہ

[illegible] سنت [illegible] رکعت [illegible] سنت خلفاء راشدین سے ثابت ہونے کی وجہ سے مستحب ہونے کا حکم جاری کرتے ہیں۔ جبکہ علامہ محمد انور شاہ کشمیری [illegible] اس موقف کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سنت خلفاء راشدین بھی سنت [illegible] سنت ہے [illegible] فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء [illegible] تراویح [illegible] والا عمل بھی سنت نبوی کی طرح سنت [illegible] (العرف الشذی ص ۳۰۹)

[illegible] مقلدین [illegible] حدیث جابر [illegible] رکعات [illegible] استدلال [illegible] استدلال کرتے ہوئے [illegible] مقلدین حضرات [illegible] حقیقت [illegible] مسلم [illegible] حدیث [illegible] مقلدین [illegible] ثقاہت [illegible] ہونے کی بنا پر ان سے استدلال [illegible] کیا بخاری کے اندر کھڑے ہو کر پیشاب [illegible] بخاری [illegible] روایات کی صحت [illegible] مقلدین [illegible] حدیث جابر کی صحت ثابت [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] استدلال [illegible] مقلد [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

ایک غلط فہمی کا ازالہ

[illegible]

غیر مقلدین کا دوہرا معیار

[illegible]

[illegible] حمید رازی کے بارے میں ذہبی نظر ثانی فرما رہے ہیں۔ اب اس کی روایت سے استدلال کیونکر صحیح ہوگا؟

مولانا عبدالرحمن مبارکپوریؒ کا فیصلہ

[illegible]

ایک غلط فہمی کا ازالہ

[illegible]

[illegible]

حاصل بحث

[illegible]

(میزان الاعتدال ج۱ ص۲۳۰) [illegible]

[illegible]

[illegible] رکعات تراویح [illegible] علامہ جلال الدین سیوطی ذکر کرتے ہیں کہ

[illegible] المدینہ والصدر

الاول کانوا اورع من ذلک [illegible]

[illegible] خیر القرون کے اہل مدینہ [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں کہ ان العلماء اختلفوا فی عددھا ولو ثبت ذلک

من فعل النبی ﷺ لم یختلف فیہ [illegible]

اختلاف کیا ہے۔ اگر سنت نبوی سے ان کا عدد گن کر ثابت ہوتا تو علماء میں

اختلاف [illegible] (المصابیح سیوطی ص ۳۲)

[illegible] کہ آنحضرت ﷺ سے [illegible]

[illegible] حدیث عائشہ کو تراویح پر محمول کرتے ہیں۔

(نوٹ) [illegible]

حدیث ابن عباس [illegible]

[illegible] حدیث ابن عباس کا ضعف کی

مسلم ہے۔

﴿باب سوم﴾

سنت خلفائے راشدین

[illegible] آنحضرت ﷺ نے باجماعت [illegible] رمضان چند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ خلفائے راشدین کے ہاں رکعات تراویح کی تعداد کیا ہے؟

عہد صدیقی میں نماز تراویح

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد [illegible]

[illegible] حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب

[illegible] آپ کے دور خلافت میں بھی نماز تراویح کا یہی

[illegible]

کی صورت میں [illegible] چنانچہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ

ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر

[illegible] عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے آغاز میں [illegible]

[illegible]

المقریزی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

عہد فاروقی کی جماعت تراویح

[illegible]

[illegible] فرماتے ہیں کہ

[illegible]

[illegible]

کرتے تھے اور لوگ مختلف قاریوں کی طرف مائل تھے۔ حضرت عمرؓ نے

[illegible]

کی قسم اگر مجھے توفیق ملی تو میں اس طریقہ کو بدل دوں گا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] فاروق اعظمؓ [illegible] روایت [illegible]
آتا ہے وقد كان علي يحث عمر على اقامة هذه السنة الى ان اقامها یعنی
حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو اس (باجماعت تراویح کی) سنت کے
قائم کرنے [illegible] (مستدرک حاکم ج ۱ ص
۴۴۰) اور حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں [illegible] حضرت عمرؓ نے [illegible] قیام رمضان سے
[illegible] حضرت عمرؓ [illegible]
على الصلوة [illegible] (ابن عساکر [illegible])
قیام رمضان [illegible] حضرت عمرؓ
نے [illegible] (کنز العمال ج ۹ ص ۲۶۵) تاریخی روایات کے مطابق
حضرت ابی بن کعبؓ [illegible] لوگوں کو قیام رمضان [illegible] یہ واقعہ
خلافت فاروقی [illegible] (ملاحظہ فرمائیے [illegible]
سیوطی ص ۲۰۹ ۔ کامل ابن اثیر ج ۲ ص ۸۹ ۔ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۱۵)

مذکورہ بالا روایات [illegible] فاروق اعظمؓ [illegible] نظر آتے ہیں ۔

(پہلا) ایک مسجد میں متفرق جماعتوں کا [illegible] مسلمانوں کے
[illegible] فاروق اعظمؓ نے [illegible] جماعت
پر [illegible] وحدت [illegible]

(دوسرا) [illegible]
[illegible]
عمر اول من جمع الناس على قارئ واحد [illegible] حضرت عمرؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے
لوگوں کو ایک [illegible] (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۶۲) [illegible]
سیوطی فرماتے ہیں وذالك صريح في انه لم يكن في عهد رسول الله ﷺ ۔

[illegible] (تحفة الاحوذی [illegible] ص ۳۳۸) [illegible] ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] اتفاق ہے [illegible]
(فتاویٰ ثنائیہ [illegible] ص ۵۰۹)

[illegible] فاروق اعظمؓ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیام رمضان
[illegible] وحدت [illegible]

دوسرا سرکاری حکم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چنانچہ ان کی روایت ہے

ان عمر جمع القراء في رمضان فامر اسرعهم قراءة ان يقرأ ثلاثين آية والوسط خمسة وعشرين آية والبطئ عشرين آية ۔ حضرت عمرؓ نے
[illegible]
[illegible]
[illegible] (کنز العمال ج ۸ ص
[illegible] مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص [illegible] مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۲)
[illegible]
[illegible]

آیات پڑھتے تھے .... (مصنف ... ج۲ ص۳۹۱)

[illegible]

قیام رمضان باجماعت کا اجراء ... یا ... احیاء؟

اس مقام پر [illegible] کیا جاتا ہے کہ جب عہد نبوی میں باجماعت تراویح کا باقاعدہ [illegible]

[illegible]

عہد فاروقی کی رکعات تراویح

[illegible]
جن میں رکعات کا تذکرہ موجود ہے۔

﴿پہلی روایت﴾ [illegible] عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة وكانوا يقرؤن بالمئين وكانوا يتوكؤن على عصيهم في عهد عثمان من شدة القيام حضرت سائب بن یزید فرماتے [illegible] .... (السنن الكبرى للبيهقي ج۲ ص۴۹۶۔ عمدة القاري للعيني ج۱۱ ص۱۲۷ .... نيل الأوطار ج۳ ص۲۹۸)

[illegible]

[illegible]

غیر مقلدانہ معیار

[illegible]

آگے اوراق میں آئے گی۔

﴿دوسری روایت﴾ عن محمد بن جعفر عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال كنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (مقدمہ مسلم ص ۱۷)

[illegible]

کو حجت مانتے ہیں [illegible] ایک شرط کا مطالبہ کرتے
ہیں یعنی یہاں [illegible] پیش کی ہے۔ مثلاً

(۱) وہ فرماتے ہیں کہ وہ مرسل روایت حجت ہے [illegible]
[illegible]
حدیث ابن عباسؓ اور دوسری حدیث جابرؓ (بیس رکعت والی)۔

(۲) وہ فرماتے ہیں کہ وہ مرسل روایت حجت ہے [illegible]
[illegible]

(۳) وہ فرماتے ہیں کہ وہ مرسل روایت حجت ہے جس پر بعض صحابہ کا عمل ثابت ہو [illegible]
[illegible]
پر عمل تو غیر مقلدین کے اہل [illegible] بھی ثابت ہے جیسا [illegible]
[illegible]
فتاویٰ برکاتیہ ص [illegible] اور مولانا عبدالرحمن کیلانی [illegible]
تسلیم کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام سے بیس رکعت [illegible]
اعتبار سے بھی ہماری پیش کردہ روایت امام شافعی [illegible]

(۴) وہ فرماتے ہیں کہ وہ مرسل روایت حجت ہے [illegible]
پیش کردہ اس روایت [illegible]
[illegible]
ماننے سے انکار کرنا ایک خالص غیر مقلدانہ [illegible] ہے۔

﴿تیسری روایت﴾ عن مالک [illegible] حفصة عن
السائب بن یزید انها عشرون رکعة [illegible]
[illegible]
غیر مقلد [illegible] حفصة [illegible]
[illegible] عشرون رکعة (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۷۵) [illegible]
[illegible]
ص ۱۵۳ [illegible] مرقاۃ ج ۳ ص ۱۹۴ [illegible] شرح السنۃ ج ۳ ص ۱۲۰)

اس روایت سے بھی [illegible] رکعات ہی پڑھی جاتی تھیں۔

پہلا اعتراض: [illegible] البانی کی [illegible] غیر مقلد نے اس
روایت پر پہلا اعتراض [illegible]
[illegible]
[illegible] بخاری ج ۱ ص ۳۱۲ [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہٹ دھرمی کا کیا علاج ہے؟

دوسرا اعتراض: [illegible]
[illegible]
حقیقت یہی ہے غیر مقلدین [illegible]
اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب "بستان
المحدثین" میں موطا کے سولہ نسخوں کا ذکر فرمایا ہے جبکہ بعض نسخوں تک ان کی رسائی بھی

[illegible]

چاہیے کہ امام مالک سے تقریباً ایک ہزار راویوں نے موطا کو نقل کیا ہے۔

[illegible]

کا ہم ہے۔ جہاں تک قاضی شوکانی کا تعلق ہے [illegible]

[illegible]

مقلدین کا تعصب ہی ہے [illegible] کیسے قبول کیا جا سکتا ہے؟

﴿چوتھی روایت﴾ عن حوث بن عبد الرحمن عن [illegible]

السائب بن يزيد قال كان القيام على عهد عمر ثلاث وعشرين ركعة [illegible]

[illegible] پڑھتے تھے۔ (مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۲۶۳)

[illegible] (عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۷)

[illegible] ثلاث وعشرین رکعۃ کے [illegible] ابن ابی ذباب

[illegible]

[illegible]

﴿پانچویں روایت﴾ عن داؤد بن قیس [illegible] عن محمد بن يوسف عن

السائب بن يزيد [illegible]

[illegible] واحدى وعشرين ركعة اور انہوں نے اکیس رکعات

پڑھائیں۔ (مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۲۶۰) علامہ ابن عبد البر

[illegible] (عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۷)

[illegible] ۲۳ رکعت کا اور اس میں ۲۱ رکعات کا جو ذکر ہے اس کا فرق

[illegible]

[illegible]

۲۰ رکعت تراویح پر صریح دلیل ہے۔

شیخ البانی کا عجیب اعتراض

[illegible]

کار کو بھی غیر مقلد بنا دیتی ہے۔

﴿چھٹی روایت﴾ عن محمد بن اسحاق عن محمد بن يوسف عن

السائب بن يزيد قال كنا نصلي في زمان عمر بن الخطاب في رمضان

ثلاث عشرة ركعة یعنی ہم رمضان المبارک کے اندر عہد فاروقی میں تیرہ

رکعت پڑھتے تھے ——— (فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۳)

[illegible]

(فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۳) [illegible]

[illegible]

عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۷)

﴿ساتویں روایت﴾ عن عبد العزیز بن محمد عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید کنا نقوم فی زمان عمر بن الخطاب باحدی عشرۃ رکعۃ ہم عہدِ فاروقی میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے [illegible]

[illegible] (۳۴۹ [illegible])

﴿آٹھویں روایت﴾ عن یحییٰ بن سعید القطان عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید ہم عہدِ فاروقی میں نماز پڑھتے تھے احدی عشرۃ رکعۃ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۲)

[illegible]

[illegible]

﴿نویں روایت﴾ عن مالک عن محمد بن یوسف عن السائب بن [illegible]

[illegible]

(موطا امام مالک ص ۹۸، کنز العمال ج ۸ ص ۲۶۳)

[illegible]

[illegible]

﴿[illegible] روایت﴾ عن مالك [illegible] الناس يقومون في زمان عمر بن الخطاب في رمضان بثلاث وعشرين ركعة

[illegible] مالک [illegible] (آثار السنن ص ۲۰۹) [illegible]

[illegible]

﴿[illegible] روایت﴾ عن مالك [illegible] يحيى بن سعيد [illegible] عشرين ركعة (مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۳) [illegible]

[illegible]

(التعليق الحسن ص ۲۰۹) گویا اس روایت میں بھی مرسل ہونے کے علاوہ کوئی کمزوری نہیں اور مرسل کی حجیت واضح ہو چکی۔

﴿[illegible] روایت﴾ [illegible] كان أبي بن كعب يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث

[illegible]

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۳، مصنف عبد الرزاق ج [illegible] ص ۲۶۰)

[illegible] (آثار السنن ص ۲۰۹)

[illegible]

﴿[illegible] روایت﴾ عن [illegible] عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ركعة [illegible]

[illegible]

[illegible] (مکاتیب [illegible] ص ۳۰۳)

[illegible]

[illegible]

[illegible] لکھتے [illegible]

[illegible]

[illegible] متعصب غیر مقلد [illegible]

[illegible]

اہل حدیث تھے۔ (حیات شیخ الہند ص ۵۹)

﴿لطیفہ﴾ غیر مقلدین کی علمی بے بسی

غیر مقلدین [illegible]

[illegible] ص ۴۳۳ [illegible]

[illegible]

[illegible] مولانا عبدالعزیز صاحب محدث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ عبداللہ اثری فرماتے ہیں کہ

> چونکہ ترک تقلید [illegible] اور ان [illegible]
> [illegible]
> اعتقاد کی وجہ سے [illegible] حدیث کی طرف توجہ نہیں ہوتی اس لیے [illegible]

حدیث میں مصنف کی نظر وسیع نہیں ہوگی (الرد المستطاب ص ۳۹)

[illegible]

تو اب ان کی حالت [illegible] کہا جا سکتا ہے

﴿دوسری روایت﴾ عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید [illegible] عمر امر [illegible] حضرت عمر نے [illegible] کو حکم دیا کہ [illegible]

[illegible] (شرح المستدرک ج ۳ ص ۱۴۲، آثار السنن ص ۲۰۶)

﴿تیسری روایت﴾ عن [illegible] قال الناس [illegible] يقومون في زمان عمر بن الخطاب في رمضان بعشرين ركعة [illegible] فيها القرآن [illegible] [illegible] رمضان [illegible] (قیام اللیل ص ۱۵۷)

﴿چوتھی روایت﴾ عن مالک عن داؤد بن الحصین عن الاعرج [illegible]

[illegible]

[illegible] (موطا امام مالک ص ۹۹)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ حضرت عمر بن الخطاب کے عہد میں عام طور پر بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی تھیں، اور کبھی کبھی ۲۳ رکعت پڑھی جاتی تھیں۔ (فتاوی نذیریہ ج۱ ص۶۳۲)

حالانکہ اس روایت میں قرأت قیام کے طول و اختصار کا سبب ہے، تیس رکعات کا اس میں تذکرہ تک موجود نہیں بلکہ سیاق کلام تو صاف ظاہر کر رہا ہے کہ رکعات بیس ہی ہوتی تھیں، اور تئیس رکعات والی روایات سے اسے ملایا جائے تو وہ بیس ہی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ انور شاہ کشمیری اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں تو ابن شیبہ والی روایت کو صحیح کہتا ہوں اور یہی مذہب ہے اس پر عمل آج تک ہوتا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص۳۲۵)

یعنی اگر بالفرض ہر بارہ کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو آخر یہ بھی حدیث تو مرسل ہے۔ یہ حدیث کا شاہد بن جاتی ہے۔ حدیث جو بار بار حدیث کی بات ہے یہ غیر مقلدین یہ مثبت شمار نہ کرنے کے لیے تیار ہیں کہ بیس رکعت تراویح حضرت عمر فاروق میں پڑھی جاتی تھیں۔ اس عالم لطیفہ کی آنکھ اور کسی کی رو سے بھی چاہیے؟

﴿حضرت کا یہ روایت﴾ عن ابی بن کعب ان عمر بن الخطاب امرہ ان یصلی بالليل فی رمضان فصلی بھم عشرین رکعۃ۔ حضرت عمر نے ابی بن کعب کو حکم دیا کہ وہ رمضان کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائیں۔

(کنز العمال ج۴ ص۲۸۴)

مذکورہ بالا مذکورہ دس روایات میں سے بارہ روایات میں رکعات تراویح کی ثبوت فراہم کرتی ہیں جن میں روایات بیس رکعات کی خبر دیتی ہیں، ایک روایت تیرہ رکعات کی نشان دہی کرتی ہے اور ایک روایت میں بارہ رکعات تک کا ثبوت موجود ہے اور آٹھ رکعات کی کوئی بھی موجود نہیں۔
مذکورہ روایات کی روشنی میں اس بحث کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اختلاف رکعات صرف ایک راوی محمد بن یوسف کے سلسلہ روایت میں پایا جاتا ہے، باقی تمام سلسلوں میں وحدت موجود ہے۔ تفصیل کے لیے صفحہ ۸۵ پر مذکورہ روایت کے نقشے ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری کا فیصلہ

ہم حضرت شاہ صاحب پوچھتے ہیں کہ مذکورہ تمام روایات مرسل ہیں جو سب کے سب صحیح و قابل عمل ہیں لیکن غیر مقلدین تسلیم نہیں کرتے بلکہ رد کرتے ہیں۔ اگر ہم بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیں کہ یہ تمام روایات ضعیف ہیں تو بھی ضعیف روایات کا مجموعہ حسن کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں۔

> ولو سلم ان کلھا ضعیفۃ فمجموعھا یبلغ درجۃ الحسن
> تسلیم کر لیا جائے کہ روایات سب کی سب ضعیف ہیں تو ان سب کا مجموعہ حسن کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابکار المنن ص۲۰۳)

کس قدر عجیب بات ہے کہ غیر مقلدین کی ضعیف روایات کا مجموعہ بھی حسن کا درجہ حاصل کر جاتا ہے اور ہماری مرسل روایات (جو جمہور محدثین کے نزدیک قابل قبول ہیں) کا مجموعہ بھی یہ درجہ حاصل کرنے سے محروم ہے۔

﴿نقشہ نمبر 1﴾

عن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

(۱) ابن ابی ذئب		عشرین رکعۃ (مصنف عبدالرزاق)
(۲) یزید بن خصیفہ	(۱) ابن ابی ذئب	عشرین رکعۃ (سنن الکبری)
	(۲) محمد بن جعفر	عشرین رکعۃ (معرفۃ السنن والآثار)
	(۳) ابن ابی شیبہ	عشرین رکعۃ (فتح الباری)
(۳) محمد بن یوسف	(۱) داؤد بن قیس	احدی وعشرین (مصنف عبدالرزاق)
	(۲) محمد بن اسحاق	ثلث عشرۃ رکعۃ (فتح الباری)
	(۳) عبدالعزیز بن محمد	احدی عشرۃ (الحاوی للفتاوی)
	(۴) یحیی بن سعید	احدی عشرۃ (مصنف ابن ابی شیبہ)
	(۵) مالک بن انس	احدی عشرۃ (موطا امام مالک)

﴿نقشہ نمبر 1﴾

[illegible]

دو میں سے کسی پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

﴿نقشہ نمبر 2﴾

(1) یحییٰ بن سعید	امام مالکؒ	عشرین رکعۃ	(فتح الباری ج4 ص253)
(2) یحییٰ بن سعید	امام مالکؒ	عشرین رکعۃ	(ابن ابی شیبہ ج2 ص392)
(3) یزید بن رومان	امام مالکؒ	عشرین رکعۃ	(موطا ص98)
(4) داؤد بن الحصین	امام مالکؒ	اثنتی عشرۃ رکعۃ	موطا ص99
(5) محمد بن یوسف	امام مالکؒ	احدی عشرۃ رکعۃ	موطا ص99

اس نقشہ نمبر 2 [illegible]

اسلاف امت کا استدلال

[illegible]

(1) حافظ ابن حجر عسقلانی الشافعیؒ

[illegible]

(۲) امام ابن تیمیہ الحنبلیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں فانه قد ثبت ان ابی بن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعۃ ۔ حضرت ابی بن کعبؓ بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے .... (فتاوی ابن تیمیہ ج ۲۳ ص ۱۱۲)

(۳) علامہ تاج الدین سبکی الشافعیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وجمعهم ... عمر وجمع عشرون رکعۃ روی البیهقی وغیرہ باسناد صحیح عن السائب بن یزید ... سے صحیح سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ ... تراویح بیس رکعات ہیں (مصابیح للسبکی ... ص ۲۵۰)

(۴) امام جلال الدین سیوطی الشافعیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے ... وفی سنن البیهقی وغیرہ باسناد صحیح عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بعشرین رکعۃ ... صحیح سند سے ... عہد فاروقی میں ۲۰ رکعات پڑھتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۴۸)

(۵) امام محی الدین نووی الشافعیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں ... صحیح ... البیهقی وغیرہ بالاسناد الصحیح عن السائب بن یزید عشرین رکعۃ ... السائب کا یہ اثر صحیح سند سے ہے ... ۲۰ رکعات ... ثابت ہے ... شرح المہذب ج ۳ ص ۳۲)

(۶) امام موفق الدین ابن قدامہ الحنبلیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں ... عمر ... جمع

الناس علی ابی بن کعب کان یصلی بھم عشرین رکعۃ ... ابی بن کعبؓ بیس رکعات پڑھاتے تھے (المغنی ج ۱ ص ۸۰۳)

(۷) علامہ ابن عبدالبر مالکیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں وهو الصحیح عن ابی بن کعب عشرین رکعۃ من غیر خلاف من الصحابۃ ... صحیح بات یہی ہے کہ ابی بن کعبؓ بغیر خلاف صحابہ کے بیس رکعات پڑھاتے تھے (عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۷)

(۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی الحنفیؒ

اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ... عشرون رکعۃ ... روی البیهقی باسناد صحیح ... بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ بیس رکعت ... ثابت کی ہے ... (ما ثبت بالسنۃ ص ۲۰۲)

(۹) محشی بخاری مولانا احمد علی سہارنپوری الحنفیؒ

اسی روایت سے ... فرماتے ہیں ... جمیع الصحابۃ والتابعین ... والبیهقی باسناد صحیح عن السائب بن یزید عشرین رکعۃ ... سب صحابہؓ ... بیس رکعات ... روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۱۰۱) ... حوالہ جات ... ہیں۔ ہم نے اہل السنۃ والجماعۃ کے چاروں مذاہب (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے چند ... حوالہ جات ... بیس رکعات ... روایت سے ... استدلال ... روایت پر ... بھی ہے۔

غیر مقلدین سے ایک سوال

... اقتداء ... روایت ...

[illegible]

روایت میں تطبیق

[illegible]

(۱) امام ابوبکر بیہقی الشافعی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

(۲) امام ابن حبیب مالکی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

(۳) علامہ ابن عبدالبر مالکی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

ص ۳ [illegible] ص ۳۸) [illegible] اور رکعات
کا [illegible] ۲۰ رکعات کا عمل [illegible] ہے۔

(۴) علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی الشافعی فرماتے ہیں کہ

عہد فاروقی میں پہلے [illegible] رکعات تھیں [illegible] ۲۳ رکعات ہو گئیں [illegible]
وقع فی زمن عمر کالاجماع [illegible] عہد فاروقی [illegible] مستقر ہو
گیا۔ (ارشاد الساری ج ۳ ص ۲۲۶ [illegible] ج ص ۳۹۵) [illegible]
[illegible] عہد فاروقی [illegible] ۲۰ [illegible] تھا۔

(۵) علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری الحنفی فرماتے ہیں کہ

وحصل فی القراءة [illegible] عشرین مکان العشرة یعنی
[illegible] (طویل قراءت [illegible]) [illegible] رکعات
[illegible] ۲۰ رکعات [illegible] (العرف الشذی ج ص ۳۲۰)
چنانچہ [illegible] الزرقانی شرح موطا
ج ۱ ص ۲۰۵ میں [illegible] امام جلال الدین سیوطی شافعی کا الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۳۹
میں [illegible] علامہ ملا علی قاری الحنفی کا مرقات ج ۳ ص ۹۳ میں [illegible] نواب قطب الدین
[illegible] مظاہر حق ج ۱ ص [illegible] میں [illegible] امام محی الدین نووی شافعی کا مرقات
ج ۳ ص ۹۳ میں [illegible] امام محمد بن [illegible] شافعی کا [illegible] ج ص ۳۱۵
میں [illegible] نواب عبد الرحمن [illegible] مقدمہ [illegible] منقول ہے۔ [illegible]
[illegible] رکعات تراویح [illegible] عہد فاروقی میں [illegible]
[illegible] ۲۰ رکعات کا [illegible] ہے۔
کہا جا سکتا ہے فاعتبروا یا اولی الالباب ان کنتم تعقلون
[illegible] عہد فاروقی کا [illegible] ۱۱ رکعات کا [illegible]

عہد میں [illegible] ۲۰ رکعات کا عمل جاری ہو گیا چنانچہ امام عبد الوہاب شعرانی الشافعی
فرماتے ہیں کہ

وکانوا یصلونها فی اول زمان عمر ثلاث عشرة وکعة ثم ان عمر
جعلها ثلاث وعشرین رکعة واستقر الامر علی ذلک فی الامصار ۔
یعنی عہد فاروقی میں ابتداء ۱۳ رکعات پڑھی جاتی تھیں پھر حضرت عمر نے عملاً
حکم جاری فرمایا ۲۳ رکعات ہو گئیں اور تمام شہروں میں اسی پر معاملہ ٹھہر گیا
ہے۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۴۱)

﴿حاصل بحث﴾

عہد فاروقی کی رکعات تراویح کے متعلق روایات کی حیثیت [illegible] روشنی میں
سلف امت سے تحقیقی قول آپ ملاحظہ کر چکے اس تفصیلی بحث سے چند امور خلاصۃً
ہمارے سامنے آتے ہیں۔

پہلا یہ کہ [illegible] رمضان میں سنت [illegible] ۲۰ رکعت ہیں [illegible] عہد فاروقی میں اسی کا [illegible]
فرمایا گیا اس بارے میں ۱۳ اور ۱۱ رکعات کی روایت [illegible] چکی ہیں۔
دوسرا یہ کہ سنت ہیں ۲۰ رکعت ہیں [illegible] عہد فاروقی میں ابتداء اسی پر عمل جاری ہوا
بعد میں ۱۳ [illegible] ۲۰ رکعات کے عمل [illegible] اسی پر [illegible]
گیا۔ ۱۱ رکعات کی روایات [illegible] تیسرا یہ کہ سنت ہیں ۱۱ رکعات
ہیں [illegible] عہد فاروقی میں ابتداء یہی عمل جاری ہوا جو بعد میں ۱۱ [illegible] ۲۰ میں تبدیل
[illegible] ۲۰ رکعات کا [illegible] ہے۔
ان تمام بحث کا خلاصہ فرمائیے [illegible] موقف [illegible]
سے [illegible] ۲۰ رکعات [illegible] صحابہ کرام کا اتفاق [illegible]
[illegible] رکعات کا [illegible] عہد فاروقی سے اسی پر عمل [illegible] ہے۔

عہد عثمانی اور عہد علوی میں قیام رمضان

[illegible]

[illegible] (موطا مالک ص ۱۹۴)

[illegible]

[illegible]

والثلاث والعشرون فعلها عمر رضي الله عنه والصحابة فليس فيها طعن وليس فيها اضلال بل هي من السنن سنن الخلفاء الراشدين [illegible]

[illegible]

(۱) حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

(۲) حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ

[illegible]

[illegible] مولانا حبیب الرحمن اعظمی فرماتے ہیں کہ

[illegible] (رکعات تراویح ص [illegible])

[illegible]

[illegible] روایت کرتے ہیں۔ [illegible] ابوالحسناء سے حسن کو حافظ ابن حجر مجہول قرار دیتے ہیں تو پھر بھی اسے مجہول قرار دینا حافظ ابن حجر کا تسامح ہے۔ چنانچہ [illegible] روایت پر [illegible] جب شیخ البانی نے ابوالحسناء کو مجہول قرار دیا تو مدینہ کے شیخ اسماعیل بن محمد الانصاری نے [illegible] جواب میں لکھا:

ناصر الدین البانی اور حافظ ابن حجر نے ابوالحسناء کو مجہول قرار دیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابو بشر الدولابی الحنفی نے اپنی کتاب "الاسماء والکنی" میں یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ابوالحسناء سے شریک نخعی اور حسن بن صالح کوفی روایت کرتے ہیں، [illegible] فی قواعد التحدیث ان روایۃ الثقتین عن الراوی ترفع عنہ اسم الجہالۃ۔ اور اصولِ حدیث کے مقرر ضابطہ کے مطابق جس راوی سے دو ثقہ روایت کریں اس سے جہالت کا [illegible] ختم ہو جاتا ہے۔ [illegible] اصول امام دارقطنی نے اپنی سنن میں حافظ ابن عبدالبر نے "الاستذکار" میں اور خطیب بغدادی نے "الکفایہ" میں بیان کیا ہے۔ (تصحیح حدیث صلوٰۃ التراویح عشرین رکعۃ ص ۲۹)

شیخ البانی کو یہی جواب شیخ یحییٰ بن عبداللہ بن [illegible] شیخ محمد [illegible] (نائب الصدر سلاو وقاف دبئی محمد [illegible] اوقات) نے اپنے رسالہ "القول الصحیح فی صلوٰۃ التراویح" ص ۶۱ میں دیا ہے۔ گویا حسن ابوالحسناء کو حافظ ابن حجر مجہول قرار دیتے ہیں، وہ بھی مجہول نہیں کیونکہ ان سے ان کے دو شاگرد شریک نخعی اور حسن بن صالح کوفی روایت کرتے ہیں لہٰذا ان پر بھی جہالت کا الزام ختم ہو گیا۔

(۳) حضرت عبدالرحمٰن السلمی فرماتے ہیں کہ

حضرت علی نے رمضان میں قراء کو بلایا فامر منہم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعۃ وکان علی یوتر بہم۔ ان میں سے ایک قاری کو ۲۰ رکعت پڑھانے کا حکم دیا اور حضرت علی ان لوگوں کو وتر پڑھاتے۔ (سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

کی روایت سے متعلق [illegible] حضرت [illegible] تیمیہ حنبلی فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت عمر کی قائم کی ہوئی جماعت کو [illegible] (منہاج السنہ ج ۲ ص ۲۲۴) اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ کے زمانوں میں بھی ۲۰ رکعات تراویح پڑھی جاتی تھیں اور وہ خود [illegible] اس [illegible] میں شریک رہتے تھے۔

تعصب یا جہالت؟

[illegible] متعصب [illegible] [illegible] روایات [illegible] کی روشنی میں [illegible] حافظ [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عثمان، حضرت علی [illegible]

[illegible] ص ۲۲۴

[illegible] میں موقف مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری نے اختیار کیا ہے۔ ان حضرات کے [illegible] موقف [illegible] مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں کہ

ولو من فعل عمر ان عددھا عشرون [illegible] جمیع الناس [illegible] [illegible] [illegible] من الخلفاء الراشدین۔ بے شک حضرت عمر کے [illegible] ۲۰ رکعات تراویح [illegible] لوگوں کو [illegible] جمع کر دیا [illegible] کے خلفاء راشدین میں سے بھی کسی نے ان سے اختلاف نہیں کیا۔

[illegible] (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ص [illegible])

[illegible]

راشدین کی سنت ہے۔

[illegible] علی کی دعا عمر کے لئے

[illegible]

[illegible] (قرآن پڑھا جا رہا تھا) حضرت علی نے فرمایا نور اللہ لک یا ابن الخطاب فی قبرک کما نورت مساجد اللہ تعالیٰ بالقرآن۔
اے عمر بن الخطاب، اللہ تیری قبر کو اسی طرح منور کرے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مساجد کو تلاوت قرآن سے روشن کر دیا۔ (کنز العمال ج [illegible] ص [illegible])

[illegible]

[illegible]

سنت خلفاء راشدین کی شرعی حیثیت

[illegible]

اور یہی حق ہے۔ (حصول المامول ص ۹۵)

[illegible]

الغرض کتب حدیث میں اس [illegible] صراحت [illegible] کہ آنحضرت ﷺ سے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے [illegible] اور حضرت عمرؓ [illegible] (مسلم ج ۱ ص [illegible] ابوداؤد ج ۱ ص [illegible]) [illegible] عالمگیری ج ۳ ص ۲۸۵۔۔۔ ہدایہ ج ۱ ص ۵۰۸)

علامہ ابن [illegible] المحلی [illegible] (فتح الملہم ج ۳ ص ۳۵۳) [illegible] التعلیق الممجد فرماتے ہیں کہ

> والسنۃ ھی الطریقۃ المسلوکۃ فیشمل ذلک التمسک بما کان علیہ ھو والخلفاء الراشدون وھذہ السنۃ الکاملۃ [illegible] آنحضرت ﷺ اور [illegible] (العرف الشذی ص ۱۹۱)

(حاصل بحث) زیر نظر باب کے تحت جو روایات کی روشنی میں یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ۔۔۔ (۱) ۲۰ رکعات نماز تراویح حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ تینوں خلفاء راشدین کی سنت ہے۔۔۔ (۲) اور خلفاء راشدین کی سنت [illegible] ۲۰ رکعات تراویح کے سنت ہونے سے انکار کرنا غیر مقلدیت نہیں تو کیا ہے؟

﴿باب چہارم﴾

تعامل خیر القرون

صحابہ کرامؓ اور رکعات تراویح

سنت خلفاء راشدینؓ کی روشنی میں رکعات تراویح کی تفصیلی بحث کے بعد اب ہم تعامل صحابہ کرامؓ کی روشنی میں رکعات تراویح کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ اتنی بات تو غیر مقلدین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ بیس رکعات پڑھتے تھے۔ (ملاحظہ فرمایے تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۷۳ فتاویٰ برکاتیہ ص ۸۱۔ فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۶۵۳) لیکن ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ۲۰ رکعات تراویح پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو چکا تھا۔ آپ اس کی تفصیلات ملاحظہ فرمایے۔

(۱) زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رمضان میں ہمارے ساتھ نماز پڑھتے۔ امام اعمش فرماتے ہیں کان یصلی عشرین رکعۃ ویوتر بثلاث یعنی وہ ۲۰ رکعات پڑھتے۔ (قیام اللیل ص ۱۵۷) (۲) علامہ ابن حجر مکی الشافعی فرماتے ہیں وہ اجمع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ ۲۰ رکعت تراویح پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔ (المصابیح ص ۱۸۔ تحفۃ الاخیار ص ۱۹۷) (۳) علامہ ابن تیمیہ الحنبلی فرماتے ہیں کہ ۲۰ رکعات سنت ہے لانہ قام بین المہاجرین والانصار ولم ینکرہ منکر (اس لیے کہ مہاجرین و انصار کے مجمع میں پڑھی گئیں اور کسی نے ان سے انکار نہیں کیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۳ ص ۱۱۲)۔۔۔ (۴) علامہ ملا علی قاری مرقاۃ ج ۳ ص ۱۹۴ میں۔۔۔ (۵) علامہ عبدالحی لکھنوی التعلیق الممجد ص ۱۳۸ میں (۶) علامہ قسطلانی

ارشاد الساری ج ۳ ص ۲۲۶ میں ..... (۷) علامہ قاضی خان فتاوی قاضی خان ج ۱ ص ۱۱۰
میں (۸) علامہ شمس الدین السرخسی شرح مطبوع ج ۲ ص ۸۵۲ میں
(۹) [illegible] ص ۹۳ میں (۱۰) علامہ طحطاوی
الحنفی طحطاوی ص ۲۲۸ میں ....(۱۱) علامہ شرنبلالی الحنفی مراقی
[illegible] ص ۸ میں (۱۲) [illegible] الحنفی [illegible] ص ۳۰۲
میں .....(۱۳) علامہ ابن نجیم الحنفی البحر الرائق ج ۲ ص ۶۶ میں
....(۱۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی ما ثبت بالسنۃ ص ۲۱۶ میں ....
(۱۵) علامہ ابن عابدین شامی الحنفی رد المحتار ج ۱ ص ۵۱۱ میں
(۱۶) علامہ کاسانی الحنفی بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۶۸ میں (۱۷) علامہ
تاج الدین [illegible] مصابیح ص ۶ میں (۱۸) امام جلال الدین سیوطی
مصابیح ص ۶ میں ....(۱۹) علامہ حلبی الحنفی شرح منیۃ المصلی
ص ۳۸۹ میں (۲۰) [illegible] الشافعی [illegible] المعتصر
میں بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع نقل کرتے ہیں (۲۱) [illegible]
ابن قدامہ الحنبلی [illegible] حضرت علی [illegible] کے بعد
فرماتے ہیں وهذا کالاجماع [illegible] (المغنی ج ۱ ص ۱۰۳)

گویا مختلف فقہی مذاہب سے تعلق رکھنے والے [illegible] بیس رکعت تراویح پر اجماع صحابہ منعقد ہونے پر متفق ہیں اور اس پر کوئی قابل ذکر اختلاف نہیں۔

تعامل صحابہؓ کی شرعی حیثیت

[illegible] صحابہؓ کے ذکر کے بعد تعامل صحابہؓ کی شرعی حیثیت پر مختصر بحث بھی ضروری ہے [illegible] غیر مقلدین جمہور اہل سنت سے الگ نظریہ رکھتے ہیں۔ آیئے ان کے نظریہ کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ [illegible]

[illegible] کی [illegible] اشخاص [illegible] نص شرعیہ نہیں [illegible]
(مظالم [illegible] ص ۹۵ [illegible]) [illegible] محمد حسین [illegible] فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] صحابہ کے اقوال [illegible] حضرت ﷺ
[illegible]
ہیں۔ (ایضاً ص ۷۵) ... مولانا [illegible] حسین [illegible] فرماتے ہیں کہ صحابہ
سے حجت شرعیہ قائم نہیں ہو سکتی۔ (ایضاً) ... نواب صدیق حسن [illegible]
ہیں کہ صحابہ [illegible] حجت نہیں۔ ([illegible] ص ۱۳۶) نواب
نور الحسن [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] حجت نہیں۔
(عرف الجادی ص ۲۰۷) ....

غیر مقلدین کے مذکورہ تعریفات [illegible] اہل سنت والجماعت کا نظریہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے امت کے تہتر فرقوں کی خبر دی اور فرمایا ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہے۔ پوچھا گیا وہ کون ہے؟ فرمایا اہل سنت والجماعت۔ پوچھا گیا سنت و جماعت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ طریقہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ([illegible] علامہ [illegible] ج ۱ ص ۱۳)

گویا اس فرمان نبوی کے مطابق [illegible] اہل سنت و جماعت اور نجات کے اعتبار سے [illegible] عليه واصحابی [illegible] ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ [illegible] بدعات سے بچو [illegible] نجات کے لیے کافی ہے۔ (الاعتصام للشاطبی ج ۱ ص ۵۴) امام نووی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام [illegible] ان کے عہد میں بھی کی جائے گی [illegible] (شرح مسلم ج ۱ ص ۳۹۲)

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ [illegible] صحابہؓ سے روایت کریں [illegible] اپنی طرف سے بیان کریں [illegible] (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۵۶) کیونکہ یہ اصول موجود ہے کہ [illegible] عن النبی ﷺ [illegible] ما عمل به اصحابه

میں بعد اب آنحضرت ﷺ سے مختلف حدیثیں منقول ہوں تو پھر صحابہ کرام کے عمل کو دیکھو کہ ان کا عمل ان میں سے کس حدیث پر ہے، وہی عمل سنت ہوگا (ابوداؤد ج۱ ص۱۰۳) علامہ عبدالرحمن بن خلدون مالکی فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرامؓ جھوٹ و تشیع سے پاک ہوئے تو ان کی عدالت پر کوئی مومن یہ شک نہیں کر سکتا ہے کہ وہ العیاذ باللہ بغیر کسی دلیل شرعی کے متعلق الفروع عامل ہو گئے ہوں گے۔ (مقدمہ ص ۳۳۴)

۲۔ مولانا سید عبدالجبار غزنوی غیر مقلد فرماتے ہیں کہ جس امر کا ترک باجماع صحابہؓ بالکل صحیح ثابت ہو جائے تو بموجب قاعدہ محدثین اس کا متروک العمل ہونا دلیل نسخ ہے۔ ......(اثبات الالہام والبیعۃ ص ۷)

ان حوالہ جات کو بار بار ملاحظہ فرمائیے اور فریقین (اہل سنت و جماعت اور غیر مقلدین) کے نظریات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ اہل سنت کے نظریے کی تائید میں علامہ فاخر الہ آبادی غیر مقلد فرماتے ہیں کہ اہل سنت وہ فرقہ ناجیہ ہے جنہوں نے سیرت نبوی اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کو اپنا شعار بنا لیا ہے ما انا علیہ و اصحابی ان کا طرۂ امتیاز ہے (رسالہ نجاتیہ ص ۴۷) ...... مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد فرماتے ہیں کہ علیؓ نے فرمایا اہل سنت وہ ہیں جو سنت نبوی پر عامل ہوں اور اہل بدعت وہ ہیں جو ان کے خلاف ہوں اہل جماعت صحابہؓ ہیں اور اہل تفریق وہ ہیں جو ان سے الگ ہوں۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں لوگ اہل سنت تھے۔ (جلاء العینین ص ۱۳۹)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ غیر مقلدین کا شمار اہل سنت کی مخالفت کی وجہ سے اہل بدعت میں اور جماعت صحابہ سے علیحدگی کی وجہ سے اہل تفریق میں ہوتا ہے کیونکہ جب بدایں قاعدہ سے ثابت ہو چکا کہ ۲۰ رکعات تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور ان کے بعد کے تمام اہل سنت و الجماعت کا بھی تو اس سے اختلاف و علیحدگی بدعت و تفریق کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے؟

﴿تراویح مدینہ منورہ میں﴾

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خلافت راشدہ اور قرون ثلاثہ کی حیثیت سے عہد فاروقی میں تراویح کو جماعتی شکل دینے کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوا۔ ہم تفصیل بیان کر چکے ہیں کہ عہد خلافت راشدہ میں مدینہ منورہ کے اندر ۲۰ رکعات تراویح ہی پڑھی جاتی تھیں۔ اس کے بعد اس میں کیا کیا تغیر آئے؟ اور ان کے اسباب کیا تھے؟ اب ہم اس پر مختصر بحث کریں گے اور یہ بحث ہم نے چار حصوں میں تقسیم کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے

(۱) مدینہ منورہ کے اندر رکعات تراویح میں تغیر کب اور کتنا آیا؟

خلافت راشدہ موعودہ کے ختم ہونے کے قریب ۳۳ سال بعد واقعہ حرہ سے قریب (۳۰ ہجری میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی شہادت پر خلافت راشدہ موعودہ کا دور ختم ہو گیا) واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں اس وقت پیش آیا جب واقعہ کربلا کے بعد اصحاب مدینہ نے حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے یزید کی بیعت توڑ دی اور یزیدی فوجوں نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کر کے جو قتل و غارت کا بازار گرم کیا تاریخ میں اسے واقعہ حرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ میں رکعات تراویح بڑھا دی گئیں چنانچہ علامہ سلیمان الجمل المالکیؒ فرماتے ہیں کہ

> وكان الامر على ذلك الى يوم الحرة فثقل عليهم القيام فنقصوا من القراءة وزادوا الركعات فجعلت ستا وثلاثين غير الشفع والوتر
>
> واقعہ حرہ تک ۲۰ رکعات کا دستور رہا پھر لوگوں نے طول قیام کے سبب کثرت رکعات اختیار کر کے وتروں کے علاوہ رکعات ۳۶ کر دیں۔ (زرقانی شرح موطا ج۱ ص۲۳۹) رکعات میں یہ اضافہ واقعہ حرہ سے کتنا عرصہ بعد ہوا؟ کہا جاتا ہے کہ یہ تبدیلی اس وقت کی جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مدینہ منورہ کے حاکم / گورنر تھے۔ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص ۵۳۳) اور

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ۸۶ ہجری سے ۹۳ ہجری تک مدینے کے گورنر رہے۔

گویا رکعات کے اندر یہ تبدیلی عہد خلافت ۔ ۔ ۔ تقریباً ۔ ۔ ۔ سال بعد آئی۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ابو حلیمہ صحابی تھے، وہ قومہ میں ۴۱ رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۷۵) کیونکہ وہ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے لہٰذا یہ ان کا آخری عمل تو ممکن ہے تراویح ۲۰ رکعات پڑھنے کے بعد نوافل پڑھتے ہوں اور کسی نے ان کی تراویح سمیت ساری رکعات شمار کی ہوں اور بعد کے حضرات نے ان کی نسبت صحابیت کی وجہ سے انہی کے عمل کی بنیاد پر رکعات بڑھالی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ چنانچہ حضرت داؤد بن قیس فرماتے ہیں کہ

> ادركت الناس في امارة ابان بن عثمان وعمر بن عبد العزيز يعني بالمدينة يقومون بست وثلاثين ركعة ويوترون بثلاث
> میں نے مدینہ منورہ کے امراء ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں لوگوں کو ۳۶ رکعات اور ۳ وتر پڑھتے دیکھا۔ (فتح الباری ج ۴ ص ۲۰۴، ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳)۔ امام شافعیؒ نے کہا: رأيت الناس يقومون بالمدينة بتسع وثلاثين ۔ میں نے مدینہ میں لوگوں کو ۳۹ رکعات (۳۶ رکعات اور ۳ وتر) تراویح پڑھتے ہوئے دیکھا ۔۔۔۔۔۔۔۔ (کتاب الام ج ۱ ص ۱۲۵)

رکعات تراویح کی تعداد ۲۰ سے ۳۶ واقعہ حرہ سے پہلے ہوگئی یا بعد میں؟ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہ تبدیلی عہد خلافت راشدہ کے بہت بعد عمل میں آئی۔ عہد خلافت راشدہ میں ۳۶ رکعات کا وجود نہ تھا۔

(۲) رکعات میں اضافہ کیوں ہوا؟

یہ معلوم ہو چکا کہ رکعات تراویح میں اضافہ واقعہ حرہ کے قریب ہوا اور ۲۰ سے ۳۶ رکعات کا ہوا۔ اب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ اضافہ کیوں ہوا؟ اس کی وجہ کیا تھی؟ چنانچہ اس کا سبب بیان کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ نے محض

لاعلمی میں اہل مکہ سے مشابہت کے لیے ۳۶ رکعات اختیار کیں کیونکہ اہل مکہ ۴ رکعات کے بعد طواف کیا کرتے تھے ولا یطوفون بعد الخامسة اور پانچویں ترویحے کے بعد وہ طواف نہیں کرتے تھے۔ تو اہل مدینہ طواف کی جگہ ہر ۴ رکعات کے بعد ۴ رکعات نفل پڑھتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۴۸) یعنی چار ترویحوں کے بعد یہ چار رکعات بڑھانے سے ۱۶ رکعات بڑھ گئیں اور ۳۶ رکعات بن گئیں۔

رکعات بڑھانے کی یہی علت علامہ ابن قدامہ حنبلی نے مغنی ج ۲ ص ۱۶۷ میں، شیخ عبدالحق دہلوی نے ما ثبت بالسنۃ ص ۲۱۰ میں، علامہ عبدالحی لکھنوی نے فتاویٰ ص ۳۴۸ میں، شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فتاویٰ عزیزی ص ۳۴۸ میں اور علامہ ابن عبدالبرؒ واہن حبیب مالکی نے ۔ ۔ ۔ ج ۱ ص ۳۳۹ میں بیان کی ہے کہ یہ زائد رکعات نماز تراویح کا حصہ نہیں بلکہ درمیان کی نفلی عبادات میں شامل تھیں۔

(مسئلہ):

اہل مکہ و اصحاب مدینہ کے اسی عمل کی بنیاد پر فقہاء کرام سے یہ مسئلہ ثابت ہے کہ ہر ترویحہ کے بعد بیٹھنے کے وقت لوگوں کو اختیار ہے، چاہیں تو تسبیح پڑھتے رہیں، چاہیں تو خاموش بیٹھے رہیں۔ مکہ کے لوگ ہر ترویحہ کے بعد ایک مرتبہ طواف کرتے تھے اور مدینے کے لوگ ۴ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

ضروری وضاحت: مذکورہ بحث سے یہ وضاحت بھی سامنے آتی ہے کہ مختلف آثار میں جو ۳۶ یا ۴۰ رکعات کا اختلاف موجود ہے، وہ پانچویں ترویحہ کے بعد کے عمل پر موقوف ہے۔ جو حضرات پانچویں ترویحہ کے بعد ۴ رکعات ادا کرتے، ان کی رکعات ۴۰ ہو جاتیں اور جو پانچویں ترویحہ کے بعد ۴ رکعات ادا نہ کرتے، ان کی رکعات کی تعداد ۳۶ ہوتی۔ اور پانچویں ترویحہ کے بعد استراحت کے حکم شرعی کے بارے میں فقہاء کرام کے اختلاف کی مختصر بحث آئندہ اوراق میں ملاحظہ کیجیے۔

(۳) اضافی رکعات کی مسنون حیثیت:

گذشتہ اوراق میں ہم دلائل کے ساتھ یہ موضوع بحث کر چکے ہیں کہ سنت نبوی، تعامل خلفاء راشدین اور عمل صحابہ کی روشنی میں رکعات تراویح کا عدد ۲۰ سے متجاوز نہ تھا۔ اس اعتبار سے ۲۰ سے زائد رکعات کا تعلق مسنون عمل سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ان کی حیثیت صرف نوافل کی ہوگی بلکہ ائمہ مجتہدین کے درمیان تو بین الترویحتین (یعنی دو ترویحوں کے درمیان) نوافل پڑھنے کے بارے میں بھی اختلاف موجود ہے۔ بعض کے نزدیک وہ جائز ہیں اور بعض کے نزدیک مکروہ چنانچہ مالکی کے نامور ترجمان امام ابن قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے سوال کیا عن التنفل فيما بين الترويحتين۔ دو ترویحوں کے درمیان نفل پڑھنے کے بارے میں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ لا بأس بذلك اس میں کوئی حرج نہیں۔ (المدونۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۲۸) جبکہ امام ابن قدامہ الحنبلی فرماتے ہیں کہ وكره ابو عبد الله التطوع بين التراويح۔ امام احمد بن حنبل کے نزدیک بین الترویحتین نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ (المغنی ابن قدامہ ج ۱ ص ۸۰۵) شمس الائمہ امام سرخسی الحنفی فرماتے ہیں کہ قال ابو حنيفة يصلي عشرين ركعة كما هو السنة ويصلي الباقي فرادى كل تسليمتين اربع ركعات وهذا صحيح وقال الشافعي لا بأس بذلك الكل جماعة یعنی امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ۲۰ رکعات باجماعت پڑھے جیسا کہ سنت ہے۔ باقی چار چار رکعات دو سلاموں کے ساتھ اکیلا پڑھے اور یہی ہمارا مذہب ہے جبکہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ نوافل بھی باجماعت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مبسوط ج ۲ ص ۱۴۴)

گویا ان حوالہ جات کی روشنی میں تین نقطہ نظر سامنے آتے ہیں

پہلا امام احمد بن حنبل کا جن کے نزدیک بین الترویحتین نوافل پڑھنا مطلقاً مکروہ ہے۔
دوسرا امام مالک اور امام شافعی کا جن کے نزدیک بین الترویحتین باجماعت نوافل

پڑھنا بھی جائز ہے اور بلا جماعت بھی۔ تیسرا امام اعظم ابو حنیفہ کا جن کے نزدیک بین الترویحتین باجماعت نوافل مکروہ اور بلا جماعت جائز ہیں۔

ائمہ مجتہدین کے ان اختلاف سے واضح ہے کہ ۲۰ رکعات سے [illegible] اضافی رکعات کی حیثیت صرف نوافل کی ہے [illegible] ۳۶ یا ۴۰ رکعات [illegible] عمل پر [illegible] المغنی [illegible]

[illegible] ۳۶ رکعات [illegible] صحابہ رسول اللہ ﷺ [illegible] ان سے واقف ہے [illegible] (المغنی ج ۱ ص ۷۹۸)

ان تفصیلات [illegible] کے مطابق تمام ہدایت اور معیار حق صداقت [illegible] حق وار ہیں [illegible] اہل سنت کا نظریہ ہے۔

(۴) [illegible]

[illegible] ۳۶ رکعات [illegible] ۴۰ [illegible]

[illegible] ۲۰ [illegible]

[illegible] ۳۶ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۲۰ رکعات [illegible]

[illegible] ۳۶ [illegible]

[illegible] ۲۰ رکعات [illegible]

[illegible]

تراویح مکہ مکرمہ میں

[illegible] ۲۳۲ [illegible]
[illegible] ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳۔ قیام اللیل ص ۱۵۸) حضرت عطاء [illegible]
[illegible] ۱۱۵ ہجری میں وفات پائی، کو ۵ [illegible] تک بھی مکہ مکرمہ کے اندر
[illegible] ۲۰ رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں۔ [illegible] مشہور تابعی حضرت ابن ابی ملیکہ
[illegible] مکہ مکرمہ [illegible] ۲۰ رکعت پڑھاتے تھے۔ [illegible]
[illegible] ج ۲ ص ۳۹۳) اور حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن زبیر سے عبداللہ
میں قاضی کے عہدہ پر فائز تھے اور ۱۱۷ ہجری میں وفات پائی۔

ان حوالہ جات سے یہ حقیقت [illegible] ہوتی ہے کہ عہد [illegible] مکہ مکرمہ
[illegible] ۲۰ رکعت تراویح [illegible] القرون [illegible] طرف سے
[illegible] مکہ مکرمہ سے [illegible] شیخ محمد علی [illegible]
الهدی النبوی الصحیح فی صلاۃ التراویح [illegible]
[illegible]

[illegible] کہ
[illegible] عہد الصحابہ [illegible]
[illegible] ۲۰ رکعت
[illegible] (ص ۵۶)

[illegible]
[illegible]
[illegible] مسجد حرام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کبھی بھی [illegible] ۸ رکعات تراویح
[illegible]
[illegible] ہے۔

﴿تعامل تابعینؒ و تبع تابعینؒ﴾

[illegible] تعامل [illegible] کے حوالے سے ۲۰ رکعات تراویح [illegible] ہے۔ اب ہم تابعین و تبع تابعین کے عمل کے حوالے سے بھی رکعات تراویح کا جائزہ لیتے ہیں گے۔

(۱) مشہور تابعی حضرت سعید بن [illegible] فرماتے تھے کہ رات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرات میں [illegible] حضرت عثمانؓ کی قرات میں تلاوت کرتے۔ [illegible] خمس ترویحات [illegible] پڑھتے تھے [illegible] کان العشر [illegible] آخری عشرہ میں [illegible] ترویحے پڑھتے۔ ([illegible] ج ۲ ص ۳۹۳۔ قیام اللیل ص ۱۵۹) یعنی حضرت سعید بن جبیر تراویح کے پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعات) پڑھاتے البتہ آخری عشرہ میں [illegible] سنت نبوی پر عمل کرنے کے لیے ایک ترویحہ (یعنی چار رکعت) کا اضافہ کرلیتے۔ حضرت سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن [illegible] اور حضرت انسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے علم حاصل کیا۔ ۹۵ ہجری میں انہیں حجاج بن یوسف نے کوفہ کے اندر انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید کردیا گویا ۹۵ ہجری تک کوفہ کے اندر بھی ۲۰ رکعات تراویح پڑھی جاتی تھیں۔

(۲) ابو البختری (جو [illegible] تابعی [illegible] سفیان ثوری، شعبہ کے استاذ ہیں اور ۸۳ میں وفات پائی) فرماتے ہیں کہ ابن الاشعث کے فتنہ سے قبل بصرہ کی جامع مسجد میں [illegible] عبدالرحمن بن ابی بکرہ، سعید بن ابی الحسن اور عمران العبدی کو دیکھا [illegible] خمس ترویحات [illegible] العشر الاواخر [illegible] ترویحے پڑھاتے اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ (چار رکعت) کا اضافہ کرلیتے۔ (قیام

الجلیل ص ١٥٨) اگر یہ [illegible] حضرت [illegible] [illegible] بھی ٢٠ رکعات تھیں [illegible]
[illegible] ہے [illegible] [illegible] ہے کہ
حضرت [illegible] [illegible] [illegible] حضرت
علی مرتضیٰ [illegible] تھے (تہذیب التہذیب [illegible]) [illegible] میں جن
[illegible] [illegible] ہجری میں [illegible]
[illegible] ٢٠ رکعات [illegible] تھی۔

(٣) حضرت [illegible] رمضان میں لوگوں کو [illegible] رکعۃ و [illegible]
[illegible] ٢٠ رکعات اور ٣ وتر [illegible] تھے (سنن الکبریٰ ج ٢ ص ٤٩٦۔ ابن ابی شیبہ ج ٢ ص
٣٩٣۔ قیام اللیل ص ١٥٨) یہ بھی حضرت علی [illegible] تھے [illegible] قیام [illegible] تھے

(٤) حارث [illegible] رمضان میں لوگوں کو [illegible] رکعۃ
[illegible] ٢٠ رکعت اور ٣ وتر (ابن ابی شیبہ ج ٢ ص ٣٩٣) حارث [illegible] حضرت علی
اور حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible] تھے۔ ٦٥ ہجری میں [illegible] وفات پائی۔

(٥) حضرت عبداللہ بن المبارک ٢٠ رکعات تراویح کے قائل تھے۔ (ترمذی ج ١ ص ٩٩)
[illegible] مشہور تابعی اور علماء خراسان میں سے تھے۔ ١٨١ ہجری میں وفات
پائی۔ (تہذیب التہذیب ج ١٠ ص ١٥٣) [illegible] میں بھی ٢٠ رکعات ہی
پڑھی جاتی تھیں۔

(٦) حضرت امام سفیان ثوری بھی ٢٠ رکعات کے قائل تھے۔ (ترمذی ج ١ ص ٩٩)
مشہور تابعی اور [illegible] تھے۔ ١٦١ ہجری میں [illegible] وفات پائی۔

(٧) سعید بن [illegible] ابو البختری [illegible] [illegible] (یوم) [illegible]
[illegible] ٢٠ رکعات [illegible] (ابن ابی شیبہ ج ٢ ص ٣٩٣) [illegible] تھے۔
٨٣ھ میں وفات پائی۔ (تقریب ص ١٢٨)

(٨) علی بن ربیعہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
٣ وتر۔ (ابن ابی شیبہ ج ٢ ص ٣٩٣) [illegible] صحیح [illegible] ص ٥٢٧) یہ بھی
[illegible] والے تھے۔

(٩) سوید بن غفلہ [illegible] [illegible] کہ (سنن
الکبریٰ ج ٢ ص ٤٩٦ [illegible]) [illegible]
[illegible] چلتے تھے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] حضرت علی
اور حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible] (٨٠ ھ، ٨٢ھ میں [illegible])

(١٠) حضرت [illegible] [illegible] کہ [illegible]
[illegible] ٢٠ رکعات۔ (مروزی ج ٢ ص ١٩٢۔ [illegible] ص ١٢٠) یہ بھی
اصحاب حضرت علی میں سے تھے ..... تلک عشرة کاملة

ان روایات کی روشنی میں [illegible] الدین حنفی [illegible] ہیں۔

تابعین میں سے [illegible] [illegible]
[illegible]
٢٠ رکعات کے قائل تھے۔ علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ وھو قول جمہور
العلماء وبہ قال الکوفیون والشافعی واکثر الفقہاء وھو الصحیح [illegible]
مسلک جمہور [illegible] اصحاب [illegible] امام اعظم [illegible] امام شافعی
اور اکثر فقہاء [illegible] ہے (عمدۃ القاری ج ١١ ص ١٢٧)

گویا خیر القرون میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سمیت تمام [illegible] میں ٢٠ رکعات
تراویح ہی پڑھی جاتی تھی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] بھی قائل تھے اور
[illegible] [illegible] (٣٦ رکعات کے قائل تھے) اور

امام ابوبکر بن العربی سے (جس سے کہ ۲۰ رکعات پڑھنے کا ورد آتا ہے) ۲۰ رکعات سے کم کا تصور بھی نہیں ملتا۔ اگر بالفرض ۲۰ رکعات کی روایات (حدیث ابن عباس وغیرہ) ضعیف بھی ہوں تو بھی تعامل امت کی وجہ سے ان کا ضعف ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ غیر مقلدین کا بھی یہ فتویٰ موجود ہے کہ

علاوہ ازیں ضعیف حدیث جب قرون مشہود لہا بالخیر میں معمول بہ ہو تو وہ امت کے ہاں مقبول ہے .... (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۴ ص ۲۷)

اب یہ فیصلہ [illegible] غیر مقلدین [illegible] کریں کہ وہ [illegible] امت میں ہیں یا نہیں؟ اگر امت میں ہیں تو پھر انہیں تعامل [illegible] کی بنا پر ۲۰ رکعات کی روایت [illegible] قبول کرنا چاہئے تھا اور اگر وہ انہیں قبول نہیں کرتے تو ......

ان کا غرور حسن ہے [illegible] عشق
وہ بھی نقشے میں [illegible] پیچھے ہوئے

﴿باب پنجم﴾

رکعات تراویح اور اجماع امت

[illegible] غیر مقلدین [illegible] تعامل امت [illegible]
[illegible] اجماع امت [illegible] ۲۰ رکعات [illegible]
[illegible]
(۱) ۲۰ رکعات تراویح [illegible] (۲) اجماع امت [illegible]

(۱) بیس رکعات تراویح پر اجماع امت ہے

سب سے پہلے اجماع امت کی تعریف [illegible] ملاحظہ فرمائیے کہ

حقیقت میں اجماع مجتہدین کا [illegible] اتفاق [illegible] مجتہدین صالحین من امۃ محمد [illegible] فی عصر واحد علی امر قولی او فعلی [illegible] مجتہدین [illegible] (انوار الانوار ص ۲۲۲)

[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۰ رکعات [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کرام کا اتفاق اور صریح اجماع ہے ..... (نور الانوار ص ۲۲۶)

چونکہ اس [illegible] ہے [illegible] شافعی، حنبلی [illegible] [illegible] سے [illegible] روشنی میں [illegible] [illegible] کی اجماع [illegible]

[illegible] ہے۔

﴿فقہ حنفی﴾ اور رکعاتِ تراویح

سب سے پہلے ہم فقہ حنفی کے حوالے سے بحث کریں گے کہ [illegible]

[illegible] ۲۰ رکعت تراویح [illegible]

(۱) امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں یصلی عشرین رکعۃ [illegible] ۲۰ رکعت تراویح ہی چاہئے [illegible] (المبسوط للسرخسی ج ۲ ص ۱۴۴) (۲) علامہ کاسانی حنفی فرماتے ہیں [illegible] الصحابۃ [illegible] عشرون رکعۃ [illegible]

[illegible] ۲۰ رکعت [illegible] (۳) علامہ [illegible] فی عشرین رکعۃ [illegible] الجمہور [illegible] ۲۰ رکعت [illegible]

[illegible] (۴) علامہ [illegible] عشرون رکعۃ وھو مذہب الجمہور [illegible] ۲۰ رکعات ہیں [illegible] (۳۸۸)

(۵) علامہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] وھی عشرون رکعۃ [illegible] تراویح ۲۰ رکعات [illegible] (۶) امام سرخسی فرماتے ہیں فانہا عشرون رکعۃ سوی الوتر عندنا (المبسوط ج ۲ ص ۱۴۴) (۷) علامہ [illegible] فرماتے ہیں التراویح

عشرون رکعۃ [illegible] (ج ۲ ص ۹۹)

(۸) علامہ [illegible] فرماتے ہیں التراویح خمس ترویحات عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات (کنز الدقائق ص ۴۰) (۹) علامہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] وانما قدرہا عشرون رکعۃ وھذا قول عامۃ العلماء [illegible] ۲۰ رکعات ہے۔ (بدائع الصنائع [illegible]) (۱۰) علامہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] (۱۱) علامہ کمال الدین [illegible] فرماتے ہیں [illegible] العشرون [illegible] (۳۳۳) (۱۲) علامہ [illegible] حصکفی فرماتے ہیں [illegible] عشرون رکعۃ [illegible] (۶۶۰)

(۱۳) علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں [illegible] عشرون رکعۃ [illegible] الشافعی واحمد [illegible] عن جمہور العلماء [illegible] ۲۰ رکعت [illegible] مسلک [illegible] (عمدۃ القاری) (۱۴) [illegible] ۲۰ رکعت [illegible] (۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ [illegible] فرماتے ہیں تراویح کی تعداد ۲۰ رکعات ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ [illegible]) مشہور [illegible] فرماتے ہیں [illegible] (۱۶) [illegible] فرماتے ہیں [illegible] (المختصر للقدوری) (۱۷) علامہ طحطاوی فرماتے ہیں التراویح وھی عشرون رکعۃ [illegible] (۱۸) علامہ [illegible] فرماتے ہیں التراویح عشرون رکعۃ (التعلیق الممجد ص ۳۰) [illegible] الصحابۃ علی عشرین فی عہد عمر وعثمان وعلی [illegible] (عمدۃ الرعایۃ

[illegible] ... عشرین رکعۃ ... [illegible] ... علیہا عمل الناس [illegible]

[illegible] ... ۲۰ رکعت تراویح ... [illegible] ... سنت مؤکدہ ... [illegible]

[illegible] ... ﷺ ... [illegible]

[illegible] ۸ رکعات پڑھنے والا تارک سنت مؤکدہ ہے (حاشیہ ہدایہ ج ۱ ص ۱۳۱) (۹) [illegible] ... التراویح عشرون رکعۃ [illegible] ... (فتح القدیر ص ۳۰۷) (۲۰) قاضی [illegible] ... فرماتے ہیں کہ ۲۰ رکعت تراویح ... [illegible] (۵۶) (۲۱) [illegible]

[illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible] (۲۲) [illegible]

[illegible] ... (۲۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ... [illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible]

[illegible] (۲۴) ملا علی قاری فرماتے ہیں اجمع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ ... [illegible] (مرقاۃ ج ۳ ص ۱۹۴) (۲۵) [illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible]

[illegible] (۲۶) [illegible] نانوتوی فرماتے ہیں کہ ... [illegible] ... ۸ رکعات ... [illegible]

بات کوئی نہیں کہتا کہ ۸ رکعتیں ... [illegible] ... رکعتیں ہیں۔ تہجد اور

[illegible] ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ... [illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible]

[illegible] ... (تحفہ ... ص ۳۵)

(۲۷) [illegible] ... التراویح ... [illegible] ... الصحابۃ ... [illegible] ... ۲۰ رکعات ... [illegible] (العرف الشذی ص ۳۰۸)

[illegible] ... ۲۰ رکعات ... [illegible] ... ۸ رکعات ... [illegible]

[illegible] (۲۸) [illegible] ... (۲۹) [illegible]

[illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible]

[illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم

فقہ مالکی اور رکعات تراویح

[illegible] ... ۳۶ رکعت ... [illegible]

(چونکہ چار رکعت ... [illegible] ...) [illegible]

تراویح کے ساتھ شامل کر دیا تھا۔ چونکہ وہ ... [illegible]

[illegible] ... ۲۰ رکعت ... [illegible]

[illegible] ایک [illegible] اہل مدینہ کا عمل [illegible] حجت [illegible] نے بھی اپنے فقہی اصول کے مطابق وہی عمل اختیار کر لیا چنانچہ

امام ابن العربی المالکی فرماتے ہیں کہ امام مالک کا قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی حدیث اہل مدینہ میں مشہور ہو جاتی ہے تو [illegible] تحقیق سے مستغنی ہو [illegible] (الاستذکار [illegible]) [illegible] اختلاف الائمہ ص ۸۴ [illegible] علامہ سید سلیمان ندوی [illegible] [illegible] امام مالک [illegible] موطا [illegible] (حیات امام مالک ص [illegible]) [illegible] فرماتے ہیں کہ امام مالک ۹۳ ہجری کے قریب پیدا ہوئے [illegible] کے قریب [illegible] [illegible] شام، عراق [illegible] طرف تشریف لے جا چکے تھے [illegible] مدینہ [illegible] [illegible] تھے [illegible] اور [illegible] اہل [illegible] موجود نہیں تھی [illegible] حالات میں [illegible] اہمیت [illegible] حاصل ہو جائے۔" (حجیت اجماع [illegible] ص ۳۵) [illegible] تھے (ایضاً ص ۳۶)

[illegible] امام مالک [illegible] اہل مدینہ [illegible] [illegible] امام مالک [illegible] [illegible] نے امام موطا [illegible] [illegible] ہیں

وعمل اهل المدينة الذي يحتج به ما كان في زمن الخلفاء الراشدين

واما [illegible] بعد موتهم وبعد انقراض عصر من بها من الصحابة فلا فرق بينهم وبين عمل غيرهم. یعنی اہل مدینہ کا عمل صرف خلفاء راشدین [illegible] کے عمل حجت ہے [illegible] خلفاء راشدین [illegible] [illegible] اہل مدینہ کا عمل [illegible] (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۴۸)

بہر حال [illegible] قول [illegible] ۳۶ رکعت [illegible] [illegible] عمل [illegible] خلفاء راشدین [illegible] [illegible] وحکی عنه التراویح [illegible] رکعة [illegible] ۳۶ [illegible] (رحمة الامة في اختلاف الائمة ج ۱ ص ۵۹ [illegible] ص ۲۱۰ [illegible] ص ۱۳۳ [illegible] مروج [illegible] ج ۲ ص ۲۲ [illegible] ص ۳۰۶ [illegible])

[illegible] ابن رشد المالکی [illegible] مالک [illegible] [illegible] والشافعي واحمد [illegible] عشرين [illegible] القاسم عن مالک انه کان یستحسن ستا وثلاثين رکعة والوتر ثلاث

[illegible] مالک نے ایک قول [illegible] [illegible] ۲۰ [illegible] ۳۶ [illegible] (بداية المجتهد ج ۱ ص ۲۱۰) شیخ ابن القاسم المالکی [illegible] [illegible] المدونة الکبری [illegible] ۱۹۱ھ میں وفات پائی۔

[illegible] ابن رشد کی مذکورہ تحقیق کے مطابق [illegible] امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد ظاہری کا ۲۰ رکعات [illegible] اتفاق [illegible] [illegible] ایک ۲۰ اور ۳۶ [illegible] [illegible] عمل امام مالک کا اہل مدینہ کی اتباع میں ۳۶ رکعات کا [illegible]

[illegible] کرکے ۲۰ رکعت کا عمل [illegible] ہے جس سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ علماء مالکیہ ۲۰ رکعات تراویح پر ہی عمل پیرا ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن عبد البر مالکی فرماتے ہیں کہ [illegible] اور جمہور علماء کے نزدیک تراویح ۲۰ رکعات مسنون ہیں۔ (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۱۲۷) (علامہ ابن عبد البر سے ۲۰ رکعت تراویح کے قائل ہونے کا اعتراف مولانا عبد الرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۷۳ میں کیا ہے اور نواب صدیق حسن خان نے ہدایۃ السائل ص ۱۳۸ میں بھی [illegible] قول [illegible] ہیں [illegible] پہلے [illegible] رکعت [illegible] ۲۰ [illegible] (شرح موطا ج ۱ ص ۲۱۵ [illegible]) علامہ [illegible] مالکیہ [illegible] علامہ عبد الرحمن الجزیری فرماتے ہیں کہ [illegible] صلاة التراويح عشرون ركعة سوى الشفع والوتر علماء مالکیہ کا قول یہی ہے کہ تراویح [illegible] ۲۰ رکعت ہیں۔ (الفقه على المذاهب الاربعة ج ۱ ص ۳۳۲)

اس سے معلوم ہوا کہ امام مالک سے بھی ۲۰ رکعت کا عمل [illegible] کے مقلدین کا عمل بھی ۲۰ رکعت کا ہی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

غیر مقلدین عام طور پر یہ غلط فہمی پیدا کر [illegible] ہیں [illegible] علامہ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۱۲۷ میں لکھا ہے کہ امام مالک [illegible] رکعت تراویح کا عمل [illegible] [illegible] مقلدین [illegible] [illegible] ۳۶ رکعت کا عمل [illegible] [illegible] رکعت [illegible]۔

﴿فقہ شافعی﴾ اور رکعات تراویح

گذشتہ اوراق میں کئی حوالوں سے گزر چکا ہے کہ امام شافعی سے روایۃً بھی رکعات تراویح ۲۰ ہیں اور ان کے مقلدین کا بھی ۲۰ رکعت پر اتفاق ہے چنانچہ

(۱) امام محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں احب الی عشرون لانه روی عن عمر وكذالك يقومون بمكة۔ مجھے ۲۰ رکعات تراویح محبوب ہیں جو کہ حضرت عمرؓ سے مروی ہیں اور اہل مکہ کا اسی پر عمل ہے۔ (کتاب الام ج ۱ ص ۱۲۵۔ قیام اللیل ص ۱۵۹۔ مختصر المزنی ص ۲۱) (۲) امام محی الدین نووی شافعی فرماتے ہیں اعلم ان صلوة التراويح سنة بالاتفاق وهي عشرون ركعة ۲۰ رکعات تراویح باتفاق علماء سنت ہیں۔ (کتاب الاذکار ص ۸۳) [illegible] انها عشرون ركعة [illegible] ۲۰ رکعات کا ہی ہے۔ (المهذب ج ۳ ص ۳۲) [۳] امام [illegible] الشافعی فرماتے ہیں التراويح وهي عشرون ركعة وهي سنة مؤكدة۔ تراویح ۲۰ رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔ (احیاء علوم ج ۱ ص ۲۰۸) (۴) [illegible] دمشقی الشافعی فرماتے ہیں التراويح عشرون ركعة (رحمة الامة ص ۵۸) ۔۔۔ (۵) امام ابو عیسیٰ محمد بن سورۃ الترمذی الشافعی فرماتے ہیں واكثر اهل العلم على ما روى عن على وعمر وغيرهما من اصحاب النبي ﷺ عشرين ركعة حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ وغیرہ صحابہ کرام سے مروی روایت کی بنا پر اکثر اہل علم ۲۰ رکعت تراویح کے قائل ہیں۔ (ترمذی ج ۱ ص ۹۹) (۶) امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی الشافعی فرماتے ہیں ثم استقر الامر على العشرين وعلى هذا استقر [illegible]۔ پھر معاملہ ۲۰ رکعت پر ٹھہر گیا اور اسی پر توارث چلا آ رہا ہے۔ (مختصر الفتاوى ج ۱ ص ۱۳۵) (۷) امام ابن حجر مکی شافعی فرماتے ہیں لكن اجمعت الصحابة على ان التراويح عشرون ركعة (مرقاة

ج ۲ ص ۱۱) ... (۸) حضرت شیخ ادریس کلی الشافعی فرماتے ہیں: وصلیت التراویح عشرون رکعۃ (الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۵۰) ... (۹) امام [illegible]

[illegible] السحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۳۴۹، ۳۵۰ [illegible]

[illegible] (الکوکب المضیئہ ص ۹۵) (۱۰) امام عبدالوہاب

شعرانی [illegible]

تراویح ۲۰ رکعات ہیں۔ (المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۸۲، کشف الغمہ ج ۱ [illegible]

[illegible]

مہم کانوا یصلون عشرین رکعۃ (شرح المہذب ج ۳ ص ۳۲) ... (۱۲) علامہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اکثر محقق ہیں۔ وانما الخلاف فی ما زاد ... البتہ اختلاف ان سے زائد

میں ہے [illegible] (المصابیح فی صلاۃ التراویح ص ۱۲)

شافعی [illegible]

سے ۲۰ رکعات تراویح ثابت ہیں [illegible] معتبر دلیل موجود نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحقیقات میں دعویٰ کی قلعی کھل رہی ہیں کیونکہ

[illegible]

[illegible]

مرقاۃ ج ۳ ص ۱۹۴، تحفۃ الاحوذی ص ۷۵، السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶

وغیرہ کے حوالے سے ان کا مذہب گزشتہ اوراق میں بیان ہو چکا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... (۳) خود امام شافعی اپنی معروف کتاب "الام" ج ۱ ص ۱۲۵ میں یوں

فرماتے ہیں: احب الی عشرون ... میں ۲۰ رکعات کو پسند کرتا ہوں۔ امام شافعی

[illegible]

محقق کیسے قبول کی جا سکتی ہے؟

[illegible] معرفۃ السنن والآثار میں

[illegible]

﴿فقہ مالکی﴾ اور رکعات تراویح

[illegible] سے منقول ہیں جن میں ۲۰ رکعات

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۹۹)

[illegible]

[illegible] ۳۶ رکعات [illegible]

[illegible]

ہیں کہ ... عبد اللہ ... عشرین رکعۃ ... قال الثوری وابن ... حنیفۃ والشافعی ... بیس رکعات کے قائل تھے ... سفیان ثوری، ابو حنیفہ اور شافعی کا بھی یہی مذہب ہے۔ (... ج ۱ ص ۸۰۳) ... ابن قدامہ کی ... تحقیق ... بیس رکعات ... [illegible]

اس میں واضح صداقت نظر آتی ہے۔

(۱) ابن قدامہ الحنبلی ... شہر رمضان عشرون رکعۃ وهی سنۃ مؤکدۃ (المغنی ج ۱ ص ۸۰۲) (۲) شیخ عبد القادر جیلانی الحنبلی ... بیس رکعات ... (غنیۃ الطالبین ص ۲۶۷) (۳) امام ابن الجوزی ... بیس رکعات ہیں۔ (... ص ۵۱۶) (۴) امام ابن تیمیہ الحنبلی ... قد ثبت ان ابی بن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعۃ ویوتر بثلاث ۔ ... حضرت ابی بن کعب ... بیس رکعات اور تین وتر ... (فتاوی ابن تیمیہ ج ۲۳ ص ۱۱۲) ... رمضان ... النبی ﷺ فیه عدد معین بل کان هو ... لا یزید فی رمضان ولا فی غیره علی ثلاث عشرة رکعۃ ... فلما جمعهم عمر علی ابی بن کعب کان یصلی بهم عشرین رکعۃ ثم یوتر بثلاث ۔ ... آنحضرت ﷺ ... رمضان ... بیس رکعات ... جب حضرت عمر نے لوگوں کو ابی بن کعب ... پر جمع کیا تو ... بیس رکعات اور تین وتر ...

(شرح السنۃ للبغوی ج ۴ ص ۱۲۳)

... امام ابن تیمیہ ... بیس رکعات ... رمضان ... گیارہ رکعات ... حضرت عمر فاروق ... بیس رکعات ... اجماع ... تراویح ... عہد فاروقی ... مستند کتاب

... شوکانی ... ج ۲ ص ... صاحب ... العصر ... عشرون رکعۃ ... کتاب الفقہ علی المذاہب ... بیس رکعات ... عشرون رکعۃ ولا ... (الفقہ ... ج ۱ ص ...) ... بیس رکعات ... حنفیہ ... بیس رکعات ... کا معمول ... ہے۔

﴿فقہ ظاہری﴾ اور رکعات تراویح

... ظاہری ... مذاہب ... حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ... کے بعد ... امام داؤد ظاہری ... ابن حزم ... بیس رکعات ... المحلی ... ج ۳ ص ... بیس رکعات ... داؤد ظاہری کا بھی مذہب نقل کیا ہے کہ وہ بیس رکعات تراویح کے قائل تھے۔

(۳) اجماع امت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

... بیس رکعات ... اجماع ... بیس رکعات ... حدیث ... اجماع ... شرعی حیثیت ... اجماع امت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اجماع سے کن لوگوں کا اجماع مراد ہے؟

... اجماع ... بیس رکعات ... لوگوں کا ...

[illegible] (تفہیمات [illegible] ص ٣٩٣)

[illegible]

وذهب الجمهور الى ان اجماع الائمة الاربعة ابي حنيفة والشافعي ومالك واحمد ليس بحجة — یعنی جمہور کا مسلک یہی ہے کہ ائمہ اربعہ کا اجماع حجت نہیں ……………(حصول المامول ص ٦٥)

[illegible] ہوں گے؟ اور یہی نواب صاحب کا بھی مقصود ہے۔

اجماع حجت شرعیہ ہے

[illegible] لا يجمع امتي على ضلالة [illegible]

[illegible]

(١) [illegible] جماعت کا اجماع [illegible] اہل السنۃ والجماعت وہ لوگ ہیں جو نقل اور اجماع [illegible] السلف [illegible] (الصواعق المحرقة ج ٢ ص ٣٤٣)

(٢) [illegible] الاجماع [illegible]

[illegible] (المحرر [illegible]) [illegible] ضعیف قرار دیتے ہیں [illegible]

(٣) [illegible]

فی مجلس عن سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ عن ابن
مسعود [illegible]
ساتھ مروی حدیث ہو اور دوسری طرف اجماع امت تو وہ اجماع اس حدیث
سے اولیٰ وہ قابل قبول ہوگا ...... (کفایہ خطیب ص ۴۳۳)

[illegible]
[illegible] بسند صحیح [illegible] بالقبول [illegible]
[illegible] (شرح [illegible])

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ یحکم للحدیث بالصحۃ اذا تلقاہ الناس
بالقبول وان لم یکن له اسناد صحیح علماء کے تلقی بالقبول سے حدیث
کی صحت ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ اس کی سند صحیح نہ ہو ...... (تدریب الراوی)

(۵) حضرت مجدد الف ثانی السرہندی فرماتے ہیں کہ اجماع اصول شرعیہ [illegible]
[illegible]
عمل ...... (مکتوبات)

(۶) [illegible]
معارض ہوتا تو امام ابو حنیفہ اس حدیث کو ضعیف قرار دے کر رد کر دیا کرتے۔
[illegible]
[illegible]

(۷) [illegible] الحنفی [illegible]
سے مختلف احادیث مروی ہوں اور ظہر عمل السلف باحدھما کان الذی
ظہر عمل السلف به اولی بالاثبات۔ اور ان میں سے ایک پر اسلاف
[illegible]
(الفقہ [illegible])

(۸) [illegible]

[illegible]
[illegible] (ص ۳۳۹)

(۱) شیخ [illegible]
[illegible]

دوسرے مقام پر آیت ومن یشاقق الرسول (النساء) کے تحت فرماتے ہیں کہ
اس آیت سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کی مخالفت حرام ہے کیونکہ رسول اور مومنین
[illegible]
بات کی مخالفت دونوں حرام اور ممنوع ہے تو مومنوں کی راہ پر چلنا واجب ہے
[illegible]
[illegible] کتاب اور سنت متواترہ کا منکر کافر ہے [illegible] اجماع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پر جب ایک یہ کام شروع کرے اس صورت میں یہ واجب ہے (تفسیرات
احمدیہ ص ۲۹۳) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ان الاجماع فی الامور
الشرعیۃ فی الاصل عند اهل السنۃ والجماعۃ [illegible] بعض المعتزلۃ
والروافض فانهم قالوا ان الاجماع لیس بحجۃ اجماع شرعی امور میں قطعی
[illegible]
کہتے ہیں کہ اجماع حجت نہیں ...... (نور الانوار ص ۲۲۵)

(۶) [illegible]
[illegible]
[illegible]

منقطع [illegible] بیچ میں سے [illegible] (معیار الحق [illegible] ص ۲۳۳)

(۱۱) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں [illegible] شرعی حجت [illegible] کا منکر کافر ہے (فتاویٰ ص ۳۵۳)

(۱۲) مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ حدیث (ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ) امت نے قبول کی [illegible] ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۱)

(۱۳) مولانا [illegible] احمد [illegible] تلقی [illegible] حدیث ضعیف [illegible] امت کے تلقی بالقبول سے صحیح ہو گی .... (اتباع اہل حدیث [illegible] بحوالہ مسک الختام)

(۱۴) مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد فرماتے ہیں کہ امت کے قبول عمل سے بھی حدیث قابل [illegible] ہوتی ہے۔ حدیث انما الاعمال بالنیات، حدیث [illegible] [illegible] حدیث [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی حدیث [illegible] امت نے [illegible] [illegible] اس [illegible] امت [illegible] ہے اور انہیں تلقی بالقبول کا مقام حاصل ہوا (تحریک آزادی فکر ص ۵۸) امت [illegible] [illegible] اہل حدیث [illegible] [illegible] ہے .... (ایضاً ص ۵۸)

(حاصل بحث)

ان [illegible] حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ

(۱) قرآن کی تصریحات کے مطابق [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ (۲) قرآن [illegible] کے مطابق امت محمدیہ کا اجماع [illegible] [illegible] ہے۔ (۳) اجماع امت اور تلقی بالقبول شرعی حجت ہے [illegible] [illegible] [illegible] کوئی بھی حدیث اس [illegible] ثبوت میں [illegible] ہو۔ (۴) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] امت زیادہ [illegible] ہے۔ (۵) [illegible] [illegible] (مثلاً [illegible] مشہور [illegible]) سے قوی رہے۔ (۶) تلقی بالقبول [illegible] ضعیف [illegible] کی [illegible] ہو جائے تو اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے [illegible] [illegible] ضعیف ہیں لیکن امت نے تلقی بالقبول [illegible] ان کا ضعف ختم [illegible] (۷) [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ (۸) اجماع امت اور تلقی بالقبول کا منکر کافر و گمراہ اور منکر قرآن و سنت ہے۔

اتمام حجت

اس مذکورہ بحث کو اس پہلو سے بھی دیکھئے کہ

[illegible] [illegible] تسلیم [illegible] ہیں اور قبول [illegible] کی پہچان بھی [illegible] ہیں [illegible] تلقی بالقبول [illegible] حجت شرعیہ [illegible] ہیں [illegible] رکعت [illegible] امت بھی [illegible] ہیں [illegible] اعظم [illegible] تلقی بالقبول [illegible] ہیں اور ۲۰ رکعت [illegible] [illegible] تلقی بالقبول و حجت شرعیہ [illegible] ہیں اور ۲۰ رکعت [illegible] [illegible] ہیں۔

گویا [illegible] [illegible] ۲۰ [illegible] [illegible] تلقی بالقبول سے حجت [illegible] ۲۰ رکعت [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] غیر مقلدین کا اس [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

اتباع سواد اعظم

۲۰ رکعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۰ رکعت [illegible] [illegible] [illegible] غیر مقلدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] (ابن ماجہ ص ٢٩٢ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ٨ ص ٣٢٨)

[illegible]

آمین یا رب العالمین۔

(نوٹ) [illegible]

﴿باب ششم﴾

اصطلاح تراویح اور تعداد تراویح

[illegible]

سے کسی کے ہاں اس کا استعمال بطور حقیقت ہے۔

متواتر و متوارث اصطلاح

[illegible]

[illegible] کی صورت [illegible] حقیقت [illegible] اور
[illegible] کے آئینہ میں [illegible] ١٢ رکعت [illegible] کا تصور [illegible] ختم ہو جاتا ہے۔
[illegible] اس تصور [illegible] تسمیہ [illegible] تو مطلقاً [illegible] کی
[illegible] فائدہ [illegible] رہ جاتی ہے۔

[illegible] اصطلاح [illegible] مخصوص [illegible] اشخاص [illegible] کی معنوی،
مقصودی حیثیت [illegible] ایک مخصوص [illegible]
[illegible] اصطلاح [illegible] صورت پیدا ہوتی ہے۔
[illegible] اصطلاح [illegible] اس کی اصطلاح [illegible]
[illegible] اور اس کی معنوی حیثیت [illegible] زیادہ
[illegible] علم [illegible] تعبیر کی
[illegible] اصطلاحی [illegible] حیثیت سے [illegible]
لیں تاکہ حقیقت نکھر کر سامنے آ جائے۔

تراویح کا لغوی مفہوم

[illegible] تراویح کے لغوی [illegible] چنانچہ

(١) [illegible] التراویح جمع ترویحۃ وھی فی
الاصل [illegible] مطلق [illegible]
نام ہے مطلق بیٹھنے کا (ص ٢٩٠) (٢) [illegible]
ہیں کہ التراویح بمعنی راحت و آرام۔ (لغات الحدیث ص ١١٥)......
(٣) [illegible] التراویح وھی جمع ترویحۃ
[illegible] بمعنی [illegible]
استراحت کے معنی میں ہے المعرب فی ترتیب المعرب (جلد١ ص ٣٥٢)

(٣) علامہ [illegible] فرماتے ہیں التراویح جمع ترویحۃ والترویحۃ فی
الاصل اسم للجلسۃ (مجمع البحار ج٢ ص ٣٣٢)......(٥) صاحب
[illegible] فرماتے ہیں التراویح جمع ترویحۃ [illegible] الاصل مصدر
بمعنی الاستراحۃ .... (بحر الرائق ج٢ ص ٦٦)

ان حوالہ جات سے تراویح کا معنی [illegible] حاصل
[illegible] رمضان [illegible] ہے۔

تراویح کا اصطلاحی مفہوم

قیام رمضان [illegible] رکعات [illegible] طویل قیام [illegible] میں راحت [illegible]
ضرورت محسوس کی گئی [illegible] رکعت کے بعد [illegible] کے لیے [illegible]
اور اس [illegible] چنانچہ [illegible] مجد الدین محمد بن یعقوب [illegible] (جو
شافعی المذہب [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] ترویحۃ [illegible] رمضان
[illegible] لاستراحۃ بعد کل [illegible] رمضان [illegible]
رکعت [illegible] القاموس المحیط جلد١ ص ٢٣٣) [illegible]
[illegible] بعد [illegible] رکعات [illegible]
لاستراحۃ [illegible] رمضان [illegible]
رکعت [illegible]
[illegible] (ص ٢٩٠) [illegible]
لاستراحۃ القوم بعد کل اربع رکعات [illegible]
آرام کرنے کی وجہ سے رکھا گیا۔ (المغرب جلد١ ص ٣٥٢) [illegible]
فرماتے ہیں [illegible] تراویح [illegible] رکعت کے بعد [illegible]
آرام [illegible] (لغات الحدیث ص ١١٥) [illegible]

[illegible]

اصطلاح تراویح کی ابتداء

[illegible]

تراویح کا شرعی مفہوم

[illegible]

[illegible] شروع ہوئی

[illegible]

صحابہ کرام کے اجماع کیا۔ (فتح الباری جلد ۴ ص ۲۵۰)

[illegible]

دلچسپ لطیفہ

[illegible]

۸ رکعت تراویح [illegible] (ایضاً ص [illegible])

[illegible]

[illegible] میں بھی بکثرت موجود تھی۔

استراحت کی شرعی حیثیت

[illegible] (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ۱ ص ۳۴۲)

دوران استراحت کیا [illegible]

جب یہ استراحت مستحب ہے تو [illegible] کیا عمل اختیار کرنا چاہیے؟ [illegible]

[illegible]

کے لیے یہ دعا بھی ہے۔

سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والقدرة والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح لا الٰه الا الله نستغفر الله نسئلک الجنة ونعوذ بک من النار ـــــ (شامی جلد۱ ص۵۲۱)

تعداد تراویح

[illegible]

[illegible] (کنز العمال جلد۸ ص۲۶۴) ـــــ

(۵) ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان الناس کانوا یصلون خمس ترویحات [illegible]

[illegible]

[illegible] (۸) [illegible] خمس ترویحات۔ (۱۵۸

(مرقات جلد۳ ص۱۹۴)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے درمیان استراحت بھی مستحب ہے

[illegible]

باب ہفتم

سنن تراویح اور احکام و مسائل

[illegible]

پہلی فصل

سنیت تراویح

(۱) تراویح سنت مؤکدہ ہے

[illegible]

[illegible] (شرح الوقایہ جلد ا ص [illegible]) [illegible]

[illegible] (التعلیق الممجد ص [illegible]) [illegible]

[illegible] (کفایت المفتی جلد ۳ ص ۳۶۱)

[illegible]

(۴) [illegible]

[illegible]

[illegible] جیسا کہ

[illegible] (فتاویٰ [illegible] جلد ا ص ۳۳۲)

[illegible]

[illegible] کے نزدیک ہر مرد و زن کے لیے [illegible] (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ا ص ۵۳۱)

اس بارہ میں فقہاء احناف کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔

[illegible] (المبسوط سرخسی جلد ۲ ص ۱۴۵، کبیری ص ۳۹۰ [illegible])

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

(۱) امام اعظم فرماتے ہیں مصلی عشرين ركعة كما هو السنة [illegible]

[illegible] {المبسوط جلد۲ ص۱۴۹} (۲) علامہ عبد الحی لکھنوی [illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

[illegible] ابو حنیفہ کا ذکر کرنے کے بعد [illegible]

[illegible]

تراویح مساجد میں ادا کرنا مسنون ہے چنانچہ

[illegible]

(۴) [illegible]

[illegible]

المحلی ص۱۰۰) [illegible] (۴) السنة فيه الجماعة [illegible] تراویح [illegible]
والنهايه جلد۱ ص۱۳۱) (۵) والجماعة فيها سنة على الكفاية [illegible] جماعت تراویح [illegible]
[illegible] (۶) [illegible]
ترک کرنے والے گنہگار ہیں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند جلد۴ ص۲۵۵)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(مرقاة جلد۳ ص۱۸۶) اور امام محقق [illegible] الشافعی [illegible]
التراويح في الجماعة [illegible]

(سعب الایمان جلد۳ [illegible])

[illegible] الشافعی [illegible]

[illegible]

تراویح میں جماعت افضل ہے۔ كما فعله عمر بن الخطاب والصحابه [illegible]

[illegible]

[illegible] لانه [illegible]

(شرح مسلم جلد۱ ص۲۵۹) [illegible]

منقول ہے [illegible] باجماعت اور مسجد میں ادا کیا جائے [illegible]

[illegible]

اسے مسجد کے اندر باجماعت ادا کرنا ہی سنت ہے۔ البتہ اس کی حیثیت [illegible]

[illegible] (۳۹۹)

(۵) تراویح میں [illegible] سنت

[illegible]

کتب میں اس کی صراحت موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ
لان السنه في [illegible] التراويح [illegible]
(البحر الرائق جلد۲ ص۷۲ [illegible] ص۲۳ [illegible] جلد۲ ص
۲۳۶، فتاوی رحیمیہ ج۳ ص۲۰۹، امداد الفتاوی ج۱ ص۳۰۰)

[illegible]

[illegible]

[illegible] تراویح میں پانچ سنتیں ہیں

[illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

[illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible]

[illegible]

غیر مقلدین سے ایک سوال

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۲۰ رکعت تراویح [illegible]

[illegible] قرآن سننے سے محروم رہے [illegible] ۲۰ رکعت [illegible]

کی فضیلت حاصل کرے [illegible]

ویسے ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام [illegible]

والسنة الاتمام مع الامام ولو صلى ثلاث وعشرين وكذا [illegible]
امام کے ساتھ نماز مکمل کرنا سنت ہے۔ اگرچہ وہ ۲۳ رکعت پڑھائے
[illegible] (مجموع فتاوى الشيخ ابن باز جلد۱ ص۳۰۲)

[illegible]

[illegible]

فصل دوم

احکام و مسائل

[illegible]

مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ) کی تحریر موجود ہیں۔

مسئلہ نمبر 1

نماز تراویح پڑھانا امام مسجد کی ذمہ داری ہے

[illegible]

مسئلہ نمبر 2

نابالغ بچے کی اقتداء ناجائز ہے

[illegible]

مسئلہ نمبر 3

داڑھی منڈے حافظ کی امامت

[illegible]

مسئلہ نمبر 4

داڑھی کتروانے والے حافظ کی امامت

[illegible]
ایک مشت سے کم ہو جاتی ہے اس کو امام بنانا بھی [illegible]
نماز جائز ہے بلکہ مکروہ تحریمی ہے...... [illegible]
[illegible] (امداد المفتیین ج ۱ ص ۲۹۱ [illegible] دارالعلوم [illegible])

مسئلہ نمبر 5

فیشن پرست حافظ کی اقتداء

[illegible]
امام بنانا جائز نہیں .... (فتاوی رحیمیہ ج ۱ ص ۲۱۷)
[illegible]
رمضان گزرنے کے بعد [illegible]
[illegible]

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 6﴾

نابینا کی امامت

[illegible] (فتاوی رحیمیہ ج ۳ ص ۳۹۳)

﴿مسئلہ نمبر 7﴾

نابالغ سامع کا حکم

[illegible] (فتاوی دار العلوم دیوبند [illegible])

﴿مسئلہ نمبر 8﴾

تراویح پڑھانے پر اجرت لینے کا حکم

[illegible] (کفایت المفتی ج ۳ ص ۳۵۰)

﴿مسئلہ نمبر 9﴾

کیا نماز تراویح [illegible] ہے؟

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 10﴾

نیت ایک ہی بار کافی ہے

نماز تراویح کے شروع میں ہر دو رکعت کی نیت ایک ہی بار کر لینا کافی ہے ہر دو رکعت کے لئے نیت کرنا شرط نہیں [illegible] (فتاوی رحیمیہ ج ا ص ۳۵۴)

﴿مسئلہ نمبر 11﴾

فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے والا تراویح کیسے پڑھے؟

عشاء کی نماز ہو چکنے کے بعد آنے والے افراد (مسجد کے اندر دوسری جماعت [illegible]) [illegible] (امداد الفتاوی ج ا ص ۳۳۸)

﴿مسئلہ نمبر 12﴾

جماعت سے رہ جانے والی رکعت تراویح پڑھنے کا حکم

[illegible] (فتاوی دار العلوم دیوبند ج ۴ ص ۲۹۰)

(نوٹ) [illegible] (ایضاً)

﴿مسئلہ نمبر 13﴾

وتر جماعت سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 14﴾

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 15﴾

نماز عشاء فاسد تو تراویح بھی فاسد

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 16﴾

چار رکعت کی صورت میں تراویح کا حکم

[illegible]

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 17﴾

بھول کر تیسری رکعت میں کھڑا ہونے کا حکم

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 18﴾

سورہ اخلاص تین دفعہ پڑھنا

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 19﴾

تراویح کے بعد دعا کا حکم

[illegible]

﴿مسئلہ نمبر 20﴾

[illegible]

[illegible] ختم قرآن [illegible] اور بعد ختم قرآن [illegible]

[illegible] (فتاوی دارالعلوم دیوبند ج [illegible] ص [illegible])

﴿مسئلہ نمبر 21﴾

ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنے کا حکم

[illegible]

(فتاوی رحیمیہ ج [illegible] ص [illegible])

﴿مسئلہ نمبر 22﴾

ختم قرآن پر ہار پہنانے کا حکم

[illegible]

(فتاوی رحیمیہ ج [illegible] ص [illegible])

﴿مسئلہ نمبر 23﴾

[illegible] کا حکم

[illegible]

(فتاوی رحیمیہ ج [illegible] ص [illegible])

﴿مسئلہ نمبر 24﴾

رمضان میں مسجد سجانے کا حکم

رمضان میں [illegible]

[illegible] اور [illegible] ثواب ہے البتہ بلا ضرورت مسجد میں [illegible] (فتاوی رحیمیہ ج [illegible] ص [illegible])

﴿مسئلہ نمبر 25﴾

شبینہ کرنے کا حکم

[illegible] (۲) اس کے اہتمام میں کسی قسم کی [illegible] (۳) [illegible] عبادت کرنے والوں کی عبادت میں خلل انداز [illegible] (۴) [illegible] کے ساتھ پڑھا جائے (یعنی اس قدر [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible]

(نوٹ) آج کل رمضان مبارک کے مہینے میں شبینہ [illegible]

([illegible]) [illegible]

﴿باب ہشتم﴾

مذاہب غیر مقلدین

[illegible]

کر دیے جائیں تاکہ ارباب بصیرت پر ان کی اصلیت بھی آشکارا ہو جائے گی

﴿پہلا مذہب﴾

تراویح بدعت ضلالت ہے

[illegible]

موقف بھی واضح ہو سکے چنانچہ

[illegible] (… ص ۸۲)

[illegible] (عرف الجادی ص ۸۴)

[illegible]

حسن خان) کی زبانی سن لیجیے وہ فرماتے ہیں کہ

[illegible]

(الانتقاد الرجیح ص ۹۳ بحوالہ الفتح المبین ص ۳۲۸)

[illegible]

کے جواب میں مولانا مفتی عزیز الرحمن دیوبندی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

﴿دوسرا مذہب﴾

تراویح بدعت حسنہ ہے

[illegible]

صادق لکھتے ہیں کہ

[illegible]

(صحیفہ اہل حدیث … رمضان …)

[illegible]

کا طلب [illegible] لکھتے ہیں [illegible] مقاصد [illegible] ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وہ [illegible] حدیث سے ثابت [illegible] حدیث سے ثابت [illegible] [illegible] اہل حدیث [illegible] (ص ۱۱۵) [illegible] غیر مقلد [illegible] تحقیق [illegible] غیر مقلدین [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] بدعت [illegible]

﴿تیسرا مذہب﴾

تراویح نفلی عبادت ہے

"[illegible] ۱۹۳۲ [illegible] تراویح [illegible] جبکہ غیر مقلدین کے تیسرے مذہب کے مطابق تراویح ایک نفلی عبادت ہے۔ چنانچہ

مولوی عنایت اللہ اثری لکھتے ہیں کہ نماز تراویح [illegible] ۱۹۳ [illegible] نفلی [illegible] (رسول اکرم [illegible] ص ۱۹۸) [illegible] نفلی عبادت [illegible] تراویح [illegible] (فتاویٰ [illegible] ص ۴۹)

[illegible] تراویح [illegible] نفل عبادت ہے [illegible] گناہ [illegible] تراویح کی مسنون حیثیت کو مجروح اور کمزور کرنے کی سازش نہیں؟

﴿چوتھا مذہب﴾

تہجد و تراویح ایک ہی نماز ہے

غیر مقلدین کے چوتھے مذہب کے مطابق تہجد و تراویح ایک ہی نماز ہے۔ چنانچہ [illegible] تراویح [illegible] رات کی نماز تہجد رمضان میں جب سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جائے تو تہجد [illegible] ہے اور اگر رمضان میں سونے سے قبل عشاء کے ساتھ پڑھ لی جائے تو [illegible] ہے (صلوٰۃ الرسول ص ۳۰۹)

[illegible] صحیح [illegible] تراویح [illegible] بھی" (رسول اکرم کی نماز ص ۹۸)

﴿پانچواں مذہب﴾

تہجد و تراویح علیحدہ نمازیں ہیں

غیر مقلدین کے پانچویں مذہب کے مطابق تہجد و تراویح الگ الگ نمازیں ہیں۔ چنانچہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ نماز تہجد تو سارا سال ہوتی ہے اور [illegible] رمضان میں (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۵۲)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ (عبد اللہ [illegible] کی) [illegible] تراویح [illegible] وقت [illegible] تہجد [illegible] نہیں بلکہ اس کے خلاف دلیل موجود ہے کیونکہ تہجد کا حق [illegible]

[illegible]
[illegible] (صلوٰۃ [illegible] ص ۳)
[illegible] سے رمضان میں [illegible]
[illegible] (ج ۱ [illegible] ص ۹۸)

﴿ساتواں مذہب﴾

حضورؐ سے تراویح کے علاوہ تہجد ثابت ہے

غیر مقلدین کے ساتویں مذہب کے مطابق آنحضرت ﷺ سے رمضان میں تراویح کے علاوہ تہجد پڑھنے کا ثبوت موجود ہے چنانچہ

[illegible] رسول اللہ ﷺ
[illegible]
اور وتر پڑھے ہوتے (حاشیہ [illegible] ص ۱۲۷ حاشیہ)
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جاتا ہے [illegible] (اہل حدیث کا مذہب ص ۹۳)
[illegible] آنحضرت ﷺ سے تراویح کے علاوہ تہجد ادا کرنے کی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]
[illegible] (اہل حدیث کا مذہب ص ۹۲)
[illegible]
[illegible]
[illegible] (ایضاً ص ۹۴)
[illegible]
[illegible] (ص ۲۵)
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (منہج [illegible] ص ۲۹)
[illegible] مذہب کے
مطابق تہجد و تراویح دو الگ الگ اور مستقل نمازیں ہیں۔

﴿آٹھواں مذہب﴾

حضورؐ نے تراویح کے علاوہ تہجد نہیں پڑھی

غیر مقلدین کے [illegible] مذہب کے مطابق آنحضرت ﷺ نے رمضان المبارک میں
تراویح کے علاوہ تہجد ادا نہیں فرمائے چنانچہ

﴿آٹھواں مذہب﴾

قیام رمضان اور تراویح الگ الگ نمازیں ہیں

[illegible]

﴿نواں مذہب﴾

تراویح باجماعت اور بلا جماعت دونوں طرح درست ہے

[illegible]

﴿دسواں مذہب﴾

تراویح بغیر جماعت کے جائز نہیں

[illegible]

[illegible]

﴿گیارھواں مذہب﴾

پورا مہینہ باجماعت تراویح غیر مسنون ہے

[illegible] اور کرنا غیر مسنون ہے چنانچہ مولانا عبدالرحمن کیلانی فرماتے ہیں کہ

[illegible]

﴿بارھواں مذہب﴾

تہجد و تراویح کی الگ الگ گیارہ رکعتیں ہیں

[illegible] رکعتیں ہیں چنانچہ مولوی عنایت اللہ اثری لکھتے ہیں کہ

[illegible] ایک میں اور تہجد ہے جو گھر میں اکیلے بوقت سحری پڑھی جاتی ہے [illegible]

[illegible] پڑھائی تھی جس میں اپنے آٹھ رکعات اور وتر علیحدہ تھے [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] کے لیے پڑھائیں ...... (مجموع فتاویٰ [illegible])

(تحفہ) [illegible]

[illegible] (صحیفہ اہل حدیث جون ۱۹۹۲ ص ۲۳)

[illegible] سے قرآن مجید کی خلاف

[illegible]

(رسول اکرم کی نماز ص ۹۷)

﴿تیرہواں مذہب﴾

تراویح گھروں میں پڑھنا افضل ہے

[illegible]

[illegible] غیر مقلدین کی گاڑی اٹکی ہوئی ہے۔

﴿چودھواں مذہب﴾

تراویح کی رکعات متعین نہیں

غیر مقلدین [illegible] مذہب کے مطابق رکعات تراویح [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ثابت نہیں۔ ([illegible] ص۲۵۸) نواب [illegible] خان لکھتے ہیں کہ وہ [illegible] عدد معین یعنی رکعات [illegible] (نزل الابرار ص۱۳۹)۔

[illegible] لکھتے ہیں [illegible] ۲۰، ۲۱، ۲۳ [illegible] [illegible] ص۱۹۲) [illegible] علوم ہے کہ قیام رمضان مع وتر ۱۱، ۱۳ صحیح احادیث میں [illegible] [illegible] (ص۹۸) [illegible] حدیث عائشہ صدیقہ کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟

﴿پندرھواں مذہب﴾

رکعات تراویح کا تعلق امور اجتہادیہ سے ہے

ہم دلائل و براہین کے ساتھ واضح کر چکے ہیں [illegible] تراویح کا تعلق سنت [illegible] [illegible] چنانچہ

مولوی ثناء اللہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] ۸، ۲۰، ۳۰ [illegible] پڑھی جاتی [illegible] (صحف اہل الحدیث ص۱۲۵) [illegible] صاحب اپنی غیر مقلد [illegible] [illegible] اجتہادیہ شیطانی قیل سے گزر رہا ہوگا۔

﴿سولھواں مذہب﴾

تراویح میں گیارہ رکعات مسنون باقی بدعت ہیں

غیر مقلدین [illegible] مذہب کے مطابق [illegible] رکعات مسنون ہیں اور باقی بدعت ہیں [illegible] غیر مقلدین [illegible] [illegible] (بحوالہ [illegible] ص۳۳)

[illegible] ۸ [illegible] حالانکہ [illegible] ۲۰ رکعات [illegible] جاتی تھیں چنانچہ مولانا عبدالمجید سوہدروی غیر مقلد [illegible] (بیت ثنائی ص۲۵۲) مولوی محمد اقبال رحمانی غیر مقلد [illegible] ۲۰ [illegible] (فتح الاختلاف ص۵۳)

[illegible] سبب

تراویح کی [illegible] رکعات مسنون باقی مستحب ہیں

[illegible]

(رسالہ [illegible] نماز ص ۱۰۱)

[illegible]

[illegible]

مولانا ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ

[illegible]

سے منع کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا؟ اور پھر اسے بدعت قرار دے کر اس کے خلاف تقریری و تحریری محاذ قائم کر لینا تو یقیناً اس سے بھی بڑا گناہ ہوگا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مفتی اعظم سعودیہ شیخ ابن باز کا فتویٰ

غیر مقلدین کی مساجد میں ان کے امام کی اقتداء میں ۸ رکعات پڑھ کر اسی مسجد کے اندر اپنی بقیہ ۱۲ رکعات اپنے حنفی امام کی اقتداء میں پوری کرنے کا حکم اہل سنت والجماعت احناف کے بارے میں آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مقلد شخص اہل سنت والجماعت (احناف، شوافع، حنابلہ یا مالکیہ) کی مسجد میں نماز تراویح پڑھنے کے لیے آئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ وہ امام کی اقتداء میں ۲۰ پوری کرے یا ۸ پڑھ کر چلا جائے؟ اس بارے میں امام حرم الشیخ ابن باز کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ ۲۰ رکعات تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے صرف ۸ رکعت پر اکتفا کر کے باقی رکعات امام کے پیچھے نہ پڑھنے والے کا یہ فعل کیا موافق سنت ہے؟ اس کے جواب میں امام حرم فرماتے ہیں کہ

السنۃ الاتمام مع الامام ولو صلی ثلاثا وعشرین رکعۃ لان الرسول ﷺ قال من قام مع الامام حتی ینصرف کتب اللہ لہ قیام لیلۃ وفی اللفظ الآخر بقیۃ لیلتہ فالافضل للمأموم ان یقوم مع الامام حتی ینصرف سواء صلی احدی عشرۃ رکعۃ او ثلاث عشرۃ او ثلاثا وعشرین او غیر ذالک ھذا ھو الافضل ان یتابع الامام حتی ینصرف والثلاث وعشرون فعلھا عمر رضی اللہ عنہ والصحابۃ فلیس فیھا نقص ولیس فیھا اخلال بل ھی من السنن سنن الخلفاء الراشدین یعنی امام کے ساتھ نماز پوری کرنا سنت ہے اگرچہ وہ ۲۳ رکعات پڑھائے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ آخر تک قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری رات یا بقیہ رات کے قیام کا بھی ثواب لکھ دیتے ہیں۔ افضل یہی ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ نماز پوری کرے خواہ امام ۱۱ رکعات پڑھائے یا ۱۳ رکعات یا ۲۳ رکعات یا اس

کے علاوہ، نماز کے آخر تک امام کی اقتداء افضل ہے اور ۲۳ رکعات تراویح حضرت عمرؓ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا فعل ہے جس میں نہ کوئی حرج ہے اور نہ کوئی نقص بلکہ یہ خلفاء راشدین کی سنتوں میں سے ہے۔ .... (مجموع الفتاویٰ ج ۱۱ ص ۳۰۲، ۳۰۵)

غور فرمایئے کہ الشیخ ابن باز صاف طور پر یہ فتویٰ دے رہے ہیں کہ ۲۳ رکعات نماز تراویح پڑھانے والے امام کی اقتداء میں نماز پوری کرنا ہی سنت و افضل ہے اور درمیان میں چھوڑ کر چلے جانا خلافِ سنت اور خلافِ افضل ہے لہٰذا غیر مقلدین پر لازم ہے کہ وہ حنفیوں کو درمیان میں تراویح چھوڑنے پر اکسانے کے بجائے خود بھی حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت میں ۲۳ رکعات پوری کریں اور درمیان میں چھوڑ کر سنت والفضیلت کے تارک نہ بنیں۔

یاد رہے کہ شیخ ابن باز کا موقف یہ ہے کہ الافضل فی قیام رمضان ان یصلی المسلمون فی مساجدھم احدی عشرۃ رکعۃ او ثلاث عشرۃ رکعۃ یعنی قیام رمضان میں افضل یہ ہے کہ مسلمان مساجد میں ۱۱ یا ۱۳ رکعات ادا کریں۔ (مجموع الفتاویٰ ج ۱۱ ص ۳۰۱) لیکن اس کے باوجود وہ ۲۳ رکعات کو حضرت عمرؓ اور صحابہ کرامؓ کا فعل بھی تسلیم کرتے ہیں اور خلفاء راشدین کی سنت بھی نیز وہ حدیث ابن عمر (صلوۃ اللیل مثنی مثنی) کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ودل علیھا حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ لان النبی ﷺ لم یحدد فیہ عددا معینا بل قال صلاۃ اللیل مثنی مثنی یعنی یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قیام رمضان کے لیے کوئی حد متعین نہیں کیا بلکہ یہی فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے............ (ایضاً ص ۳۰۲، ص ۳۰۵)

گویا شیخ ابن باز کے استدلال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود تو ۱۱ یا ۱۳ رکعات پڑھی ہیں لیکن امت کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی البتہ خلفاء راشدین کی سنت اور صحابہ کرامؓ کا تعامل ۲۳ رکعات کا ہی ہے۔

﴿اٹھارہواں مذہب﴾

بیس تراویح سنت خلفاء راشدین ہے

غیر مقلدین کے اٹھارہویں مذہب کے مطابق ۲۰ رکعات نماز تراویح پڑھنا سنت خلفاء راشدینؓ ہے اور یہی اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ ۱۱ رکعتیں آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں اور ۲۰ رکعتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اضافے سے ہوئی ہیں۔ اضافے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ تعداد میں سنت نبوی (۱۱ رکعت) بھی داخل وشامل ہے۔ پس بڑھائی ہوئی رکعات پر عمل کرنے والا بھی سنت پر عمل کرنے والا ہے۔ ...... (ھدایۃ السائل ص ۱۳۸)

نواب وحید الزمان خان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح ۲۰ رکعتیں پڑھنا منقول ہے۔ (تیسیر الباری ج ۲ ص ۳۳۲) ۲۰ رکعات تراویح کی خلفاء راشدینؓ سے منقول ہیں۔ (ایضاً ج ۲ ص ۶۷۹) بہر حال آنحضرت ﷺ سے ۲۰ رکعتیں تراویح کی پڑھنا ثابت نہیں ہے بلکہ صرف ۸ رکعتیں پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ ۲۰ رکعتیں حضرت عمرؓ کے زمانے سے منقول ہیں تو ۸ رکعتیں سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین دونوں ہیں اور ۲۰ رکعتیں سنت ہیں خلفاء راشدینؓ کی اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ...... (ترجمہ موطا ص ۱۰۰)

چنانچہ سنت خلفاء راشدینؓ کے مطابق اہل سنت والجماعت کے سواد اعظم مذہب ۲۰ رکعات کے خلاف جب مولانا محمد حسین بٹالوی نے اشتہار شائع کیا اور اس میں ۲۰ رکعت تراویح کو بدعت قرار دیا تو میاں نذیر حسین دہلویؒ کے شاگرد رشید اور مولانا محمد عبداللہ غزنویؒ کے مرید خاص مشہور غیر مقلد عالم مولانا غلام رسول صاحب (قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ) نے بٹالوی صاحب کو غالی ساوی قرار دیتے ہوئے ان کا رد لکھا۔ فرماتے ہیں

لہذا ہم چند شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ ان سے آنحضرت ﷺ کی سنت پر بھی عمل ہوتا

ہے اور خلفاء راشدین کی سنت پر بھی اور اس میں اجر بھی زیادہ ہے (رسالہ تراویح مع ترجمہ چہار تیخ ص ۲۳) ...... عہد فاروقی سے لے کر اس وقت تک صحابہ کرام، تابعین، ائمہ اربعہ اور مشرق ومغرب کے مسلمانوں کے سواد اعظم کے عمل سے ۲۳ رکعات پڑھی جاتی ہیں ...... (ایضاً ص ۲۸)

(تازیانہ عبرت)

غیر مقلدین کے مذکورہ اختلاف مذاہب سے یہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وہ آج تک اندرون خانہ تراویح کی شرعی حیثیت اور اس کی رکعات کی مسنون پوزیشن پر بھی کوئی متفقہ اور مسلمہ رائے قائم نہیں کر سکے اور اس بارے میں مختلف ومتضاد نظریات کے معجون مرکب کی بنیاد پر انہوں نے صرف احناف کے خلاف ایک متوازی ومقابل محاذ قائم کر رکھا ہے ورنہ مسئلہ کی متفقہ اور مسلمہ حیثیت سے وہ بھی باخبر ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں احناف دشمنی کے مہلک وخطرناک مرض سے نجات عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

سوالنامہ

مذکورہ مذاہب غیر مقلدین کی روشنی میں عصر حاضر کے غیر مقلدین سے ہمارا سوال ہے کہ

☆ (۱) کیا واقعی تراویح بدعت ضلالہ ہے؟ اعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر نہیں تو نواب صدیق حسن خان کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

☆ (۲) کیا واقعی تراویح سنت نہیں، بدعت حسنہ ہے؟ اگر نہیں تو مولوی عبد الستار صاحب کے بارے میں کیا حکم شرع ہوگا؟

☆ (۳) کیا واقعی تراویح نفلی اختیاری عبادت ہے؟ جسے پڑھنا اور ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں؟

☆ (۴) کیا واقعی سنت کے مطابق تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہے؟ اگر ایک ہی ہے تو نواب صدیق حسن، میاں نذیر حسین، نواب وحید الزمان اور مولانا امرتسری کے خلاف اشتہار کب شائع ہوگا جو دونوں کو الگ الگ قرار دیتے تھے؟

☆ (۵) کیا واقعی قیام رمضان تراویح سے الگ کوئی نماز ہے؟ اگر الگ نماز ہے تو اس کی رکعات کتنی ہیں؟

☆ (۶) کیا واقعی نماز تراویح جماعت کے بغیر جائز نہیں؟ اگر کوئی پڑھ لے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ تراویح ادا ہوگی یا نہیں؟

☆ (۷) کیا واقعی تہجد اور تراویح کی الگ الگ کیا رکعات ہیں؟ اگر ہیں تو سنت کی روشنی میں ان کی ترتیب کیا ہوگی؟

☆ (۸) نماز تراویح اول شب پڑھنی افضل ہے یا آخر شب؟ سنت نبوی کی روشنی میں وضاحت فرمائیے۔

☆ (۹) تراویح گھر میں پڑھنی افضل ہے یا مسجد میں؟ اور جو گھر میں پڑھنے کو افضل قرار دیتے ہیں ان پر کیا فتویٰ ہوگا؟

☆ (۱۰) کیا واقعی تراویح کی رکعات متعین نہیں؟ اگر متعین ہیں تو ۹، ۱۱، ۱۳، ۲۰، ۳۰ تراویح پڑھنے کی اجازت دینے والوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر رکعات متعین نہیں ہیں

تو ۸، ۱۱، اور ۲۰ کا جھگڑا کھڑا کرنے کے مقاصد کیا ہیں؟

☆ (۱۱) کیا واقعی تراویح کی ۸ رکعات مسنون اور باقی بدعت ہیں؟ اگر بدعت ہیں تو پڑھنے والوں کا کیا حکم ہے؟ فتویٰ دیجئے تاکہ ان کی فہرست ضرور مرتب فرمالیجئے۔ اور اگر بدعت نہیں تو انہیں بدعت قرار دینے والوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

☆ (۱۲) کیا واقعی تراویح کی ۸ رکعات مسنون اور باقی مستحسن ہیں؟ اگر مستحسن ہیں تو پڑھنے والوں کے خلاف مناظرہ بازی اور اشتہار بازی کا سلسلہ کیوں؟ کیا مستحسن عمل سے کسی کو روکا جاتا ہے؟

☆ (۱۳) کیا واقعی ۲۰ رکعات سنت خلفاء راشدین نہیں؟ اگر نہیں تو امام حرم شیخ ابن باز کے اس فتویٰ کی جاری نہیں ہوتا جو ۲۰ رکعات کو سنت خلفاء راشدین قرار دیتے ہیں؟

☆ (۱۴) کیا واقعی غیر مقلدین کی مساجد میں احناف کو اپنی ۲۰ رکعات تراویح اپنے امام کی اقتداء میں پوری کرنے سے روکا گیا ہے؟ اگر نہیں تو سردار اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں کیا رائے ہے؟

☆ (۱۵) کیا واقعی غیر مقلدین کو اہل سنت کی مساجد میں حنفی امام کے پیچھے ۲۰ رکعات پوری کرنا ضروری ہیں؟ اگر نہیں تو امام صاحب پر کب فتویٰ جاری ہوگا جو اسے سنت قرار دیتے ہیں؟

اپنے ناقص علم و مطالعہ کی بنیاد پر ہم نے مستند کتب کے حوالے سے مسئلہ تراویح کے جملہ پہلوؤں پر مدلل بحث قارئین کے سامنے پیش کر دی ہے اور غیر مقلدین کے اس بارے میں متضاد نظریات بھی تحریر کر دیے ہیں تاکہ مسئلہ تراویح کو اس کی پوری حقیقت کے ساتھ سمجھنے میں آسانی رہے۔ خدا تعالیٰ اسے عمومی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

خاک پائے احناف و ننگ اسلاف

عبد الحق خان بشیر

مولانا عبدالحق خان بشیر کی دیگر تالیفات

میثاق انبیاء سے
امام انبیاء تک
(زیر ترتیب)

گنبد خضریٰ سے
مقام محمود تک
(زیر ترتیب)

حرم نبوی سے
کربلائے معلیٰ تک
(زیر ترتیب)

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور
مولانا عطاء اللہ بندیالوی
قیمت 70 روپے

مرزا غلام احمد قادیانی کا
فقہی مذہب
قیمت 80 روپے
دقیقہ یا غیبیات

قادیانی نبوت کے
نشیب و فراز
قیمت 25 روپے

نماز تراویح اور
مذاہب اہل حدیث
قیمت مجلد 48 روپے
قیمت 70

عبیداللہ سندھی
تنظیم فکر ولی اللّٰہی
قیمت 250 روپے

کیا زندے بھی نہیں سنتے؟
بجواب
کیا مردے سنتے ہیں؟
(زیر ترتیب)

ترک تقلید کی خوفناک تحریک
عبرتناک انجام
(زیر ترتیب)

مجدد الف ثانی سے
غلام غوث ہزاروی تک
(زیر ترتیب)

حیات
قاضی مظہر حسین
(زیر ترتیب)

تاریخ و مسلک
علماء دیوبند
(زیر ترتیب)

حق چار یار اکیڈمی گجرات

Design By Al Rahman Composers Lahore Mob: 0300-4257444